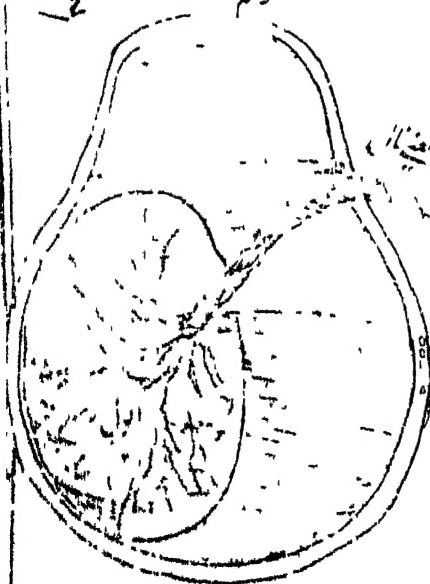
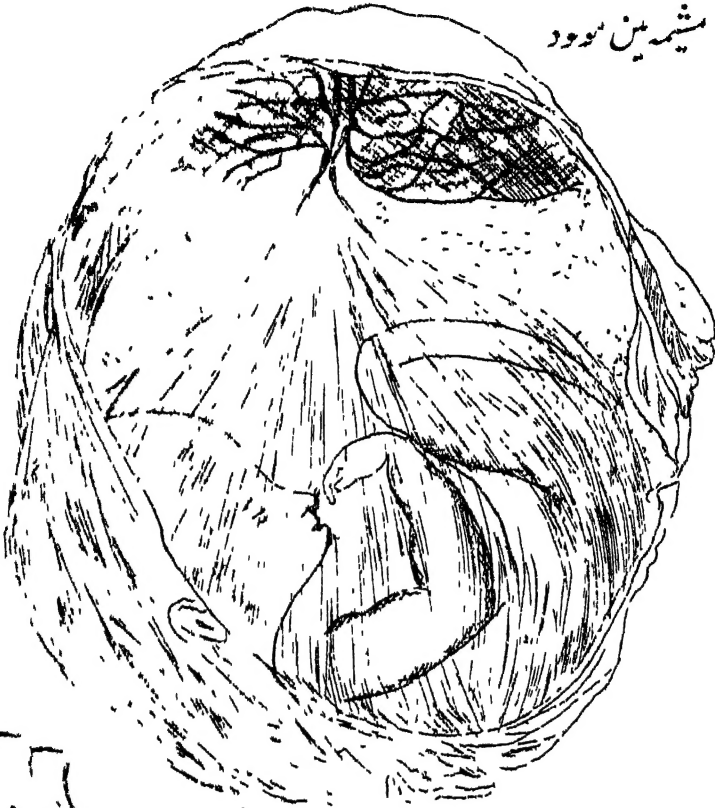


میشد من نمود



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَمِنْ بَيِّنَاتِ الْحُكْمِ أَنَّ الْقَدْرَ كَثِيرًا

لَهُ الْحُكْمُ وَالْحُكْمُ لَهُ الْغُزِيرُ نَحْنُ الْقَدْرُ الْبَاقِي لِلْإِبْرَاهِيمِ
تَوْفِيقًا شَرِيعَةً وَمَوْثِقًا أَيْدِيَهُمْ بِأَشْيَاءَ طَائِفَةٍ وَتَوَافُقِ خَلْقٍ وَجُودِ
إِنْسَانِي بَرَكَاتٍ وَفَرَاقِي وَمَصْرَعَاتٍ حَكِيمَةٍ فِي حَالِ لُفْظِ حَسَنَاتٍ

شرف الانسان

الضُّفْلُ الْمَقْنُونُ فِي الْقُرْآنِ الذِّكْرِ الْبَلِيدِ الْإِبْرَاهِيمِيِّ الْخَيْرِ غَرَامِ سَجَاةِ الشَّرِّ
الْمَطْلُوعَةِ مَالِ الْخَيْرِ الشَّرِيفِ جَانِبِ الْفَيْضِ الْإِسْلَامِيِّ صَاحِبِ الْخَيْرِ الشَّرِيفِ
الْقُدْرَةِ الْإِبْرَاهِيمِيَّةِ الْغُزِيرَةِ الْبَلِيدَةِ الْإِبْرَاهِيمِيَّةِ الْخَيْرِ غَرَامِ سَجَاةِ الشَّرِّ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مُطْبَعٌ مَجْبُوحٌ حَيْدَرٌ طَبِيعٌ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ طِينٍ وَجَعَلَهُ نَظْفَةً فِي قَرَارِ
 مَكِينٍ وَجَعَلَ النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقَ الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَجَعَلَ الْمُضْغَةَ
 عِظًا وَشَكَّلَهَا بِالشَّكْلِ الْحَسِينِ وَفَضَّلَهُ عَلَى سَائِرِ مَخْلُوقَاتِهِ وَ
 شَرَفَ بِكَلِمَةِ خَطَابِهِ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ۝
 کما حقہ اوس خالق کی کون حمد کر سکتا ہے جسکے دو حرف کن سے عالم کون
 نے ظہور پایا۔ اور جمیع شیوات و تعینات ہر مکیں و مکان نے اسی فرد
 سطلق و مجرد سے نور پایا۔ ہر عنوان اور ہر لسان میں وہی سب و ہر طرز بیان

وہی مسعود ہر جلوہ گاہ پہنان و عیان مین وہی موجود وہی امر قیام و قعود
 و رکوع و سجود وہی ہر شجر و حجر و سر و بدن و بشر و طلال و جبال کا سجود اور
 حق سبحانہ اس افضل مخلوقات کا کس کے امکان اور کس کے گمان میں ہی
 جس کے محض شرف وجود باجود نے علّہ و لَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ سے
 انسان کو مَحْمِلِ اور مَحْمِلِ فرمایا اور کل موجودات سے ممتاز اور سر فراز فرمایا
 وہی مستحق کامل ترین سلام و درود نامحدود و غیر معدود وہی صاحبِ لوا محمد
 وہی صاحبِ الوسیلہ وہی صاحبِ مقام محمود وہی اور اس خالقِ صانع
 کی ذات و صفات پہچاننے پر جب قدر چاہئے اسی زمین موجودات کو
 دسترس ہی اور اس خیر الخلق کی ماہیت جاننے کو وہی کار ساز کردگار
 بس ہر وہ احد و احد ہے تو یہ احمد وہ محمود وہی تو یہ محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
 وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جسکی شانیں کشفِ سیرِ مکتوم حضرت مولانا رحمہ فرمائی ہیں

اے ظہور تو بجلی نور نور	گنج مخفی از تو آمد در ظہور
گنج مخفی بود زیر خاک کرد	خاک را تا بان ترا ز افلاک کرد

ایہا البونین یہ خاکسار خادمِ شایخین رو تضمیر لہ بردار خوان ارباب
 تدبیر حکیم غلام دستگیر شجاع و زاہد عن ذنبہ البصیر و الکبیر بعد عجز و

نیاز عرضہ پر داز ہے ہر چند کہ شرف ذات باعتبار صفات کمالیہ عموماً
 مسلم لیکن ذات انسان کو اوحس کیم علی الاطلاق نے جن جو اہرے بہا
 سے تعبیر فرمایا ہر ایک پر بوجہ شمول غوامض و غروض بعض عوارض متاقتض
 منکشف نہیں بلکہ یقیناً مبہم اور انکا اظہار بنوع ظہور اہم لہذا الذنون باوصف
 اشتغال اشتغال ضروری میں نے اس مبہم کو اپنے ذمے لیا اور اس امر کا
 عزم بالجزم کیا جہاں تک اولہ عقلیہ و نقلیہ حیطہ اسکان میں ہوں انہیں تجلی
 بیان میں لاؤں اور مجھے بے بضاعت کو حسب استطاعت جس قدر برہین
 جلیہ صریحہ و نقیصہ قویہ صحیحہ ہم پہنچیں وہ طالبین کو ظاہر کروں لکھاؤں پس
 میں نے سنہ ایکہزار تین سوں ہجری میں یہ کتاب جواب انتائے خضائے
 کو اختیار کر کے لکھا اور اسکا نام **شرف الانسان** رکھا ہر چند کہ
 اسمین نقلاً معتبر و شہرہ اقوال لئے ہیں اور عقلاً نہایت خوض و فکر سے
 استدلال کئے ہیں تاہم صدور سے ہو خطا کی نسبت کہہ سکتا ہوں کہ فی نفسہ میں
 افعال کا خود قاور نہیں مقدور ہوں اور معترف قصور ناظرین حقیقت میں
 و فطرت اساس سے معافی زلل و خلل منظور اِنَّہُ تَعَالٰی هُوَ السَّارُّ الْقَادِرُ
 الْقَاهِلُ الْعَلِیْمُ الْعَلِیْمُ الْقَدِیْرُ الْمِیْسِرُ لِكُلِّ عَسِیْرٍ وَ بِاجَابَةِ الدُّعَاءِ جَدِیْرُ

تنبیہ قبل اسکے کہ ہم اصلی مدعا کا تذکرہ شروع کریں اتنی بات بیکار کی
 ضروری جانتے ہیں کہ خالق عالم نے اپنے مقدس و طہر قدیم کلام میں
 خاقت انسان کو تفرق مقامات میں متعدد اطوار سے تعبیر فرمایا اور
 اور باعتبار ذات جس چیز کا الخوف و سروض اور سکے ساتھ ہی اس سے صف
 طرح سے بتایا مثلاً حریص ہونا، تلف صورت و سیرت ہونا، رشتہ
 رنج و سختی میں ہونا، ناتوان ہونا، ایک ہی شخص سے پیدا کئے جانا، ہونا
 سے اسکی خلقت ہونا، نر و مادہ ہونا، اچھی ترکیب میں ہونا، شہادت
 حق کے موافق ہونا، جھگڑالو ہونا، اترانا، ارذل عمر کو پہنچنا، انگلی ناک
 کان دل ماتھے پاؤں دئے جانا، ناشکر ہونا، بے صبر ہونا، حلد باز ہونا
 رومی زمین پر پھیلنا، باہم مرد و عورت میں ربط و ضبط سلاسل نفس
 محبت ہونا، زندگی کے بعد موت اور مرنے کے بعد پھر جینا، روزی
 دیا جانا، ضعف کے بعد قوت اور قوت کے بعد ضعف ہونا، عمر کی
 زیادتی و کمی کتاب الہی میں ثبت ہونا، پاکیزہ چیزیں قسم قسم کی
 نعمتیں اور روزی دیا جانا، بچہ ہونا، جوان ہونا، بوڑھا ہونا، مرد و عورت
 کے جوڑے پیدا ہونا، اپنا انسان کے رگ جان سے نزدیک ہونا

نفس انسانی کا دوسرا اکلن ہوتا ہے۔ اس کی طرح رحم مادر میں جیستہ پستانوں
 منصور ہوتا ہے۔ تراب سے اور طبع سے پیدا کیا جاتا ہے۔ خلقِ حقہ و غور ہوتا
 نہیں ہے۔ یہ پستانوں کا لایا جاتا ہے۔ اور اس سے پستانوں کا لایا جاتا ہے۔ مکوتہ جو
 کالے کیچڑ کی سوکھی بوڑا رنگہ بناتی ہوئی مٹی سے پیدا ہوتا ہے۔ روح حقانی کا
 اوس میں چھوٹا جاتا ہے۔ بطنِ مادر سے نکالا جاتا ہے۔ نطفے سے مخلوق ہوتا ہے۔
 پھر نطفے سے علقہ پھر مضغہ مخلوقہ و غیر مخلوقہ ہوتا ہے۔ رحم مادر میں ایک مقررہ
 تک مستقر ہوتا ہے۔ مضبوط جگہ میں ٹھہرایا جاتا ہے۔ چکنی مٹی اور چینی ہوئی مٹی سے
 پیدا ہوتا ہے۔ شہتہ کا عظام ہوتا ہے اور عظام پر لٹم چایا جاتا ہے۔ دوسری مخلوق ہوتا
 ہے۔ نسلِ انسان کا سائلہ مادہ ہوتا ہے۔ بطنِ امہات میں ایک خلق کے
 بعد دوسری خلق تین ظلمتوں کے اندر ہوتا ہے۔ سختہ سفال کی طرح خشک مٹی
 سے پیدا ہوتا ہے۔ عورت کے سٹے ہوئے آبِ مٹی سے پیدا ہوتا ہے۔
 اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا ہوتا ہے۔ رحم میں ڈالے گئے مٹی کے ذیل
 قطرے سے پیدا کیا جاتا ہے۔ خوش وضع خوبصورت ہوتا ہے۔ علم دیا جاتا ہے۔ شرف و کرامت
 عطا ہوتا ہے۔ مثلاً پس وہ آیات جو امور مذکورہ پر شامل ہیں نقل کیجاتی ہیں
 جس کے ذیل میں با محاورہ ترجمہ اردو زبان میں مندرج ہے۔ آیت

سورہ آل عمران تک الرسول پہلا رکوع ہے۔ اَلَّذِي يَصِفُكُمْ
فِي الْاَحْزَامِ كَيْفَ يَشَاءُ وہی تمہارا نقشہ بنا تا ہے۔ ان کے رسم
میں جس طرح ہا ہے آیت ۲ ایضاً چوتھا رکوع نَالِ الْاَلْبَابِ الْمَشْرِقِ
يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ کہا (جبریل نے مریم سے) اے سیدہ! اللہ یہاں
جو چاہے۔ آیت ۳ ایضاً چھٹا رکوع اِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِنْدَ اللّٰهِ
كَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ۔ تحقیق عیسیٰ
کی مثال اللہ کے نزدیک جیسی مثال آدم کی ہے بایا اسکو وہی ہے کہ
اسکو ہو جا پس وہ ہو گیا۔ آیت ۴ سورہ نسا۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ اَنْ تَرْكُوعَ
يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ
مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً اے لوگو تم اپنے
رب سے ڈرتے رہو کہ جس نے تمکو پیدا کر دیا ایک شخص سے اور
اوس سے اوسکا جوڑا پیدا کیا اور ان سے بہت سے مرد اور عورتیں
پھیلادین آیت ۵ ایضاً والتحصن پانچواں رکوع وَخُلِقَ
الْاِنْسَانُ ضَعِيفًا اور انسان بنا ہے کمزور آیت ۶
سورہ انعام واذا سمعوا پھلارکوع هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ طِينٍ

ثُمَّ قَضَىٰ أَجَلًا وَأَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَ رَبِّهِ ۖ وَهِيَ الْمُنَىٰ ۖ بَنَىٰ تَكْوِيْنُ
 سے پہر ٹھہرایا ایک وعدہ اور ایک وعدہ ٹھہر رہا ہے اوس کے
 پاس آیت ۷ اَيضًا اَيضًا بَارِهُوَان رُكُوعٌ وَهُوَ الَّذِي اَنْشَأَكُمْ
 مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ ۚ اُوپر اُس نے تلو
 ایک شخص سے پیدا کر دیا پھر کچھ ٹھہرنے والے ہیں اور کچھ سپرد کئے جاتے
 ہیں۔ آیت ۸ سُوْرَةُ اَعْرَافٍ وَلَوْ اَنَّا دُوَسَّرَ رُكُوعٌ وَكَانَ خَلْقُكُمْ
 ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْا
 اور ہم نے تلو پیدا کیا پھر صورت دی پھر کیا فرشتوں کو سجدہ کرو آدم
 کو تو سجدہ کیا۔ آیت ۹ اَيضًا قَالَ الْمَلٰٓئِكَةُ الَّذِيْنَ هُوَ بِسُوْنِ رُكُوعٍ
 هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا ذَوِّجَهًا
 لِّيَسْكُنَ الْاِيْهَا فَمَلَا تَغْشَاهَا حَمَلٌ اَخْفِیْفًا فَهَمَزَتْ بِهَا
 فَلَمَّا اَتَقَلَّتْ دَعَا لِّلّٰهِ رَبِّهَا لَئِنْ اٰتٰیْتُنَا صَالِحًا لِّنُكُوْنَنَّ
 مِنَ الشَّاكِرِيْنَ ۝ وہی ہے جس نے تلو بنایا ایک جان سے اور
 اسی سے بنایا اوسکا جوڑا کہ اوس پاس آرام پکڑے پہر جب مرد نے
 عورت کو ڈھانکنا حاصل رہا ہلکا سا پھر چلتے گئی اسکے ساتھ پھر جب

بوجھل ہوئی دونوں نے پکارا اللہ اپنے رب کو اگر تو ہم کو بخشے چکا بھلا تو ہم
 تیرا شکر کریں آیت ۱۰ سورہ ہود و ما من دابہ چھا رکوع ھو انشا کرم
 مِن الْاَرْضِ وَ سَتَعْمُرُ کُمْ فِيْهَا اَوْسُنَ تَمُوْزِیْنَ سے پیدا کیا اور اُس میں
 آباد کیا آیت ۱۱ سورہ رعد و ما پر نفسی و سر رکوع اللہ یَعْلَمُ مَا تَخْلُ
 کُلُّ اَنْثٰی و مَا تَغِیْضُ الْاَدْحَامُ و مَا تَزَادُ و کُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِمِقْدَارٍ
 اللہ جانتا ہی جو کچھ اٹھاتی ہے ہر عورت اور جو کچھ کم کرتے ہیں رحم اور
 جو کچھ بڑھاتے ہیں اور ہر چیز نزدیک اس کے اندازے پر ہی آیت ۱۲ سورہ
 حجر بامیس رکوع و لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَءٍ مَّسْنُوْنٍ
 اور بنایا ہمیں آدمی کو کہنکائی سنی گاریسے آیت ۱۳ سورہ نخل ایضا پہلا رکوع
 خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مِّبِيْنٌ بنایا آدمی ایک بوند
 پہر تھی ہو گیا جھگڑا بوتا آیت ۱۴ ایضا ایضا اہوان رکوع واللہ خَلَقَکُمْ
 ثُمَّ بَوَقَّعَکُمْ و مِّنْکُمْ مَّنْ یُّرْکِذُ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمْرِ لَکِیْ لَا یَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمِ شَیْءٍ
 اور اللہ نے تم کو پیدا کیا پہر تم کو موت دیا ہو اور کوئی تم میں نہ چننا ہی نکم عمر کو
 سمجھ کے چھپے کچھ نہ سمجھنے لگے آیت ۱۵ ایضا ایضا گیارہواں رکوع واللہ
 اَخْرَجَکُمْ مِّنْ بُطُوْنٍ اُفْھَا تَکْمُلُوْنَ اَلْقُلُوْبُ سَبِيْنًا وَّ جَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَاَلْاَبْصَارَ

وَالْأَفْنَادُ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ۔ اور اللہ نے تم کو نکالا تمہاری ماؤں کی پیٹ
 سے نہ جانتے تھے تم کچھ اور دے تم کو کان اور آنکھیں اور دل شاید تم احسان مانو
 آیت ۱۶ سورہ کہف سبحان الذی یأخوٰج کوع الکفرت بِالذّٰی
 خَلَقَکَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاکَ رَجُلًا۔ کیا تو منکر ہو گیا
 اوس سے جس نے بنایا تجھ کو مٹی سے پھر بوند سے پھر رو کر دیا تجھ کو آدمی
 سورہ مریم قال الم اقلک چوتھا کوع اولایذکر الانسان انا خلقناه مِنْ
 قَبْلِ وَلَمْ یَكْ شَیْئًا کیا یاد نہیں کھتا آدمی کہ ہم نے اوس کو بنایا پہلے سے اور وہ کچھ
 چیز تھا آیت ۱۸ سورہ طہ قال الم اقلک تیسرا کوع مِنْهَا خَلَقْنَاکُمْ وَفِیْهَا
 نَعِیْدُکُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُکُمْ تَارًا اُخْرٰی۔ یعنی تم کو زمین سے پیدا کیا اور پھر
 تم کو اوس میں لیجاؤینگے اور اوس سے تم کو بار دگر نکالینگے۔ آیت ۱۹ سورہ انبیاء
 اقرب للناس تیسرا کوع خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَجَلٍ بنا ہر آدمی شبابی کا
 آیت ۲۰ سورہ حج ایضا پہلا کوع یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنْ کُنْتُمْ فِی رِیْبٍ
 مِنَ الْبَعْثِ فَاَنَّا خَلَقْنَاکُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عِلْقَةٍ ثُمَّ مِنْ
 مُضْغَةٍ مُخَلَّقَةٍ وَغَیْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنَبِّیْنَ لَّکُمْ وَنُقَدِّیْ لَکُمُ الْاَحْکَامَ مَا نَشَاءُ
 اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نَخْرِجُکُمْ طِفْلًا ثُمَّ لَتَبْلُغُوْا اَسَدًا لَّکُمْ وَمِنْکُمْ مَنْ یُّتَوَفٰی

وَمِنْكُمْ مَنْ يُدَّخِلِ الْحَمْرَ لِكَيْ لَا يَكُونَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا
ای لوگو اگر تم کو دہو کھا ہے جی اٹھنے میں تو سہنے ٹکو بنایا مٹی سے پہر بونڈ
پھر ہشکی سے پھر بوٹی سے نقشہ بنے اور بن نقشہ بنے اس واسطے کہ ٹکو کو
سناوین اور تھیرا کہتے ہیں ہم رحم میں جو کچھ چاہیں ایک ٹھہرے ہوئے وعدہ
تک پہر ٹکو بناتے ہیں لڑکا پھر جب تک کہ پہنچا اپنی جوانی کے زور کو اور بڑی
تم میں پورا بہر لیا او کوئی تم میں پہر چلایا نکمی عمر تک تاکہ سمجھ سکے پیچھے کہ شمع بجے
آیت ۲۱ سورہ مومن قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۱۰۰ پہلا رکوع وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ
مِنْ سَلَالَةٍ مِنْ طِينٍ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَكِينٍ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ
عَلَقَةً ۖ فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً ۖ فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظًا ۖ وَفَلَسْنَا الْعِظًا
لِحَمَاجٍ ثُمَّ أَنْشَأَهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ۱۰۱ اور
ہم بنے بنایا آدمی چن لی مٹی سے پھر رکھا اوسکو بونڈ کر کر ایک جی تھیرا زمین پہر بنایا
اوس بونڈ سے پہنکی پہر بنایا اوس پہنکی سے بوٹی پہر بنایا بوائے سے ہڈیاں
پھر بنایا اون ہڈیوں کو گوشت پھر اٹھا کھڑا کیا اوسکو ایک نئی صورت میں سو بڑی
برکت اللہ کی جو سب سے بہتر بنانے والا ہے آیت ۲۲ سورہ نور اَيُّهَا أَهْلَ
وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِنْ مَاءٍ فَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَىٰ رِجْلَيْنِ وَمِنْهُمْ مَنْ

تَمْشِي عَلَى اَرْبَعٍ يَخْلُقُ اللهُ مَا يَشَاءُ اللهُ نَسَبُ اللهِ نَسَبُ اللهِ
 ایک پانی سے پہر کوئی ہی کہ چلتا ہے اپنے پٹ پر اور کوئی ہی کہ چلتا ہے
 دو پاؤں پر اور کوئی ہی کہ چلتا ہے چار پر بنا تا ہی اللہ جو چاہتا ہی آیت ۲۱
 سُوْرَةُ فِرْعَانَ وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِابْنِ آدَمَ رُكُوعَ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ
 الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصَحْبًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا اور وہی جس نے
 بنایا پانی سے آدمی پہر ٹھہرایا او کا جدا و سرال اور ہی تیرا رب سب کر سکتا
 آیت ۲۲ سُوْرَةُ غٰفِقُوْتَ اَمِنْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَوَسَارِ كُوعِ اَوْ كَهَيِّدٍ وَ
 كَيْفَ يَبْدِئُ الْخَلْقَ ثُمَّ يَعِيْدُهُ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ کیا دیکھتے
 ہنیں کیونکر شروع کرتا ہی اللہ پیدائش کو پہر اوسکو دوہرا دیکھا ہی اللہ پر آسان
 آیت ۲۵ اَيْضًا اَيْضًا اَيْضًا قُلْ سَيُرَوْنَ فِي الْاٰخِرَةِ فَاَنْظُرُوْا كَيْفَ
 بَدَّلَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْأَةَ الْاٰخِرَةَ تُوْكَرُہ ملکین پہر دیکھو
 کیونکر شروع کی ہی پیدائش پہر اللہ اٹھا گیا تجھ پر اٹھان آیت ۲۶ سُوْرَةُ
 اٰتِلِ الْاَوْحٰی پھلا رکوع اللہ یَبْدِئُ الْخَلْقَ ثُمَّ يَعِيْدُهُ اللہ بنا تا ہے
 پہلے بار پہر اوسکو دوہرا دیکھا۔ آیت ۲۷ اَيْضًا اَيْضًا وَاَوْسَارِ كُوعِ
 يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ كَمَا تَلَاہی جیتا

مردی سے اور نکالتا ہے مرد و جیتے سے آیت ۲۸ اِنَّا اِلَیْهَا

تَسِیرُکُمْ وَ مِنْ اٰیٰتِہٖ اَنْ خَلَقَکُمْ مِنْ نُّرَابٍ ثُمَّ اِنَّا اَنْتُمْ

بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ۝ وَ مِنْ اٰیٰتِہٖ اَنْ خَلَقَ الْکَرْمَ مِنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْکَا

لِتَسْکُنُوْا اَیْہَا وَ جَعَلَ بَیْنَکُمْ مَوَدَّةً وَ رَحْمَةً اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ

لِقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ اور اوس کے نشانیوں سے یہ کہ تم کو بنایا مٹی

سے پہاڑ تم انسان ہو پھیل پڑے۔ اور اوس کے نشانیوں سے یہ کہ

بنادے تم کو تمھاری قسم دے رہی کہ بین پکڑو اون کے پاس اور رکھا

تمھارے بیچ پیار اور مہرا میں بہت پتے ہیں اون کو جو بہت دیا

کرتے ہیں آیت ۲۹ اِنَّمَا اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ ثُمَّ

رَزَقَکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ ۝ جن نے پیدا کیا تم کو پہر رزق دیا

تم کو پھر مار لیا تم کو پس جلائی تاکہ آیت ۳۰ اِنَّمَا اِلَیْہَا

تَرْجِعُوْنَ ۝ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ یَّعْدٍ ضَعْفٌ

فَوْقَ ۝ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ یَّعْدٍ قُوَّةً ضَعْفًا وَ شِیْبَةً یُخْلَقُ مَا یَشَاءُ

وَ هُوَ الْعَلِیْمُ الْقَدِیْرُ ۝ اللہ جس نے بنایا تم کو کمزوری سے زور پہنچا

زور پہنچے کمزوری اور پھینک دیا بال بناتا ہے جو چاہے اور

وہ سب جانتا سکتا۔ آیت ۱۳ سورہ سجدہ ایسا پہلا کرم
 الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنسَانِ مِنْ طِينٍ
 ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ مَّاءٍ مَّهِينٍ ۝ ثُمَّ سَوَّاهُ
 وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُّوحِهِ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ
 قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ۝ جس نے خوب بنائی جو چیز بنائی اور شروع
 کی انسان کی پیدائش ایک گاریے پھر بنائی اسکی اولاد پختہ پانی
 بقدر سے پھر اسکو برابر کیا اور پھونکی اُسہیں اپنی جان میں سے اور
 بنا دئے ٹکوکاں اور آنکھیں اور دل تم تھوڑا شکر کرتے ہو آیت
 سورہ فاطر ومن یقنت دوسرا رکوع وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ
 ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ أَزْوَاجًا وَمَا تَحِثُّ مِنْ أُنْثَىٰ وَلَا
 تَضَعُ إِلَّا إِلَیْهِ وَمَا یُعْصِرُ مِنْ مُّعْصِرٍ وَلَا یُفْقِصُ مِنْ عَصْرٍ
 الْآخِرُ فِی کِتَابِ ۝ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ یَسِيرٌ ۝ اور اللہ نے تم کو
 بنایا مٹی سے پھر بوند پانی سے پھر بنایا ٹکوکو جوڑے جوڑے اور
 نہ پیٹ رہتا ہر کسی مادہ کو اور نہ وہ جنتی ہے بن جزا اسکے اور نہ
 عمر پاتا ہے کوئی بڑی عمر والا اور نہ گھٹتی ہے کسی عمر کو کہا ہے

لَا ذَنْبَ عَلَيْهِمْ سِجِّ انْكَوَبَا اِيْكَارِ حَيْثُ سَآيَتِ سُوْرُ زَمَرِ اَيْضًا پہلا رکوع
 خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَانْزَلَ
 لَكُمْ مِنْ الْأَنْعَامِ ثَمَنِيَّةً أَزْوَاجًا: بنایا تم کو ایک جی سے
 پھر بنایا اوس سے ایک جوڑا اور انارک واسطے تمہارے چار پانچ
 سے آٹھ جوڑے تراور مادہ آیت ۳۸ (بَقَرَاتِ) خَلَقَكُمْ
 فِيْ بُطُوْنٍ اُمَّهَاتٍ لَّكُمْ خَلَقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٍ ثَلَاثٍ
 ذٰلِكُمْ اِلٰهُ رَبِّكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ذَا الَّذِي تَصْرِفُوْنَ
 بنانا ہے تم کو ان کے پیٹ میں طرح طرح پر بنانا تین اندھیروں
 کے بیچ وہ اللہ ہی رب تمہارا اسی کا راجہ ہی کیسی بندگی نہیں
 سوائے اُس کے پھر کھانے پھرے جاتے ہو آیت ۳۹
 سُوْرَةُ مُّوْمِنٍ فَمِنْ اٰطَمٍ سَاتُوْا نِ رُكُوْعٍ وَضَوُّكُمْ فَاَحْسَنَ
 وَضَوُّكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ اور صورت بنائی تمہاری
 پھر اچھی بنائیں صورتیں تمہاری اور روزی دی تم کو شہری چیزوں
 آیت ۴۰ سُوْرَةُ مُّوْمِنٍ اَيْضًا سَاتُوْا نِ رُكُوْعٍ هُوَ
 الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِّنْ نُّفُوْفَةٍ ثُمَّ مِّنْ عِلْقَةٍ

ثُمَّ يَخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لَتَبَلِّغُوا سُدَّكُمْ ثُمَّ لَتَكُونُوا شُجَبِي خَاهُ
 وَمِنْكُمْ مَنْ يُتَّقِي مِنْ قَبْلِ وَلَتَبَلِّغُوا أَجْلًا مُسَمًّى وَأَعْلَامًا
 تَعْقِلُونَ ۝ وہی ہی جس نے بنایا تمکو خاک سے پھر پانی سے
 بوند سے پھر لہو کی پٹھکی سے پھر تمکو نکالتا ہے لڑکے پھر بینک
 پھینچو اپنے زور کو پھر جنت تک ہو جاؤ بوڑھے اور کوئی سب سے تم میں
 پھر لیا اس سے اور سب تک کہ پینچو لکھے وعدے کو اور سید رحم
 بوجھو آیت ۴۱ (الْیَہِیْدُ حَمَّ حَبْدَہُ پِٹَار کُوعَ وَمَا تَخْجُجُ
 مِنْ ثَمَرَاتٍ مِنْ الْأَصَاہِمَا وَمَا تَخْجُلُ مِنْ أَنْثَى وَلَا تَضَعُ إِلَّا
 بِعِلْمِہِ اور نہ بنیں نکلتا کوئی سیوہ اپنے پردوں اور علاقوں میں سے
 اور حاملہ بنیں ہوتی کوئی مادہ آدمی اور سب حیوان اور نہ بنیں جنتی
 مگر خدا کے علم کے ساتھ آیت ۴۲ سُوْرہ شُورَا اِیضًا
 دُوسرا رکوع جَعَلَ لَکُم مِّنَ الْفَسِیْکِ اَزْوَاجًا یَذُرْکُمْ فِیْہِ
 پیدا کیں اُس نے تمہارے واسطے تمہاری جنس سے عورتیں
 اور پیدا کیں چار پایوں میں سے قسمین طرح طرح کی بہت کر دیا
 تمکو اس میں آیت ۴۳ سُوْرہ شُورَا اِیْہِ یُرِیْدُ پانچواں رکوع

لِلّٰهِ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَهَبُ مِمَّنْ يَشَاءُ
 لِمَنْ يَّشَاءُ لِمَنْ يَّشَاءُ الذُّكُورَ اَوْ يَزُوْجَهُمْ ذَكَرَ اَنَا وَاَنَا
 وَیَجْعَلُ مِّنْ یَّشَاءُ عَقِیْمًا اِنَّهٗ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ اَللّٰهُ کَارِجُ ہر آسمانوں
 میں اور زمین میں پیدا کرتا ہے جو چاہے بخشا ہے جسکو چاہتا ہے
 بیٹیاں اور خشتا ہے جسکو چاہے بیٹے یا اونکو دیتا ہے جوڑے بیٹے
 اور بیٹیاں اور کرتا ہے جسکو چاہے بائچ وہ ہر سب جانتا کر سکتا
 آیت ۴۴ سورہ حجرات حجر دوسرا رکوع یا اٰیھا النّٰس
 اِنَّا خَلَقْنَاکُمْ مِّنْ ذَکْرِ وَاُنْثٰی وَجَعَلْنَاکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَاۗئِلَ
 لِتَعَارَفُوْۤا اِیُّ اَدَمِیْہِمۡ نَعْلَمُ بَا اَیْکُمْ نُرٰو اَیْکُمْ اَدَمِیّہُ
 اور کہیں تمہاری ذاتیں اور گوتیں تا آپس کی پہچان ہو۔ آیت ۴۵
 سورہ ق ایضاً دوسرا رکوع وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
 وَنَعَلَمُ مَا تُوَسُّوْۤسُ بِہٖ نَفْسُہٗ وَنَحْنُ اَقْرَبُ بِالنَّفْسِ
 جَبَلِ الْوَرِیْدِہ اور ہم نے بنایا انسان کو اور ہم جانتے ہیں جو
 باتیں آتے ہیں اوس کے جی میں اور ہم اس سے نزدیک
 ہیں دھڑکتی رگ سے زیادہ۔ آیت ۴۶ سورہ ذاریات

تیسرا رکوع وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ اور ہر جنس میں جوڑا پیدا کرتے ہیں جوڑے آیت ۴۷ سورہ والطور قال فما خطبکم دوسرا رکوع اَمْ خُلِقْتُمْ مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ کیا پیدا کئے گئے وہ بغیر کسی چیز کے یا وہ پیدا کرنے والے ہیں خود اپنے کو آیت ۴۸ سورہ نجم ایضا دوسرا رکوع هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذَا تَشَكَّرْتُمْ مِنْ لَدُنْهِ وَاِذَا اَنْتُمْ اٰجِنَةٌ فِي بُطُونِ اُمَّهَاتِكُمْ فَلَا تُزَكُّوْا كُفْسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ التَّقَىٰ وہ تم کو خوب جانتا ہے جب نکالا تم کو زمین سے اور تم بچے تھے پیٹ میں مان کے سومت بولو اپنی ستر ایاں وہ بہتر جانتا ہے اوسے جو بچ چلا۔ آیت ۴۹ ایضا ایضا تیسرا رکوع وَاِنَّهُ خَلَقَ الذَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰی مِنْ لُّظْفَةٍ اِذَا لَمْتُنَّہ اور یہ کہ اوس نے بنایا جوڑا نر اور مادہ ایک بوند سے جب تک ٹپکانی آیت ۵۰ سورہ قمر ایضا تیسرا رکوع اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ مَّيَّسٍ سب چیزوں کو پیدا کیا اندازہ پر آیت ۵۱ سورہ رحمان ایضا پہلا رکوع خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ بنایا آدمی گنتا گنتی

سے جیسے ٹیکڑا آیت ۵۲ سورہ واقعہ ایضاً دہرا کرے
 نَحْنُ خَلَقْنَاهُمْ فَلَا تَصْدَقُونَ أَفَلَا تَتُومُّ مَا تُمُنُونَ وَأَنْتُمْ
 تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ ہم نے تم کو بنایا پھر کیوں نہیں سچ
 مانتے پہلا دیکھو تو جو پانی ٹپکاتے ہو اب تم اس کو بناتے ہو یا ہم
 ہیں بنانے والے۔ آیت ۵۳ سورہ تغابن قد سمعتم
 پہلا رکوع وَصَوِّرَكُمْ فَآخَسْنَ صَوِّرَكُمْ وَآلِيهِ الْمَصْدِرُ
 اور تصویر بنائی تمہاری پہرا چھی کین صورتیں تمہاری اور اُس کے
 طرف ہر سبکی باز گشت آیت ۵۴ اِنَّا وَالَّتِي يُشِيرْنَ
 مِنَ الْحَيْضِ مِنْ نِسَائِكُمْ اِنْ اَرْنَبْنُمْ فَعَدَّ ثُنْنٌ ثَلَاثَةَ اشْهُرٍ
 وَالَّتِي كَرَّ يَحْضُنَّ اور وہ عورتیں جو نا اُمید ہو گئی ہوں حیض
 پڑنا پے کے سبب سے تمہاری عورتوں میں سے اگر شک
 میں پڑے ہو ان کے حکم میں تو ان کی عدت کا زمانا تین مہینے
 ہے اور جو عا یض نہولیں ہو کم سنی کی وجہ سے ان کی عدت بھی
 وہی تین مہینے مقرر ہیں آیت ۵۵ سورہ معارج تبارک
 پہلا رکوع اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا بیشک بنا ہے آدمی

جی کا کجی۔ آیت ۵۶ ایضاً اور دوسرا رکوع اَنَا خَلَقْنَاهُ
 مِمَّا يَعْلَمُونَ۔ تحقیق ہم نے پیدا کیا اس چیز سے جسے وہ جانتے
 ہیں آیت ۵۷ سورہ نوح ایضاً پہلا رکوع وَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ
 اَطْوَارًا اور اس نے تم کو بنایا طرح طرح سے آیت ۵۸
 ایضاً ایضاً وَاللَّهُ اَنْتُمْ كُمْ مِنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا تَنْثَرُ عِمِيدَكُمْ
 وَخَجْرًا جگر اور کجاء اور خدائے آگایا تم کو زمین سے اچھا اگایا
 پہر لیا جگایا تم کو زمین میں اور زنگائیوں کو زمین سے آیت ۵۹
 سورہ قیامہ ایضاً دوسرا رکوع اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ
 اَنْ يُّدْرَكَ سُدًى اَلَمْ يَكُنْ نَفَاثَةً مِّنْ رَّبِّهِ بُعِثَ ثَرًا
 كَانَ عِلْقَةً فَنَخْلَقُ فَسُوًى فَجَعَلْنَا مِنَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ
 وَالْاُنْثَى اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى اَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتٰى
 کیا نیاں رکھتا ہے آدمی کہ چھوٹا رہیگا بے قید بہاں تھا ایک بو
 منی کی جو ہٹکی میر تھا ہو کی ہٹکی پہر اس نے بنایا اور ٹیک کر اٹھایا
 پہر کیا اس میں جو اتر اور اودہ کیا ایسا شخص نہیں کر سکتا کہ بلامرے
 مردے کو آیت ۶۰ سورہ دہر ایضاً پہلا رکوع هَلْ اَنْتِ

عَلَى الْإِنْسَانِ حِينَ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُورًا مَقْر
 آیا انسان پر ایک وقت زمانے سے کہ اوسمین تھا وہ شے ذکر
 کی ہوئی آیت ۶۱ اَيْضًا اَيْضًا اَيْضًا اِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ
 مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيْرًا اور
 ہم نے بنایا آدمی ایک بوند کے لچھے سے پلٹے رہے اسکو
 سنا دیکھا۔ آیت ۶۲ اَيْضًا اَيْضًا دُوسرا رکوع فَخَنُ
 خَلَقْنَاهُمْ وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ ہم نے پیدا کیا انکو اور باندھی
 انکی گرہ بندی آیت ۶۳ سورہ مرسلات اَيْضًا اَلَمْ تَخْلُقْهُمْ
 مِنْ مَّاءٍ مَّهِينٍ فَجَعَلْنَاهُ فِي قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ اِلَى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ
 فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقَادِرُوْنَ ۝ کیا ہم نے ہین بنایا تمکو ایک
 بے قدر پانی سے پھر رکھا اوکو ایک جمی ٹہیرا وین ایک وعدہ
 مقرر تک پھر ہم کر سکے سو کیا خوب سکت والے ہین آیت ۶۴
 عَمَّ سُوْرُهُ نَبَاٌ وَخَلَقْنَاكُمْ اَنْزِلًا وَاَجَا اور پیدا کیا ہم نے تمکو نراور ماہ
 آیت ۶۵ سورہ انفطار عَمَّ يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ
 مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ لَعَلَّ

فِيْ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ اے آدمی کا جسے بھیجا تو
 اپنے رب کریم پر جس نے تجھ کو بنایا پہر ٹھیک کیا پہر ٹھیکو ہر ابر تھا
 جس صورت میں چاہا تجھ کو بڑھادیا آیت ۶۶ سورہ انفلا
 اِنِّسَا پھلارکوع۔ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّا خَلَقَ خَلَقَ مِنْ مَّاءٍ
 دَافِقٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ الدَّرَائِبِ ۝ اب دیکھ لے
 آدمی کا ہی سے بنا ہی بنا ایک اچھلتے پانی سے جو نکلتا ہی پیٹھ
 اور چھاتی کے چ سے آیت ۶۷ سورہ انفلا
 پھلارکوع الَّذِيْ خَلَقَ فَسُوِّىْ وَالَّذِيْ قَدَدَ فَهَدٰى جِسْمَ
 بنایا پہر ٹھیک کیا اور جس نے تھرایا پہر راہ دی آیت ۶۸
 سورہ بلد اَيْضًا پھلارکوع لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ
 ہم نے بنایا آدمی کو محنت میں۔ آیت ۶۹ سورہ والیل
 وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝ (قسم ہے) اور اسکی جو اُس نے
 پیدا کئے نر اور مادہ آیت ۷۰ سورہ والتین لَقَدْ
 خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝ ہم نے بنایا آدمی خوب
 خوب انداز سے پر آیت ۷۱ سورہ اقراء خَلَقَ الْاِنْسَانَ

مِنْ عَلَقٍ ۝ بنایا آدمی لہو کی پٹلی سے ۔

آغاز بیان

بڑے بڑے عقلمند اپنی ناسمجھی سے آیات قرآنی کو حقیقت کے خلاف ہر سمجھ کر لاندہ بھبھو گئے انکی تفہیم کے لئے اہنین کی معقول کی کتابوں سے انسان کی پیدائش کے حال میں آیات قرآنی کو مطابق کر کے بتانے میں آیا۔ بعض کا قیاس یہ ہے کہ قرآن شریف تعلیم روحانی کی غرض سے اُترا حکمت سے موافق ہو نہیں سکتا انہوں نے یہ خیال نکلیا کہ ہر جائے قرآن مجید میں حکیم آیا ہے پہلا ایسا حکیم جس نے اپنے کو ہر جائے حکمت سے یاد فرمائے اور مطالب قرآنی کو خلاف حکمت بیان کیا کرے ایسا نہین ہو سکتا البتہ ہمارے افہام اسکے سمجھنے میں قاصر ہیں اُس نے تو جو کچھ ارشاد کیا مطابق حکمت کے ہی قطع نظر عوام کے اکثر علما ایک رسالہ ہر جسکو طب نبوی کہتے ہیں اوسکو دیکھ کر راقم کا یہ خیال ہوا کہ تمام قرآن شریف اور کل حدیثوں کی کتابیں طب نبوی کہی جائیں تو بجا ہے اور سب کو اس لفظ کا قطعاً اطلاق ہو سکتا ہے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس حکیم مطلق نے ایسا حکیم حائق بنا کر بھیجا
 کہ علاج روحانی اور جسمانی وہ دونوں کے اہل کے قبضہ اختیار میں
 دیا جس کے سمجھنے میں عقل قاصر بھی معاوم کیا چاہئے حکما کے نزدیک
 علاج دو قسم پر ہے ایک خود ذات مرض کا علاج اور دوسرا تقدم بالحفظ
 یعنی جسم پر مرض آنے نہ پائے ویسا بندوبست کرنا یہ علاج علاج صریح
 سے بہتر اور اب خوب غور فرمائیں قرآن اور حدیثوں کی آواہ اور نوآوری
 یہی تقدم بالحفظ ہیں دیکھو چوری کے زنا کے ڈاکہ اور غارت گری کے
 فریب ڈاؤ اور مکر کے دغا بازی اور چغل خوری یتیموں کا مال کھانا ظلم و
 جفا کسی پر کرنا خون ناحق حق تلفی غیبت وغیرہ ایسی باتوں کی سزا دینا
 میں کیسی بُری ہے اور پھر عقبا کا مواخذہ باقی رہ جاتا ہے قرآن اور
 حدیث منع کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ ان اسباب سے بچو تاکہ بیمار
 نہ ہو جاؤ اور بیماریوں میں کیا ہوتا ہے خرابی اجسام اور موت اور افعال
 تذکرہ بالا سے بھی یہی خرابیاں عاید ہوتی ہیں اس سمجھنے کے احکام
 قرآن و حدیث میں ہیں پھر یہ طب نبوی ہے یا نہیں۔ اور اس حکیم
 مطلق کے کلام پاک میں ایک لطف اور یہ کہ اس سے ہر فرقہ لطف

اُٹھاتا ہے صرفی سخومی اور ہر مخطوط اہل نکات اسکی باریکیوں پر شاہد
 واعظ اس کے بیان سے خوش صوفیہ بطون و در بطون معانی پر نازان
 حکما اپنے مطالب نکال کر فرمان مسلمانوں کو تعلیم اور اولہ قطعہ سے
 کفار کے عاجز کرنے کے لئے سیف ہو اور ایک معجزہ یہ بھی ہے
 کہ ہر زمانے میں نئے مطالب اس سے نکل آتے ہیں جیسا کہ شاہ ولیا
 کا ارشاد ہے عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا تَقْضِي عَجَائِبُهُ
 اِلاَّ بِعَجَائِبِ الْقُرْآنِ رواہ الترمذی فی باب فضل القرآن
 یعنی ہین تمام ہوتے ہیں عجائب قرآن مجید کے۔

حکمت کا علم بھی ایک عمدہ علم ہے اور اس حکیم مطلق کے جتنے کام
 ہیں سب حکمت سمیں اور وہ حکیم ہر زمانے میں بمقتضائے قدرت
 نئے نئے صنایع بدایع کو خلائق کے دل و نظر ظاہر کرتا ہے وہ اُسکو
 ایجاد کر کے فخر کرتے ہیں کہ ہم اس کے موجد ہیں۔ کتاب جمع الجوامع
 میں حدیث آئی ہے مخبر صادق کا ارشاد ہر کاد الحکیم ان یتکون
 نبیا یعنی قریب ہر کہ حکیم بنی ہو جائے۔ ہر چند کہ اس مالک
 حقیقی نے کتب سماوی میں اپنے خالق ہونے کے ہزار ہا آیات

اور دلائل ارشاد فرمائے تیسرے بھی بعض فرقے جنکو دہریہ کہتے ہیں اسکی
 خدائی کے قائل نہیں یہی کہتے ہیں زمانے کی عادت ہی یہ ہے جو کچھ بننا
 بناتا ہے یہ خود بخود ہو جاتا ہے اسکا کوئی خالق نہیں حکیمانہ طور
 سے انکار و کر کے بعد خلاصہ اُن آیات کا لکھا جائیگا۔ ایک حکیم
 جن سے راقم نے علم طب پڑا وہ ایک رسالہ ان کے رد میں
 طبع کرائے تھے اسی کے چند سطور یہاں شریک کرنا مناسب معلوم
 وہ یہ لکھتے ہیں کہ کوئی تشریح دان دہریہ نہیں ہو سکتا اور نہ کوئی
 شخص اس بات پر مجھے قائل اور متقاعد کر سکتا ہے کہ میرا لباس بغیر درز
 کے سیا گیا اور میرا گھر بغیر معمار کے بنایا گیا اور میری غذا بلا کسی
 باورچی کے تیار ہوئی نہ کوئی شخص میری تسلی کے موافق ایسی نہایت
 کر سکیگا کہ یہ زمین اور آسمان اور میرا وجود سوائے خالق کے تیار
 ہوا اس پر ایک مثال فرقہ دہریہ کی ہدایت کے لئے اس جگہ مناسب
 جانکر داخل کرتا ہوں چنانچہ زید عمر دو نون ایک مدرسہ میں تشریح
 پڑھتے تھے درس سے فارغ ہو کر گھر جاتے وقت راہ میں زید نے
 عمرو سے کہا کہ استاد نے علم تشریح میں ہمکو جو حقیقتیں پڑائیں وہ

عجیب امور ہیں اور ہمارے جسم میں ہر عضو اور ہر بافت کی سی حکمت اور دانائی سے بنی ہوئی ہے اور ہر ایک جاسے کیسے کیسے فائدے اور مقصد اور خوبصورتی سے مرتب ہے اس سے صاف نظر آتا ہے اور وجود خالق پر قوی دلیل ہوتی ہے کہ انسان اور تمام دوسرے مخلوقات بھی از خود اتفاقی پیدا نہیں ہوئے بلکہ انکا کوئی پیدا کرنے والا خالق ہے اور جو شخص اپنے جسم سے واقف ہوگا وہ دہرہ بٹھوگا اور اُسکا اعتقاد یہ نہ ہوگا کہ انسان اور دوسری مخلوقات از خود پیدا ہوئے عمر نے زید کو جواب دیا یہ سب باتیں جو تم نے کہی میں نے قبول کی مگر میں نے سنا ہے کہ بہت سے دانا ایسا کہتے ہیں کہ انسان اور دوسری مخلوقات از خود اتفاقی بنے ہوئے ہیں اور میں نے سنا ہے کہ ایک شخص بکر نام ہے اوسکا قیاس یہ ہے کہ ہر اک چیز اتفاقی از خود بنی ہوئی ہے اور خداے کریم نے اسے پیدا نہیں کیا اور انسان کے جسم میں جیسے تم نے بیان کئے ویسے قوی دلائل دکھائی نہیں دیتے غرض یہ دونوں ایسی باتیں کرتے ہوئے اپنے اپنے گہرے گئے عمر و شب کو اپنے حجر میں چراغ کے سامنے

کتاب میں اپنے سبق کا مطالعہ کر رہا تھا کتاب دیکھتے دیکھتے
 اسکو غنودگی ہوئی اور کتاب ہاتھ سے گر گئی اور سو گیا اور اسکو
 اس حالت میں ایک خواب پڑا معلوم ہوا کہ ایک جن اسکو اٹھا کر
 بہت جلد لے چلا کہ کوی شئی اسکو حائل نہ ہوئی اور نہ روک سکی اور
 سطح جلد لے جا کر ایک ملک تاریک میں پہنچا یا کہ وہاں کی ہوا سرد و
 تراور سنگین تھی اور وہاں سے ایک پہاٹک میں لیجا کر چھوڑ دیا جسکی
 کچھ صورت اور شکل برابر تھی اسوقت اس نے اپنے کو ایک سخت
 زمین پر کھڑا ہوا پایا جہاں زرد و روشنی تھی اور اس زمین میں جو
 چیزیں اسکو نظر آئیں وہ اس دنیا کی نہیں تھیں بلکہ ایک عجیب
 اور علیحدہ طور کی تھیں زمین او دسے رنگ کی تھی اور درخت نیلے
 رنگ کے اور آفتاب زرد و سہ گوشہ تھا اور پتھر نرم اور پانی سخت
 اور گہانس سرخ اور بعض درختوں کی جڑیں ہوا میں اور بعض کی زمین
 میں سی طرح سب چیزیں دیکھنے سے اسکو ایک دہشت اور حیرت
 معلوم ہوئی پہر وہاں سے اسکو ایک شے دور سے اپنے طرف
 آتی ہوئی معلوم ہوئی کہ وہ شے بعض وقت ایک طرف جھکتی اور بعض وقت

دوسرے طرف اور برابر پہلے نہ سکتی تھی غرض بہت کوشش اور
 وقت سے نزدیک آنی میسر نہ ہو سکی اور دیکھا تو جسم انسان کا بڑا
 ہوا ڈھانچہ تھا فقط ہڈیوں سے بنا ہوا جو غیر مترتب لگی ہوئیں ایک
 پائون میں پاؤں کا پنجہ تھا اور پائون فقط ستنے پر ہی قائم ہو گیا تھا
 اور انگلیاں تلوے میں لگیں تھیں اور اسکو چلنا پہرنا دشوار تھا اور
 ایک پنجہ متحرک تھا اور دوسرا غیر متحرک ایک پائون میں ران سے
 پنجے تک فقط ایک ہی ہڈی تھی اور دوسرے پائون میں پیڈلی
 کی دو ہڈیاں اور پر ران کی ایک ہڈی سیچے تھی ایک گھٹنا خم نکھاتا
 تھا اور دوسرا گھٹنا باہر کی طرف خم نکھاتا تھا اور ایک آنکھ پیشانی میں
 دوسری نالو میں تھی اور ایک ہاتھ پیچھے سر میں کے ہڈی پر لگا ہوا
 تھا اور نشانے کی ہڈی سینے کے سامنے لگی تھی اوپر دوسرا
 ہاتھ لگا تھا اور پہلیاں نہیں تھیں اس ڈھانچے کو عمر و فے دیکھا
 اور قیاس کرنا چاہا اس سے پہلے اس ڈھانچے نے بارت
 کی اور یوں کہا کہ اس اتفاقی دنیا میں جواز خود بنی ہوئی ہے
 آئسے مبارک ہو جو اور اس دنیا میں خدا نہیں ہی جو چیز ہے وہ

از خود بنتی ہے اور از خود ہوتی ہے بلو یہاں کا غیر شفاف
 اور سخت ہوتا ہے اس لئے اسکو درد ازسے اور جو کہٹ کے کام
 میں لائے ہیں اور آگ سے بعض وقت سردی بنتی ہے اور
 بعض وقت گرمی اور اسکا شعلہ بعض وقت کا لاہوتا ہے اور بعض
 وقت سرخ ہوتا ہے اور ہر چیز یہاں کی تبدیل ہونی رہتی ہے
 ایک حالت پر نہ رہنے سے ہماری مارتوں کو بہت خراب لگتا ہے
 اور اس سے ہمکو بڑی تکلیف ہوتی ہے کیونکہ پہلے جو چیز سخت تھی
 تھوڑے عرصے کے بعد نرم ہو جاتی اور نرم شے سخت ہو جاتی
 جو غیر شفاف تھی وہ شفاف ہو جاتی اور جو شفاف تھی وہ غیر شفاف
 ہو جاتی اور بھی اس دنیا سچے سچے عمر و سسے کہا کہ میرے گھر
 یلو میں نکو اس ملک کے عاملوں سے ملاقات کر اؤ لگا پہر اس
 ڈیٹے سچے کہا یہ بھی اتفاق ہے کہ میرا فرزند آ رہا ہے عمر و
 بہادری کے فرزند کو دیکھا تو اسکی کچھ اور وضع تھی جسکے دیکھنے سے
 عمر و کو اس اتفاقی دنیا سے بہت کراہت ہوئی اور اس لڑکے
 کی چال بہت دہیمی تھی کیونکہ اس کے پاؤں کی جگہ ماتھ اور ماتھ

کی جگہ پاؤں تھے اور چہرہ ایک طرف تھا اور پاؤں دوسری
 طرف تھے دانت انگلیوں پر تھے بعوض ناخن کے اور چہرے پر
 بچاے دانت کے پہیلیاں تھیں پس عمرو ڈو مانچے کے ساتھ
 ہر طرح سوچتا اندیشہ کرتا کانپتا ہوا چلا اور جس چیز کو دیکھتا تھا بہت
 تعجب ہوتا گہر پانی سے بنا ہوا اتفاقاً پانی سخت ہونے سے اور
 پتھر اکثر نرم اس لئے عمارت کے کام نہ آتا تھا اسکو گھر لیجا کر اپنی عورت
 اور بچوں سے ملا یا عمرو کو اودن کے دیکھنے سے ایسی حیرت ہوئی
 جیسا اودن لوگوں کو عمر کے دیکھنے سے خوشی ہوئی تھی پہر اوس گھر
 کے مالک نے عمرو سے کہا کہ تمہاری دنیا کے لوگ بعض وقت
 اس ملک میں آتے ہیں مگر اس بستی میں نہیں آتے اوس گھر کی
 بی بی نے جو اُس سے بات کی عمرو نے اُسکے چہرے کو دیکھا تو
 چہرے پر ناک نہتی ناک کی جائے آنکھ تھی عمرو نے اوس عورت
 سے پوچھا میرے ویسے آدمی جو خدا کی دنیا سے یہاں آتے ہیں
 دے کہاں ہیں اور یہاں کس واسطے آیا کرتے ہیں اوس عورت نے
 کان سے بات کرتی ہوئی کہی کہ کبھی کبھی آجاتے ہیں اور ایسا

سُننے میں آیا ہے کہ تمہاری دنیا میں بعض لوگ ایسا قیاس کرتے ہیں
 کہ ہر چیز اتفاقی بنی ہوئی ہے اور خدا سے کریم نے اسکو نہیں بنایا
 اور دماغ جو لوگ ایسا قیاس کرتے ہیں کہ ہر چیز اتفاقی بنی ہوئی ہے
 اور خدا سے کریم نے اسکو نہیں بنایا تو خدا سے کریم انکو ایسا فرماتا ہے
 کہ میں نے لاکھوں چیزیں پیدا کیں تاکہ انکی صنعت اور حکمت دیکھ کر
 میرے قائل ہو جائیں تو میری دنیا چھوڑ کر چلے جائیں اور اتفاقی بنی
 جو تم نے پسند کی ہو جہاں کو ہی ترک کیب اور قانون نہیں دہیں جائو
 اس طرح وہ لوگ یہاں آسٹھ بن اور بتدیج انکی شکل تبدیل ہو کر
 اتفاقی دنیا کی صورت ہو جاتی ہے۔ پھر عمر و کو ایسا معلوم ہوا
 کہ تمام جسم سے سر و سپہنہ جاری ہوا اور اسکو اندیشہ اور خوف ہوا
 کہ میرے جسم میں بھی کچھ تبدیل شروع ہو ہی پس عمر و چلا کر زمین
 پر بیہوش گر پڑا اور اس خواب کی حالت میں پکارنے اور رونے
 کی آواز اس کے باپ نے سنی اور اس سے پوچھا کہ تم کو کیا ہوا
 کیا تم بیمار ہو عمر نے اپنے باپ سے پوچھا کہ میں اتفاقی دنیا
 میں ہوں یا کہ میں اور ہوں پھر اس ضعیف باپ نے کہا اے

میرے فرزند تم خدا کی دنیا میں ہو پس غم و شہار ہوا اور کہا کہ
 خداے کریم کا شکر ہے کہ اس نے آجکی رات مجھے تعلیم کی جو
 میں نے سبق پڑھا تھا وہ برا ہے اور جن دلائل کا میں نے انکا
 کیا تھا وہ غلط ہے اور سب چیزیں خدا کی بنائی ہوئی ہیں اگر
 اتفاقی بنتے تو ویسے ہی رہتے جیسے میں نے رات خواب میں
 دیکھے۔ خداے کریم اپنے کلام قدیم میں ارشاد فرماتا ہے
 ختم اللہ علی قلوبہم و علی سمعہم و علی ابصارہم عشا و لا جب
 پروردگار نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہرین لگا دیں اور
 انکی بصارت پر پردے ڈال دیے تو بہلا یہ کیونکر حق کو سمجھ سکیں
 بقول شاعر جو بدسرشت ہوا اسے اللہ بھی کیا کرے : آخر بنائے
 گنبد گردون میں خم رٹا : ہزاروں نشانیاں دیکھتے ہیں اور ہزاروں
 دلائل سنتے ہیں مگر خالق کے قائل نہیں ہوتے حالانکہ بڑے
 بڑے فلاسفہ اپنی تصانیف کے دیباچوں میں پہلے اسی بات
 کا اعتراف کرتے ہیں کہ ہم ایک برگ کاہ کی حقیقت نہیں جانتے
 تسبیح و ثناء آسمان کے علوم کا دعوا بھی ہم سے زیادہ کون نادان

ہر حکم کہتے ہیں صحیح البدن انسان اوسکی ربوبیت کے قابل ہوں
عجب کیا ہے مگر ان پیٹ کے جو بہرے پیدا ہوتے ہیں وہ گرسنے
ضرور ہوتے ہیں کیونکہ بات کا کرنا ایک سماعتی امر ہے جس سے دنیا
کی کوئی آواز نہ سنی وہ کیونکر بات کر سکا جیسا مولانا فرماتے ہیں۔
دایا مہرگز اسلی گنگ بود | اما ملق آنکس شد کہ از مادر شنود

ہیں ایسے لوگوں کو خدا کی توحید کا سمجھنا دشوار مگر دیکھا جاتا ہے وہ بھی
اوسکی توحید کے قابل ہیں پس اس میں قباس چاہتا ہے انکو آنکھیں توجہ
ہیں بشارت کی قوت سے اس بات کو حاصل کرتے ہیں راقم نے
ایسے لوگوں سے ملا ہے اور نماز روزہ کو شہ دیکھا اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات اشاریہ دریافت کیا تو اپنی
پشت پر ماتھ مار کر دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرتے تھے کہ وہاں
مہربوت تھا اور بہت باتیں اُن کے اشاروں سے ظاہر ہوتے
تھے کہ اپنے دین و آئین کو سمجھے ہوئے ہیں کج و غیرہ برابر اور
صاحب اولاد۔ مگر زیادہ تر تعجب اس میں ہے کہ ان پیٹ کا بہرہ اور
گوٹھا انداز بھی ہو ایسے لوگوں کو حکما نے بڑی بڑی نزاکتوں سے

دریافت کیا ہے فقط قوت لامر سے ان کے اشارات توحید پر گواہی دیتے تھے اسپر حکما نے لکھ دیا کہ یہ تعلیم ازلی ہے یہاں عقل کا دخل نہیں۔ خالق ارض و سموات نے دنیا میں کروڑوں عجائبات پیدا کئے مگر انسان کا قالب کامل کا جامع ہے۔ آدمی حبیت برزخ جامع ہے نور حق اندر و بود لامع ہے جاہل اسکو کیا سمجھے بڑے تکما کی نقل یہاں میراں ہے کس لئے کہ ہزار ہا صنعتیں انسان کے جسم میں رکھے گئے ہیں بعض بعض اہل دین سے حکما کی دریافت میں آسکتے ہیں کہ اوس صانع نے فلان فلان مقام میں یہ صنعت رکھی ہے مثلاً بگر کی بافت وغیرہ کی ترکیب دیکھنے سے معلوم کر سکتے ہیں کہ یہاں صفرا بنانے کا انتظام ہی اور یہاں سے صفرا بنکر پتے میں جا کر جمع ہوتا اور پتہ بطور ایک صفر یکے خزانے کے ہے من بعد وہ صفر غذا کے ہضم کے وقت رووے میں ٹپکتا اور گھوڑوں کو پتا ہونے کا سبب یہ ہے کہ گھوڑا رات دن کھانا رہتا ہے اور صفر بھی جگر سے اُسکے ہر وقت ٹپکتا رہتا ہے اس لئے گھوڑے کے واسطے پتے کا خزانہ ضرور نہیں۔ اور

پستان کے غدود دودھ بنانے کے لئے ہین آنسو کے غدود
 آنسو بنانے کے لئے ہین۔ اور ایک شے سے کئی کام بھی لئے جاتے
 ہیں مثلاً آنسو کے پیدا کرنے کا غدود حلقہ چشم میں دیدہ کے سطح بالائی
 میں رہتا ہے اور اس میں شب و روز اشک پیدا ہو کر دیدہ کو تر کر
 بچا ہوا آنسو گوشہ چشم میں سے ایک باریک سوراخ سے گزر کر اندر
 ناک کو تر رکھتا ہے اگر اتفاقاً وہ باریک سوراخ کسی سبب سے بند
 ہو جاوے تو وہ آنسو خسار پڑ سکتا ہے اور ناک خشک رہتی ہے
 اور پیشاب گردوں سے پیدا ہوتا ہے اور اسکا خزانہ مشانہ ہی حکمت
 اکل یعنی کوئی شے گلے سے اتارنے اور نگلنے میں کیا کیا صنعتیں ہین
 جوشی کہانے میں آتی ہے پہلے انگلی سے دیکھتے ہین پھر ہاتھ سے
 او سے مس کرتے ہین ناک سے سونگتے ہین زبان سے چکے
 ہین جب ان سب کی رائے نے اتفاق کر لیا کہ یہ لائق استعمال
 کے ہے تب او سے کھاتے ہین اور تپہ بھی نگلنے کا اختیار ہے
 حلق میں سے بھی واپس کر سکتے ہین اور اگر معد میں پہنچ جائے تو
 اس سے کئے واپس کرنے کی صورت یہ ہے کہ قہقہہ کرنے سے واپس

ہو سکتی ہے۔ اور باطنی انتظام یہ ہے اگر کوئی شخص ضرورت
 زائد کہا لے تو وعدہ اُسکا اپنی ضرورت کے موافق قبول کرتا ہے
 اور باقی فضلہ نبٹا ہے۔ تنفس کیا ہی اچھی ہوا سُشش میں جا کر خون
 صاف کرتی ہے جسکو سعدی علیہ الرحمہ مدحیات فرماتے ہیں اور
 دم چھوڑنے کے وقت خون میں کا زہر ہوا سے باہر اخراج پاتا جسکو
 مفرج ذات کہتے ہیں۔ اگر انسان چار دن کھانا پانی چھوڑ دے تو
 زندہ رہ سکتا ہے اگر پانچ منٹ دم سے ہوا نہ لے تو مر جائیگا
 دیکھو زندگی کے لئے ہوا کیا بے قیمت شے ہے اور اس پر زندگی
 کا قیام ہے ایسی شے حق تعالیٰ نے بے قیمت رکھا کہ اوسکی کوئی
 قیمت نہیں سعدی علیہ الرحمہ اس دم کے آنے جانے پر فرماتے ہیں
 بہر نفس دو نعمت موجود اور اسکا شکر واجب ادا

نفس خربش کفر خدا بری	کہ واجب بود شکر پروردگار
----------------------	--------------------------

رات دن میں ہزار دن سیر وزنی ہوا سُشش میں داخل ہوتی اور
 اخراج پاتی ہے۔ اس کے سبب انسان کی صحت باقی رہتی اور
 اس ہوا میں باریک کیڑے اور دن کے اندھے اور باقی تخم

وغیرہ شریک رہتے اگر وہ شش کی چلی سے لپٹ جاتے ہیں تو
 بلغم کے ذریعہ سے خارج ہو جاتے ہیں اور دم لینا بھی قصائی
 نے ہمارے اختیار میں رکھا جس موقع پر برسونا ناگوار سمجھتے
 وہاں دم روک لیتے ہیں۔ اور ناک کا طریق ایسا رکھا گیا جتنے قسم
 کی بوہن زمین کے طرف سے پہنچتی ہے بولیا ہی معلوم کرو
 بودار نفیس ذرے ہوا سے ناک میں آتے ہیں وہ ایسے باریک
 ہیں ایک رتی مشک اگر کہیں کہلا رکھیں سال با سال بودار ذرے
 اڑ بھر بو دیتے رہینگے جس سے ہر انسان اور حیوان سب بو پھینکی
 گراستے باریک ذرہ ہیں کہ بد مدت تک بھی نوالہ جاسے تو ذرہ
 مشک کا رتی سے کم نہوگا۔ مسند میں دو طرح کے تھوک باندھیں
 غدود میں ایک قسم کے غدود سے پتلا تھوک نکلا کر اسے کرتیا کرتا ہے
 اور دوسرے قسم کے غدود جو معلق ہیں ان سے چمکٹ لعاب
 پیدا ہو کر کیسا ہی خشک نوالہ ہوا دس ہفتہ بچا ماسے معلق برصرت
 نہ پہنچے اور سہل نکلا جائے۔ زبان کے نیچے دو غدود ایسے ہیں
 عجب استدال کا یا فی کلکنا ہے اگر نوالہ گرم ہو تو تند کر دینا اور تھپا ہوا تو

گرم کر دینا سزا سنوئے کہ نہایت گرم اور نہایت سرد شہر انسان
 کو شہر بہ بہ سب ضرورتیں سے بھی معلوم ہیں اور معلوم کر سکتے ہیں
 اگر کسی کے ماتھے میں کوئی گرم شے کہانی کی آجائے تو وہ جلد بخند
 میں ڈالے گا جیسے کہ ہر شخص کو معلوم ہے کہ بخند میں کوئی ایسی
 شے ہے کہ اسکو سرد کر لیتی ہے۔ قوت ذائقہ زبان میں ہے مگر
 ذائقے کا امتیاز ہونے کے لئے کئی شرط ہیں اوس میں ایک شرط
 یہ بھی ہے لعاب دہن کا ہونا ضرور ہے اگر زبان پونچر سوکھی
 زبان پر تک اندک شکر ایک طرف ڈالو معلوم نہوگا اس لئے تھوک
 اسکے امتیاز کے واسطے ضرور ہی اور دوسری شرط یہ ہے اوپر
 کے تاج سے جب زبان لیگی جب وہ شے جو دونوں کے درمیان
 ہے اسکا مزہ معلوم ہوگا۔ چاہئے میں کیا کیا حکمتیں ہیں۔ زبان
 چاہئے میں کیسی خوش کرتی ہے ہم کیا اس کے نعمتوں کی قدر کریں
 وہی زبان بات کرنے کو دسی ذائقہ چکھنے کو دسی نوالہ چبانے
 کے وقت دائرہوں میں نوالہ برابر اپنا ٹیکہ دیکر بھیجتی ہے۔
 کچھ بغیر زبان کے وسیلے کے مان کی پستان سے دودھ نہیں پانی

کنکر کچر اور غیرہ جو شئی منہ میں آوے بھی زبان اور سکو خارج کرتی ہے
 دونوں کانوں میں سننے کے لئے دو پردے رکھے گئے ہیں
 گلے کے اندر آواز کے تار مثل سارنگ اور ستار کے اصلی اور
 نقلی لگے ہیں اور بجائے کہوئیوں کے اونکو ڈھیلا اور تنگ کرنے
 عضلات لگے ہیں انسان جیسا چاہے موٹی یا باریک آواز ادا
 کمال سکتا ہے اور آتشک وغیرہ امراض سے جب وہ تار بگڑ جاتے
 ہیں تو آواز اوس شخص کی خراب بھی ہو جاسکتی ہے سوائے ان
 کے تمام جسم کے عضلات میں وہ وہ قوتیں رکھی گئی ہیں عادت
 پر موقوف ہر جب وہ قابل ہو جاتے ہیں کیسی کیسی کسرشن وغیرہ
 کی کثرتیں کرتے ہیں الحاصل ایسی بہت سی باتیں انسان کے
 جسم میں ہیں اور اون کے حقیقتوں پر حکما کی عقل رسائی کر سکتی
 ہی لاکن بہت باتیں ایسی ہیں کہ وہ ان عقل عاجز ہے بسبب طبع الکت
 اون کو ایک دو نظیر پر اکتفا کر کے ختم کرتا ہوں سابقاً جو ذکر
 ہوا جگر میں صفرا پیدا ہوتا ہے وہ کیا ہے وہ ایک کارخانہ ہے
 شوش میں باریک خانے بنے ہوئے ہیں اون میں ایک طرف سے

شریانی خون آتا ہے اور ایک طرف سے دریدی خون مجعدہ
 اور رودون وغیرہ سے آتا ہے جس میں روغنی اور شیرین وغیرہ
 غذا کہ کھائی گئی ہے اوس کے مادہ رہتے ہیں یہ سب لمباتے اور
 جگر جو بطور ایک گرنی کے ہے اس میں انجن کا عمل ہو کر جیسا پاچہ
 بناتا اس طرح صفرا تیار ہوتا جس صفراء سے جسم کو بہت فائدہ
 حاصل ہوتے اس کا رخا نہ کو دیکھ کر حکما نے قرار دیا کہ جگر صفرا
 خون سے جدا کرنے کا آلہ ہے۔ اس طرح آنکھ کے دیدہ کو کاٹ
 کر اوسکی تشریح سے تمام پردون اور رطوبتون کو معلوم کر سکتے
 کہ یہ ان ان فائدون کے لئے ہے مگر عصب مجوف جیسے دیکھتا
 موقوف ہے وہ نہیں سمجھا جاتا کہ اس سے بصارت کیسی ہوتی
 اور دماغ کی تشریح سے یہ امر ذہن میں نہیں آ سکتا کہ اس میں حافظہ
 اور عقل اور ذہن اور قوت مدد کہ قوت لامہ قوت ذایقہ قوت
 بصارت وغیرہ کس طرح پیدا ہوتے ہیں حالانکہ یہ اجسام ہیں اور
 اون قوتون کے پیدا ہونے کے مقامات موجود ہیں مگر ان کے
 افعال میں حکما کے افہام عاجز ہیں بجز قدرت حق ہی کہنے کے

اور کچھ تباہ نہیں کئے۔ اوسکی قدرت پر وہ بیان رکھو دیکھو گیل
 چانول گوشت وال بہا جی نرکار میوے گھی مصالحہ شکر وغیرہ
 سیکڑوں طرح کی اشیا کچی پکی چبائی بے چپانی پیٹ میں
 ڈالتے ہیں کیسے کیسے انجن جسم میں ہیں اور کیسے کیسے کارخانے
 ہیں وہ انجن اون کارخانوں میں اُس غذا کو دھن دھن کر کیسے
 شوخ رنگ کا خون اوس سے بناتے ہیں جس سے جسم کی پرورش
 ہوتی اور اوس کھائی ہوئی غذا کو اوس خون سے مقابلہ کیا جاتا تو
 اس قدر قی کارخانہ کا حال معلوم ہوتا ہے۔ خان کیا شے ہے خون
 مثل ایک بازار کے ہی اس میں سیکڑوں طرح کے سودے ہیں
 اور ہر عضو اسکا خریدار ہے گوشت کے عضلات رگ شہے
 استخوان دماغ دل جگر شش گردے طحال رحم ناخن بال جس جس کو
 جس قسم کی پرورش کی ضرورت ہو اوسی قسم کا جوہر غذا اوس خون سے
 لیکر اپنی پرورش کرتا ہے انگہ کے پردے کیسے شفاف ہیں وہ
 خون سے اپنے کام کے شفاف اشیا لیکر اپنی پرورش کرتے ہیں
 اور مٹی بھی جو جوہر خون ہے خون ہی سے بنتی اور اوس کے نطفے

سے اولاد ہوتی جو باعث قیام نسل ہے۔ تمام جسم کی دراز تعمیر
 جیسے مانتھ پیر انگلیاں وغیرہ کہوکل استخوان یعنی نلیون سے
 بنائے گئے ہیں اگر پروان ہوتین سنگین اور کمزور ہوتی۔ اور
 دن کہوکل نلیون کو ایک لطیف شے سے بہر دیا ہے جسکو مغز یا گودا
 کہتے ہیں حیوانات کے نلیون کا مغز انسانوں کے کہانیکے لئے
 ذایقہ دار غذا ہے کوئی مصنوعی شے اس ذایقہ کی نہیں بن سکتی اگر
 اللہ تعالیٰ ہمارے زبانوں میں ذایقے کی قوت نہ دیتا تو اوس کے
 نعمتوں کی قدر کیونکر ہو سکتی۔ بکرے اور گائے وغیرہ کو زبان ہر
 تمام عمر اون جانوروں کے پرورش کے کام اوس کے ذریعہ سے
 نکلتے اور وہ زبانیں انسانوں کے لئے ایک لذیذ غذا ہی گاہے
 کی زبان جو ولایت سے آتی ہے ہر چند وہ غیر ذبیحہ مردار ہوتی
 ہی گاہے لوگ اوس کے ذایقہ پر جان و ایمان فدا کر کے اسکو
 کچوا کر کھاتے ہیں۔ اوس پروردگار کی نعمتوں کا بیان اور شکر
 کس سے ادا ہو سکتا ہے گرم موسم میں پانی سرد ہوتا ہی اگر افشرہ
 پینے کی ضرورت ہو بہت باریک نفیس کیسیوں میں افشرہ بہر کر

اوسپر ایک باریک جہلی لگا کر اوسپر پوست بنا کر مہیا کر دیا جسکا نام کنولہ
 یا رنگترہ یا ناچ ہے اور اگر اسکو بہت شیریں چاہو موجود اگر ترش
 چاہو موجود اور گرم موسم میں سرد میوہ جات فالسہ انگور شہوت
 کثیری کنولہ رنگترہ تربز خربزد اور ترش ترکاریاں خرفہ چکر کرک
 وغیرہ مہیا اور اگر کوئی گرمی کی ضرورت ہو تو سواسے نباتی اشیاء
 کے ہرن کے نافہ میں مشک اور ایک جانور کے جسم میں جندبہتر
 چھیلین کے جگر میں روغن ماہی اور سلطان البحر جو ماہی ہر ادسکے
 قوسے غبر نکل دریا کے کناروں کے درختوں کو لپٹا ہی پہلو
 کی شیرینی مکھیاں منہ سے لاکر ایک جامع کرتی ہیں جسکو شہد
 کہتے ہیں اور گرم مصالحہ جیسا لونگ الاچی جو زجوتری زیرہ سیاہ
 دارچینی وغیرہ جزیرے سے لاتے اونٹ اور بکروں کے بالوں
 سے کبل دنبہ کے بالوں سے دوشالے بناتے اور رعبت ایک
 جنس کو دوسری جنس سے ہنین ہوتی اگر جنس قریب ملتی ملتی ہو تو جیسا
 گدھا اور گھوڑے کو تدبیر سے ملاتے ہیں تو ان سے خچر پیدا ہوتا مگر
 اوس خچر کو اولاد نہیں ہوتی جب خچر پیدا کرنا چاہیں تو ایسا کر نہیں

ہنہیں ہو سکتا۔ سوائے ایسی باتوں کے ورنہ سارے آفتاب
گردش آسمان دھوپ برسات اندھیری اُجالا یہ سب نشانیاں
اسکی قدرت کے ہیں بقول سعدی علیہ الرحمہ **قطع**

ابرو باد و مہ و خورشید و فلک در کارند	تا تو نانی بکف آری و بغفلت بخوی
ہم از بہر تو گزشتہ و فرمان بردار	شرط انصاف نباشد کہ تو فرمانبری

باوجود ان تمام باتوں کے اور اُسکی واضح نشانیوں کے بعض تو
اُسکی خدائی کے قائل ہی نہیں اور کفار غیر خدا بتوں وغیرہ کو اپنا خالق
سمجھ کر پوجتے ہیں اور بعض ظاہر کے قائل ہیں اور باطن کے قائل
نہیں اور ان کے یہاں شیطان نہیں جن نہیں پری نہیں فرشتہ
ملائکہ کیسے قائل نہیں لیکن کیسے قائل نہونے سے کسی موجود شری عدم
لازم نہیں آتا ہے سعدی گرنہ بسند بروز شہر چشم چشمہ آفتاب
را چہ گناہ * یہ لوگ کو باطن ہیں اگر ان سے پوچھا جائے کہ
یہ عالم جس کے تم قائل ہو تمہاری آنکھوں سے کب پورا پورا نظر آسکتا
ہی ہواؤں کے اقسام کے قائل ہو نیچے جو ہوا ہے وہ سنگین ہے
اور اوپر کی ہوا سبک ہے اور اس ہلکی ہوا کو کسی حکمت سے بنا نہیں تو

وہ اپنی اصل کی طرف رجوع کرتی ہی اس لئے غباروں میں اوست
 بہر کر آدمی اُڑتے ہیں اور اُن قسم قسم کے ہواؤں کو الگ الگ
 آنکھ سے تو کیا خردبینوں سے بھی برابر تمیز نہیں کر سکتے اور تین
 امراض کی چھوت جو ہوا میں رہتی ہے سوائے تجربہ سے معلوم
 کرنے کے آنکھ سے کہاں نظر آتی مثلاً زچا کی کمان بائی کی چھوت
 آشوب چشم کی چھوت سرخ باد کی چھوت سیٹلا اور گوبری کی چھوت
 کنکر پتھر اور کاجنیوں کی چھوت ہیفے کی وبا اور سیاہ سرفہ طاعون
 اور ولایتوں کے بہت سے متعدی امراض کہ جنکی چھوت ایک سے
 دوسرے پر اثر کرنے سے وہی امراض اوسکو بھی ہو جاتے ہیں اور
 یہ باتیں تجربہ سے معلوم ہونے کے سبب سے ایسے مریضوں
 کے قریب جانے سے اپنے کو بچاتے مگر اس مرض کی چھوت
 ہوا میں موجود ہے یہ بصارت جو ایک حد معین پر بنائی گئی ہے
 اوسکو دیکھ نہیں سکتی ہاں خردبینوں سے بعض بعض ہوا کے
 لون اور حشرات الارض کے باریک انڈے اور نباتات کے
 قسم قسم کے تخم حتم پانی کے ایک قطرہ میں سچاس کروڑ کیرے ہیں

اور وہ بھی زیادہ پہچانتے پھر ستے ایسی چیزیں دیکھ سکتے ہیں جب یہ
عالم محسوسات جیسے وجود کے قابل ہیں اوسکے بہتہ یاقین یہ نگہین
بہتین دیکھ سکنین جنکے وجود کا ہرگز ہرگز انکار نہیں ہو سکتا تو عالم بالین کے
دیکھنے کا کیا امکان نام پر سر مطلب۔

تمام انسانوں کی خلقت زمین سے ہو کر بیان

تمام انسان کی آیتوں سے جن آیات میں انسانوں کا خاک سے
پیدا ہونے کا ذکر ہے اُسکی تفسیر میں اکثر مفسرین یہی لکھتے ہیں کہ
یہ آدم علیہ السلام کی خلقت کے ساتھ خاص ہے۔ اور ب انسانوں
کو انہیں کی اوماد ہونے کے سبب سے مجازاً کہا جاتا ہے۔ اور
یہ بھی فرماتے ہیں کہ لطفہ حماد ہے۔ اور علقہ اور مشغے کو نبات
سمجھنا چاہیے کیونکہ ان میں نموس ہے اور شامح شنوی مولانا روم
جس تمام پر مولانا نے اسکا ذکر فرمایا ہے وہی شرح لکھتے ہیں
جیسا کہ تفسیرین نے لکھا ہے یہ حق اور بجا ہے یہ راقم اپنا قیاس
عرض کرتا ہے جو بعض تفسیرین بھی اتفاق کرتے ہیں غور سے
لاحظہ ہو جو کلام مقدس میں ارشاد ہے خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ

اور خَلَقْنَاهُمْ مِنْ تُرَابٍ۔ اور خَلَقْنَاهُمْ مِنْ طِينٍ یہ جمع خطاب
 کی ضمیر جن جن آیات میں ہیں کیا یہ سب انسانوں پر صادق
 ہو سکتے ہیں یا نہیں علاوہ ازین حدیث کی بڑی مشہور معتبر کتاب یعنی
 جمع الجوامع میں جناب حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے
 حدیث آئی ہے کہ خاک سے بنایا جانا آدم علیہ السلام کے ساتھ مخصوص
 نہیں کلام الہی میں انسان سے مراد عام انسان ہے اور خداوند کریم کا یہ
 جوارشاد ہے اِذَا اَنْشَاكُمْ مِنَ الْاَرْضِ نَحْنُ الْاَلَمُوزِیْنَ سے۔ کیا
 یہ بھی خطاب آدم علیہ السلام ہی کے طرف ہی اور دوسری جگہ
 صالح پیغمبر علیہ السلام کا قول سورہ ہود میں ارشاد ہوتا ہے کیا حضرت
 صالح پیغمبر نے قوم ثمود سے هُوَ اَنْشَاكُمْ مِنَ الْاَرْضِ فَاسْتَعْمَلَكُمْ
 فِيْهَا اَوْسُنَ تَعْمُوْزِیْنَ سے پیدا کیا اور اس میں نگو آباد کیا۔ یہ ارشاد
 حضرت صالح علیہ السلام کا قوم ثمود کی طرف ہے جو مخاطب تھے یا اُنکے
 دادا کی طرف ہے۔ اور ایک جائے ارشاد ہوتا ہے یعنی کہا ایک
 دوست نے ایک اپنے دوست سے اَكْفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ
 مِنْ تُرَابٍ کیا تو منکر ہو گیا اوس سے جس نے بنایا تجھ کو مٹی سے

اسکی خمیر آدم کے طرف کیونکر لگا سکتے ہیں۔ اور ایک جائے ارشاد ہے
يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَرْفِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُمْ
مِّنْ تُرَابٍ۔ اسے لوگوں کو دہوکہ دے رہا ہے کہ جو جی اٹھنے میں تو ہم نے
تکو بنایا مٹی سے۔ یہہ ریب بھی آدم کی شان سے بعید ہے۔ اور
ایک جائے فرمایا سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا
تَنِتُّ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ۔ پاک ہے وہ
جس نے قدرت کاملہ سے پیدا کیں زمین اور نوعین اُس چیز سے
جو اگاتی ہے زمین جیسے چھوٹے بڑے درخت اور انکی ذاتوں
میں سے مرد اور عورت۔ ایک مقام پر ارشاد ہوا وَاللَّهُ أَنْتَكُمُ
مِّنَ الْأَرْضِ بِنَا تَأْتُمُ بَعِيدُكُمْ وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا اور خدا نے
انکا یا تمکو زمین سے اچھا لگانا پہر لیجا لگا تمکو زمین میں اور نکال لگا تمکو
زمین سے اور ایک مقام پر فرماتا ہے مِمَّا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا
نُعِيدُكُمْ وَفِيهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى۔ ہم نے تمکو زمین سے
پیدا کیا اور پہر تمکو اوس میں لیجا ئینگے اور اوس سے تمکو بار دگر نکال
اکثر میت کو مٹی دینے کے وقت بھی آیت پڑھتے ہیں تو کیا اس

یہہ مراد لیتے ہیں کہ دادا تمھارے مٹی سے پیدا ہوئے اوپر
تکو مٹی میں لیجائینگے یا یہہ مطلب ہے کہ تو مٹی سے پیدا ہوا اور پھر
مٹی میں چلا اور پھر قیامت کو اسی سے نکلیگا۔ اور ایک جائے
فرماتا ہے وَالْأَرْضُ مَدَدُ نَحْوِهَا وَالْقِينَا فِيْهَا رَوَاسِيْ وَانْبَتْنَا
فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُونٍ ۝ اور ہم نے زمین کو پہلایا اور اس پر
بوجھ ڈال دئے اور اس میں ہر چیز اندازے پر آگائی۔ ایک جگہ
فرمایا وَانْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ ۝ ذَلِكْ بِاَنَّ اللّٰهَ الْكَافِي
ہے ہر قسم سے اوگنے والی چیزیں یہہ بیان مختلف طوروں
میں آدمی کا پیدا ہونا اور قسم قسم کی جایوں میں اسکا پہرنا اور موت
کے بعد زمین کا زندہ ہونا۔ ثابت۔ ایک جائے آیا ہے
اَوْ كَرُّنَا إِلَى الْاَرْضِ كَمَا اَنْبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ
کیا وہ زمین کو نہیں دیکھتے کہ اس میں کس قدر ہم نے قسم قسم کی
چیزیں آگائی ہیں۔ ان ارشادوں کے کلمہ زوج میں حضرت
انسان بھی شامل ہیں۔ اب مولانا کی مثنوی کے اشعار پر غور
فرمایا جائے کہ حضرت کی ضمیر تمام انسانوں کی طرف ہے یا فقط

آدم علیہ السلام کی طرف راجع ہے۔ کلام پاک میں حق تعالیٰ کا جوار
 ہے وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا اوس نے بنایا تمکو طرح طرح سے
 علمائے ان اطوار کو صلب پدر اور رحم مادر لطفہ مضغہ علقہ عظام
 وغیرہ سے تاویل فرمایا ہے اور شنوی شریف کے چوتھے
 دفتر کے آخرین مولانا روم اطوار یعنی اقسام خلقت آدمی کی پیدائش
 میں اور استحالات اور انتقالات وجود اور پھر رجوع کرنا طرف
 اصل کے مصرح بیان فرماتے ہیں۔ سر بروں آرد دلش از بحر
 اول و آخر بہ بند چشم باز فرماتے ہیں یہ کیا دریا سے راز
 دیکھو تم اپنے اول اور آخر کو آنکھیں کھولو کہ تم کہاں تھے اور
 کہاں آئے آئندہ اول باقلیم جاد بہ واز جادی در باقی اوفتاد
 پہلے آئے اقلیم جاد سے اور اس زمین کو اقلیم اس لئے فرماتے
 ہیں کہ برسوں اس بڑی اقلیم میں ہماری رو و بدل رہی اسکا حال
 آئندہ کے بیان سے معلوم ہوگا۔ اس کے بعد ہم اقلیم جاد سے
 اقلیم نبات میں آئے اور آپ اس عالم نبات کو بھی اقلیم ارشاد
 فرماتے ہیں کس لئے کہ یہ عالم بھی ایک بسیط عالم ہی ہوگا اس

عالم میں بھی سالہا سال بسر کرنا پڑا اور اس عالم نبات میں ہموایا سا کہا
جما د میں رہ کر آنے کا کچھ حال یاد نہ رہا۔ معلوم کرو جب ہم جماد میں تھے
سالہا سال عناصرون میں رد و بدل ہوتے رہے اور جب نبات
میں آئے وہ رد و بدل یاد نہ رہا۔ بقول مولانا سے روم

سالہا اندر نباتی عمر کرد | از جمادی یادناورد از نبرد

اسکے بعد فرماتے ہیں۔ ۵ و از نباتی چون بچو ان وفاد

نامدش حال نباتی ہیج یاد۔ جب ہم نبات تھے اوس نبات

کو حیوان نے کہا لیا اب اس عالم میں نبات سے کچھ خبر نہ رہی
کہ ہم کون تھے مگر ایک بات ہر استحالے میں باقی رہتی ہے وہ کیا ہے
جب نبات تھے تو ہمارا میل ہمیشہ اپنے اصل جماد کے طرف تھا
کہ کب ہم فنا ہو جائیں اور اپنا اصل جو زمین ہے اس سے لجاؤں
بمصدق کُلِّ شَيْءٍ يُرْجَعُ اِلٰی اَصْلِهِ کے بعد جب حیوان
میں آئے تب بھی وہی میلان باقی رہا کہ اپنے اصل کے طرف
چلے جائیں جیسا کہ مولانا فرماتے ہیں ۵ جز ہاں میلے کہ دارد
سو یہ آگن ۶ خاصہ دو وقت بہار ضمیران ۷ اور حیوان کے
اکنتم کاغذ ہوا کیا سن ۱۱

دو اصل ٹھہرے۔ ایک اصل نبات اور دوسری اصل زمین یہی سبب ہے کہ پرند اور چرند صحرا اور گیارہ سبز کے اور درختوں کے عاشق ہیں اور بلبل گل کا فریفتہ ہے اور بعد فنا کے دوسرے اصل یعنی زمین سے جاملتے ہیں اور زمین کے ہمرنگ ہو جاتے۔ مگر عالم حیات میں اپنے اصل کی طرف میلان رہنے کے سوا اور کچھ حال قدیم یاد نہیں رکھتے اسپر مولانا ایک مثال فرماتے ہیں۔ ہچو میل کو دکان بامادران و سر میل خود نداند در لبان و تمثیل

سالاہامردیکہ در شہرے بود	یک زمان کش چشم در خواہے رود
شہر دیگر بنیاد پر نیک و بد	ہیچ دریادش نیاید شہر خود
کہ من استجا بودہ ام این شہر نو	نیت آن من درینجا یم گرو
بل چنان داند کہ خود پیوستہ او	ہم درین شہر ش بود ابداع و خو
چند تربت از مودعی خواب را	خواب دنیا را ہمان بین زابتلا

اگر ان اطوار متذکرہ کو حضرت آدم کے طرف لجاؤ تو کہاں پہونکتا؟
 آدم علیہ السلام جادے سے نبات میں کب آئے فقط خاک ہی کے
 قالب میں روح پہونکی گئی پس یہ کلمہ انسانوں کا بیان ہے۔ اور

بعد اس جگے مولانا فرماتے ہیں۔

باز از حیوان سوا انسانیش	می کشد آن خاندن کہ دانیش
ہمچنین اقلیم تا تسلیم رفت	تا سنا بکنون ماقبل و دانا و زنت
عقلها سے اولینش یاد نیست	ہم ازین غفلش تحول کر غیبت

حقیقت میں انسان کو پہلے کیا تھا یہ کہاں یاد ہے اور پہر آئندہ
عالم برزخ میں یہ بھی عقل باقی نہ رہیگی پہر دوسری جا مولانا فرماتے ہیں

از جادوی مردم و نامی شدم	داز نما مردم بجیوان پر ز دم
مردم از حیوان و آدم شدم	پس چہ ترسم کہ ز مردان کم شدم
حملہ دیگر بمیرم از بشر	تا برآرم بر ملا یک پر و سر
بار دیگر از ملک قسربان شوم	انچہ اندر وہم ناید آن شوم
پس عدم گردم چون ارغنون	گویدم انا الکیء راجعون
اور صاحب گلشن باز فرماتے ہیں۔	بدان اول کہ تا چون گشت موجود
کہ تا انسان کامل گشت مولود	در طوارح جادوی بود پیدا
پس از روح اصنافی گشت دانا	اور شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں
بنی آدم اعضای یکدیگر اند	کہ در آفرینش ز یک جوہر اند

جس طرح ابوالبشر حضرت آدم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حق تعالیٰ نے خاک سے بنایا اسی طرح ہر کو بھی ارشاد ہوتا ہے تمہیں بھی اوسمی جو ہر خاک کا لباس پہنایا گیا اور یہ خلقتِ ناکِ حقیقی ہے پھر مجاز کے اوٹ میں کیوں چھینا۔ حضرت مولانا قرآن کا مغربیان فرماتے ہیں آگے چل کر ان اطوار کا بھی ثبوت آیت شریف سے دیا جائیگا۔ اور ان سب اطوار کا مفصل حوالہ جاننے کے لئے مولانا کا پورا علم حاصل کرنا ضرور ہے اور یہاں بطور نمونہ کے کچھ لکھا جاتا ہے

پہلے جماد کا بیان

حق تعالیٰ کا ارشاد ہے تمام انسانوں کی ابتدا قسم قسم کی مٹیوں سے ہے چنانچہ تراب یعنی مٹی طین یعنی کچڑ طین لاؤب یعنی چکنی مٹی صلصال یعنی سخت مٹی فخار یعنی سفال حمامسون یعنی بودار کچڑ۔ ان تمامی مٹیوں سے انسانوں کی ابتدا ہونے کا ہم پر اثبوت دیتے ہیں پہلے زمین کا شتمہ حال معلوم کر لیں کیونکہ ہم ہم سب کی ماوراء اول ہے اس بیان کے ضمن میں کچھ نکات بھی بیان کئے جائینگے اس کے ملاحظہ سے ناظرین یہ خیال کریں کہ

زبان پر انہیں چار قسم کے عنصر کو ذکر چلا آنا سے یعنی نار۔ بار۔ آب۔
 خاک۔ ہم بھی عام تقسیم کے لئے اونہیں ہمار کو قائم کرتے ہیں جیسا
 مولانا فرماتے ہیں **۱۔** توازن روزیکہ درست آری ہوا آتش
 یا خاک یا بادی بدی ہر چند کہ اور بھی صاحب تفاسیر جاد سے
 نبات یعنی غلہ پیدا ہو کر سقیم رابع کے بعد تولید لطفہ ہوتا کر کے
 لکھے ہیں مگر ایسا عام فہم مصرح کسی نے نہ لکھا۔ بقول سعدی
 شاعران بسیار گفته شعر نای نیک **۲۔** کس گفته همچو شعر سیرجہین دوالی

نظامی

زگرمی و سردی و از خشک و تر **۱۔** سرشتے باندازہ یک دیگر
 فرض کرو ہم چار عنصر جب زمین میں ہیں اپنی اصلی ہیئت پر ہیں
 اور جب نبات کی صورت میں گہانس وغیرہ ہو کر زمین سے اوپر
 آتے اون کی ہیئت دوسری ہو جاتی اور سوقت وہ نباتی عنصر
 کہلاتے اور پھر وہ سبزہ مر جا کر یا خشک ہو کر زمین پر گر جاتا
 پھر وہ خاک ہو کر عنصر اپنے اصل سے مل جاتے اور سوقت اپنی اصلی
 ہیئت پر آ جاتے ہیں اور انکی مثال کے لئے یہ نقشے بنائے گئے

اور یہیں ناریکھانہ بن جائے گا۔ یہ ناریکھانہ بن جائے گا۔
 یہ چاروں سمتوں میں ناریکھانہ بن جائے گا۔ یہ چاروں سمتوں میں
 یہاں اون کے نام الگ ہو گئے۔

پہلا نقشہ

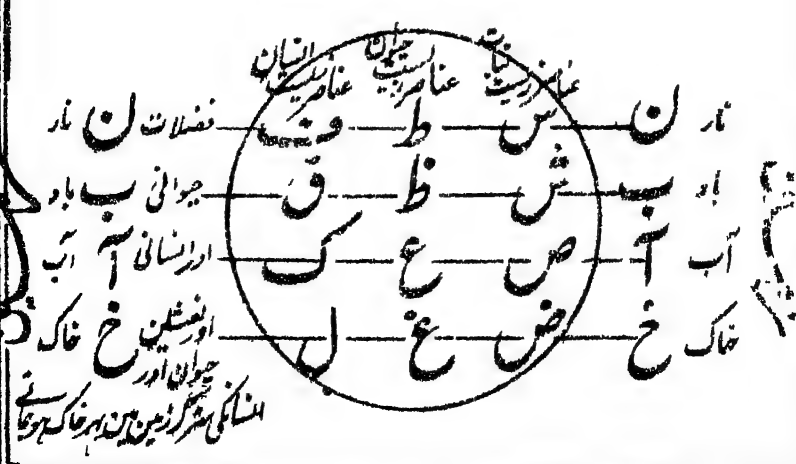


حیوانات کے معدون میں یہ قوت نہیں ہے کہ زمین سے وہ
 عناصر جذب کر کے اپنی غذا کر لیں اس لئے حقیقتاً نے
 زمین کے اور ان کے درمیان نبات کا واسطہ رکھا ہے جب
 حیوان نبات کو کھا لیتا ہے وہ ہضم ہو کر خون بن کر وہی عنصر
 تیسری شکل پیدا کرتے ہیں اور یہاں اون کے نام الگ ٹھہرے
 اور پہرہ مرکز سر کر خاک ہو کر اپنے اصل سے مل جاتے۔

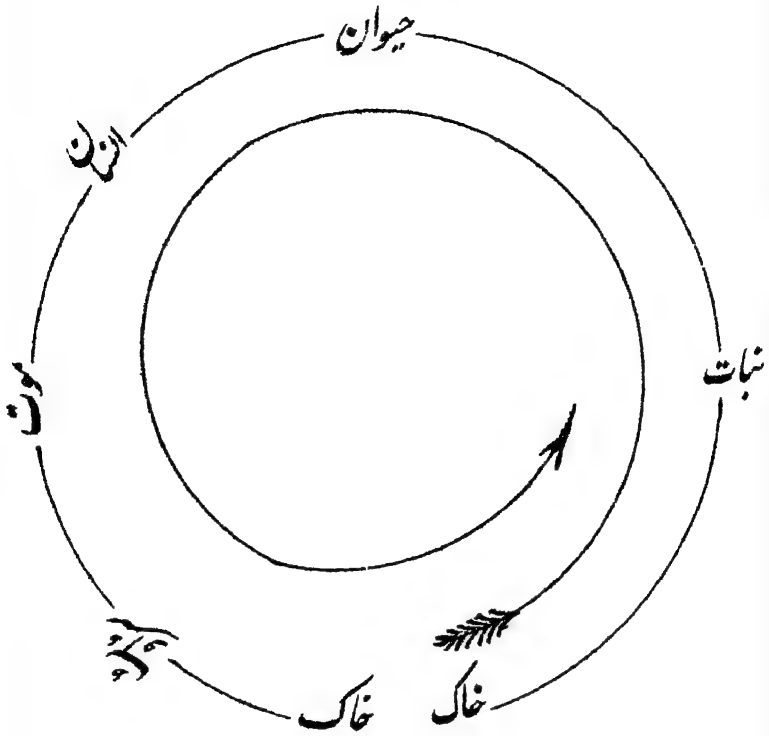


بہ حیوان کا گوشت انسان نے کھایا وہ مفہم ہو کر وہی عنصر
انسان کے جسم میں آجاتے اس لئے یہاں اول کے نام
الک رسکونہ رگئے من بعد وہ بھی مرکز سٹر کر یہ خاک میں جاتے۔

تیسرا نقش



چوتھا نقشہ



یہ تیر کی علامت دو تسلسل بتلانے کیلئے ہے
 اس دو تسلسل کے ایک دو مثالین معلوم کریں تاکہ بخوبی سمجھ میں آجائے
 اور پھر اس پر ہزار مثالین بنائیے سکتے ہیں۔ فرض کرو زمین سے
 گھاس اوگا او سکو بکری نے کہا پاؤں خلاصہ زمین کا جنکو عناصر کہتے ہیں
 وہ تبدیل پا کر جو اس گھاس میں آگئے تھے پھر اس میں تبدیل ہو کر

اوس بکری مین آئے اور اُس بکری کا گوشت آدمی نے کھایا وہ عناصر
 اوس آدمی مین آگئے اور اوس آدمی کے فضلات زمین پر گرے
 اور اُن سے کھیت کی زمین کو طاقت ہوئی اور اوس مین خرفہ
 چوکہ بگین وغیرہ ترکاریاں اور ساگ بہا جی بوئے گئے پھر دوسرے
 آدمیوں نے وہ کھایا وہ عناصر پھر اودن آدمیوں مین آئے پھر
 انکا فضلہ دمان مٹری مین دیا گیا اودن کے عناصر ون کے قوت سے
 دمان تیار ہوئے اوس کے چانول کسی شخص نے کھائے وہ عناصر
 اوس مین آگئے اور وہ مر گیا اوس کو زمین مین دفنا دئے اور وہ
 سڑ گیا اور اوس کے مزار پر سبز گھاس اودگا اوس کے عناصر اوس
 گھاس مین آئے اوس گھاس کو بکری نے کھایا اوس بکری کو
 بھیڑے نے کھایا اور وہ بھیڑیا مر کر سڑ گیا اوسکا گوشت کیڑے
 مکوڑے کھائے اودن کیڑوں کو مرغ نے کھایا اور اوس مرغ کو
 نیولے نے کھایا وہ نیولا مر گیا تو اوسکو کسی میوے کے درخت
 کی پیڑ مین طاقت کے لئے دفنائے اور اوسکا میوہ بڑباغل نے
 کھایا وہ مر کر سڑ کر کیڑے ہو گئے اودن کیڑوں کو پرندوں نے

کھایا اور اون پر ندون کو انسان نے کہا یا وہ عناصر چھ انسان بنیں
 آگئے۔ اسپر ارشاد ہوتا ہے **ہفت صد و ہفتاد** قالب
 دیدہ ام **۶** ہجو سبزہ بار بار روئیدہ ام **۷** یہ مراد ہفت صد سے
 کثرت ہے کہ یہ عناصر سیکڑوں وجود کے شامل رہے ہیں
 اور ہمیشہ گیاه سبز کے طرح روئیدگی ہوتی رہی۔ الحاصل نباتات
 حیوانات اور انسان خاک سے بنتے اور پھر خاک میں جا کر خاک
 ہو جاتے تا قیامت یہی چکر ہے۔ مگر روح ہر شخص کی علیحدہ ہے
 جہاں وہ شخص فوت ہوا روح اس کی حکم الہی سے جہاں اسکا کن
 ہے فرشتے وہاں پہنچا دیتے ہیں اور قیامت تک اسکو
 پھر کوئی دوسرا قالب نصیب نہیں ہوتا جس طرح کہ ہنود کا
 اعتقاد ہے روح دوسرا جنم لیتی ہے جسکو تاسخ کہتے ہیں یہ غلط
 ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہے کہ وہ پروردگار دانا اور علیم ہے یہ
 سب کچھ ہو جایا کرے مگر روز حشر پھر ہر ایک کی خاک سے ہر
 بشر کو زندہ کرنے پر قادر ہے مگر اس خاک کی ہیئت دوسری
 ہوگی واللہ اعلم بالصواب جیسا کہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے

قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْأَرْضُ مِنْهُمْ وَعِنْدَنَا كِتَابٌ حَفِيفٌ ۝ يَسْئَلُ
 ہم پانے ہیں وہ چیز جو کہ کم کر دیتی ہے زمین اور زمین سے
 گوشت پوست ہڈی وغیرہ مرنے کے بعد اور ہمارے پاس
 ہے کتاب نگاہ رکھنے والی یعنی تمام ابدان کے متغیر ہو کر خاک
 ہو جانے کی تفصیل نام بنام لوح محفوظ پر لکھی ہوئی ہے پہر فنا کے
 بعد وہ سب موجود کر دیں گے۔ بتیان میں لکھا ہے حَقَّقَانِ
 ایک فرشتہ بھیجتا ہے جہاں بندہ دفن ہوگا حکم ہوتا ہی اور جگہ
 کی تھوڑی خاک اوٹھا لاؤ وہ فرشتہ خاک اٹھا لاتا ہے اور
 نطفہ جو اس کے وجود اور ہستی کا مادہ ہے اس پر وہ خاک
 ڈال دیتا ہے اور وہ بچہ نطفہ اور مٹی سے پیدا ہوتا ہی یہ جناب
 مٹی اور نطفہ دونوں سے خلقت ہونے کو یوں ثابت کرتے
 ناظرین ہماری خاک میں اور بھی کیا کیا صفتیں ہیں معلوم کریں جناب
 آدم علیہ السلام سے لیکر بیان تک کیا کیا آوارگیان پیش آئیں
 ہماری گرد کہان کہان نہیں سمجھی کہیں تو سرسہ کے ساتھ ملکر اہل بصر کی
 آنکھوں میں لگتی ہے اور کہیں ہوا کے ساتھ ملکر پانی سے جالقی

اور بادشاہوں کے پہنچنے میں آتی ہے اور کبھی غبارِ بکر جواہر کے
ساتھ ٹلتی ہے اور کبھی غلاطت اور فضلات اور کہاؤں کے ساتھ
ملکر کہیت میں گرتی ہے اور اسی ضمن کے چند اشعار یہاں تحریر کیے
مناسب معلوم ہوا۔

مثنوی

<p>حالِ ادس جسمِ پاک کا سُننے کر رہا تھا میں ایک روز بچا کیون یہ زاری ہی آج کیا ہوں جس سفر کا نہ کچھ ہکانا ہے گور ہے جسکی منزلِ اول اسی منزل کے دُور سے دل ہی کبیا بیکسی دیکھ رہے دل بیکل دوستواں سکوٹن کے کیجے غور ہنیں برداشتِ مجھکو گرمی کی چھوڑتی ہی نہیں کسی کو قضا ڈرنا دیرانے سے ہی دل میرا</p>	<p>ناز و نعت سے پالتے ہیں جسے دل پہ چھائی تھی میرے غم کی گٹا پوچھا احباب نے ہی کس کا غم میں کہا مجھکو دُور جانا ہے یوں تو لاکھوں ہی کوسں ہی وہ محل حال آگے کا کیا کہے بیتاب لحہ ستان طرف گیا تھا نخل میرا حال اور وہاں کا حال کراؤ دھوپ ہی وہاں طیش ہی اور گرمی ایک دن وان ضرور ہے جانا پر خطرِ ق و دق ہی وہ صحرا</p>
--	---

بیان بجز تو شک آتا خائب
 اوڑھے منہ پہ ہین رضا کی کبھی
 قبر میں ہوتی ہی بڑی تنگی
 کنکروں کی زمین کا ہے بستر
 چو طرف سے دہان ہی بند ہوا
 بے چراغ آتا ہے نہ مجھ کو خواب
 سانپ بچھو کوڑے کیڑے تمام
 دھوپ سے قبرین تپتی ہین ساری
 دور کیونکر اثر ہو گرمی کا
 اور کثرت سے جبکہ مینہ برسے
 نقش کیچڑ میں ہو دے بوسیدہ
 دوست ہمایہ وان جو دھونڈو
 شہر خاموشان ہی جو بستی ہے
 حسرتوں والے سارے سو قہمیں
 مال و زر کی کسی کوتاہی ارمان

اس مصیبت میں حال کیا ہو گا
 جان گھبرائی جاتی ہے اپنی
 تنگ جا مجھ کو خوش ہنہیں آتی
 پاشٹے ہین سلون کو سینے پر
 کس طرح سونا ہو گا ایسی جا
 اُس اندھیری میں کیوں رہے بیتاب
 رہتے ہین وان رہیگا کیوں آرام
 وان کرے کوں کی غمخواری
 خاک کا بھی جہان نہو پنکھا
 قبرین بھرتی ہین ساری پانی
 گلے سڑنے سوا ہنہیں چارہ
 لاشوں سے سب بھری ہوئی زمین
 بیکیسی قبروں پر برستی ہے
 یاد کر اپنا حال روتے ہین
 آل و اولاد کا کوئی خوانمان

کوئی عاشق کسی پری رو کا
 تھا حسین کوئی کوئی تھا گرو
 تھے کسی گل کے چاند سے رخصا
 چاند شرماتا جن کے کپڑوں سے
 جنگی ہی ملکی ہے نہ جا ہی ہے
 کرو فر ہے نہ حشمت و دولت
 جس طرف گئے ہی صدا بکا
 عمل بد پر اپنے ہونا شاد
 ہیج دنیا میں پھرای رب غفور
 حال اونکا تھا جو بیان کیا
 جنکے سالم ہیں سنگ بست فرا
 خستگی دیکھ تو ٹی قبروں کی
 نہ کفن ہے نہ لاش ہے اندر
 کوئی جا استخوان بھی باقی نہیں
 کوئی جا خاک بھی نہ آئی نظیر

کوئی زلف دو تا کا ہر گشت
 رشک نبل کیسے تھے گیسو
 جان دیتے تھے لاکھوں عاشق نڈا
 منہ کفن مین لپیٹے ہیں سوتے
 قبر تاریک ہے تباہی ہے
 یاس ہی اور الم ہی اور حسرت
 حسرتا و مصیبتا کی صدا
 حق تعالیٰ سے کرتے ہیں فریاد
 اب نہوگا عباد توں میں مقصود
 جنکا پردہ ابھی نہ فاش ہو
 حال اندر کا جاسنے وہ ستار
 وحشت قلب ہو گئی دوانی
 ریزہ ریزہ ہیں ہڈیاں گہل کر
 خاک ہی حسرتوں بھری غمگین
 لیگی ہے ہوا اڑنا کے کہ ہر

اُڑ رہی ہے ہوا میں لیلِ نہا
 گردِ کوئی بنی مدینے کی
 موجوں میں پہنچی جاکناروں پر
 کوئی پانی میں کوئی دلدل میں
 ہل پہل لکھوں قبروں پر کئی با
 کہین برتن بنائے اس سے کہا
 کوئی ہی آبدست کا لوٹا
 مندرون میں بٹھا کے پوجا کی
 آدمی کیا ہے اک تماشہ ہی
 مانڈی بنکر کوئی جلے ہر روز
 اوگی ہندی بھی اونکی مٹی سے
 کی یہ بلبلی سے بُرا لم تکرار

بعض قبروں کی مٹی بنکے عبا ر
 کوئی مکے میں جا عبا ر بنی
 کوئی دریا میں پانی سے ملکر
 شہر میں کوئی کوئی جنگل میں
 گھر بنے توٹ کر ہزاروں مزا
 کہین اس خاک سے بنے دیوا
 کوئی کاسہ بنا ہے سائل کا
 دیو کی شکل میں بنا کوئی
 کہین اطفال کا کھلونا ہے
 عود سوز اور کوئی عنبر سوز
 ہاتھ جکے حنائی تھے گورے
 کسی مٹی سے پھولا لالہ زار

غزل

عشاق کی مٹی ہوں گرفتار بلا ہوں
 گواہ مہکتا ہوا گلشن میں کھلا ہوں

بنبل جو میں گل بنکے گلستاغین کھلا ہوں
 گلہ خاک تھا اک لاش کی کاہر ہوں

کھڑا تھا کہ لاش کی کھوپڑی پر وہی
 کیا خاک تھیں ان تر کی کھوپڑی پر وہی خاک
 کیا خاک تھیں ان تر کی کھوپڑی پر وہی خاک
 کیا خاک تھیں ان تر کی کھوپڑی پر وہی خاک
 کیا خاک تھیں ان تر کی کھوپڑی پر وہی خاک
 کیا خاک تھیں ان تر کی کھوپڑی پر وہی خاک
 کیا خاک تھیں ان تر کی کھوپڑی پر وہی خاک
 کیا خاک تھیں ان تر کی کھوپڑی پر وہی خاک
 کیا خاک تھیں ان تر کی کھوپڑی پر وہی خاک
 کیا خاک تھیں ان تر کی کھوپڑی پر وہی خاک

ناز سے چلتے ہیں زمین پر ہم
 ہوں چھین آگہیں نازینوں کی

گریج کسی آج پر یہ کانا ہوں
 وہیں کے اگر آج میں سہری گندہ ہوں
 ہوا کی آج کے یہ کانا ہوں
 آج کے ہوش کی چادر میں ہوں
 جس وقت سے میں خود گل خسار بنا ہوں
 تھا اور سے کچھ اور تو کچھ اور ہوں
 اس وقت سے گواہ میں کم یا نہ ہوں
 آج کہاں آج کے ہاں نہیں ہوں
 گلزار میں آج میں شاخوں پر چڑھوں
 دریاؤں میں قطرات بھی بن کر ہوں
 اب گرہ میں رہنے کو بھی پابند ہوں
 اب وقت کا مہر ہو تو ابد کا صبا ہوں
 پہلے تھا میں کیا چہرہ آخر کو میں کیا ہوں

کچھ خبر بہت کہ کیا ہے زیر قدم
 جیسے عاشق تھے مرتے لاکھوں ہی

مرتے تھے جھکو دیکھہ عاشق زار	گلرخون کے ہزار دن ہین خسار
ہی خمیر اوس میں خونِ مظلومان	رنگ مٹی کا مسخ ہی جو عیان
دیدہ انتظار کی ہے یہ خاک	آرزو مندوں کے دل غمناک
علم توحید کے خزینے ہین	عالم اور مافطون کے سینے ہین
لاکھوں عشاق کے ہین دل پال	دیکھو مٹی کرو نہ اس کو خیال
دل جلوں کے جگر کی مٹی ہے	کنوے کنوے شر کی مٹی ہے
خاک بن کر پڑے ہین ہر ہر جا	سب غریب و امیر شاہ و گدا
اڑ ہے پھرتی ہے لیکے صبح و شام	جب بھی تقدیر لینے دے آرام
ٹھو کروں میں ہی آج خاک اُنکی	دام عشاق حبس کی کاکل تھی
دُر دندان ہین یہ حسینوں کے	لعل لب ہین یہ نازنینوں کے
فاش مت کر یہ پردہ دہنے دے	بس کراوی و شگیر چھوڑ اسے

پہلے ہم لکھ چکے ہین کہ گنا اس سے شکر اپنے میں لیتا ہے اور بچنا
 زہر اسی میں سے اپنے میں لیتا ہے اقسام کے رنگ زمین
 میں ہین اور بہت قسم کے پھول زمین سے ایسے رنگ اپنے میں
 لیتے ہین کہ اون سے رنگیز رنگ کا کام نکالتے اور پچاس ہزار

پھولوں کے اندر کے باریک ایشیوں سے اور دیرینہ عطران
 جمع کی جاتی ہے جو کئی قسم کے الوان نعمت ہی اور دواؤں کے
 بھی رنگ دینے کے کام آتی ہے۔ اور خوشبو کے پھول زمین
 سے خوشبو اپنے مین لیتے اور عطاران سے عطر نکالتے ہیں
 نیم اور چراغ وغیرہ تلخی زمین سے اپنے مین جذب کرتے ہیں اور
 انسان کے لئے دوا ہی امتاس اور بیج جلاب حب سلاطین وغیرہ
 کے درخت جلاب کا اثر زمین سے اپنے مین لیتے ہیں اور اطبا
 ان سے سہل کا کام لیتے اور طرح طرح کے میوؤں کے درخت
 زمین سے اقسام کے ذائقہ اپنے مین لیتے اور وہ ذائقے
 اون میوؤں کے کہانے سے انسان کو حاصل ہوتے فلزات
 سونا چاندی لوہا پیتل فولاد جس تا بنا کتھیل وغیرہ اشیاء معدنی
 تمام زمین سے نکلتے اور لعل یا قوت نیلم کپراج لیشب فیروزہ بلو
 وغیرہ سب زمین سے نکالے جاتے اور بعض اشیاء زمین میں
 کیمیائی تبدیل ہو کر صورت بدلتے ہیں جیسے پارہ سے شجر
 بنتا ہے۔ سالہا سال سے انسان ہر شے کی دریافت میں متوجہ ہیں

اور جان۔ چکے سنجے کہ ہم نے دنیا کی ہر شے سے واقف ہو چکے
تسبیح یہ ارشاد ہوتا ہے سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا
مِمَّا تَنْبِتُ الْأَرْضُ وَمِنَ أَنْفُسِهِمْ رِجَالٌ لَا يُلْمُؤْنَ بِهِ اس سے
ظاہر ہے کہ انہی بہت پرشیدہ ہیں۔ حق تعالیٰ کلام پاک میں ارشاد
فرماتا ہے يٰۤاَيُّهَا الَّذِي اسْبَغَا لَهُمْ حَسَنَتٍ ۝ یعنی جو مرد سب سے
کام کرتے ہیں اللہ تعالیٰ بدلہ لے گا ہے بڑا بیان انکی بہانیوں سے
اسکا متونہ بیان موجود ہے یہ تو جانتے ہیں جب گھوڑوں کا
فضلہ یعنی آخر بہینوں کو بکشت کہلاتے توڑے عرصہ میں
وہ آخر بد لکرو وہ بجاتا پہلے ناپاک تھا اب پاک ہو گیا۔ بہا جی
ترکاری خریرے وغیرہ چرکین میں بوتے اوس چرکین کے
عناصر اوس میں اگر روئیدگی ہوتی اور وہ انسانوں کے کھانے
میں آتی یہ اول نجس شے تھی اب پاک ہو گئی۔ جتنے طلال چارپایہ
اور پرند چرکین کھاتے وہ جز بدن ہو کر اوسکا گوشت بنتا
اور انسان وہ گوشت کھاتا اونٹ کے پیشاب اور بیگنیوں سے
اور انسانوں کے فضلہ سے نوسا گرینا یا جاتا اور وہ انسان کے

کھانے میں آتا۔ جب یہ طاقت بکھارآمد نہیں ہے تو پھر جامِ مِیو
 سیوڈن کے درختوں کے جڑ ہیں کہو ذکر زمین میں مرے ہو
 گھولنس وغیرہ کیوں دیتے ہم اسپر جناب مولانا کی معتبر مثال بیان
 کرتے ہیں قولہ تعالیٰ کلی شیء حی من الماء جب ہم نے بد الخلق کا حال
 لکھا انکا سبب حیات جو باران ہے اوسکا ذکر یہاں ضرور تھا۔ زمین
 اور نبات و حیوان کا زندہ ہونا اسیکا باعث ہی۔ بارش کے مقد
 میں جو آیات قرآنی ہیں نا فہمی سے فلاسفہ اسکے منکر ہیں۔ وہ یہ
 کہتے ہیں اچھا اور غلیظ اور نجس پانی اور بول اور اموات کے
 سٹراوٹ کے رطوبات ابخرات بنکر آفتاب کی حرارت سے اڑتے
 ہیں۔ لاش کا حال یہ ہے اگر ایک پلہ وزن اوسکا ہو اور اوسکو
 چند ماہ خشک کریں تو تخمیناً پانچ سیر خشک مادہ باقی رہ جائیگا اور باقی
 رطوبات گرمی سے اڑ جائیگی کلہم ابخرات مذکور آخر ایک حدیث میں
 تک پہنچ کر سرد ہوا سے ملنے کے بسبب پھر قطرات بن کر ٹپک جائے
 اسکو بارش کہتے ہیں۔ اور وہ تمام نجاست دور ہو جاتی پانی
 بارش کا پاک ہے اور اگر ایسا نہ ہوتا قدیم پانی باقی رہ کر نیا برس سال

برسا کرے تو دو سال میں دنیا ڈوب جائیگی۔ اسکو انہوں نے
ایک زمانے کی عادت مقرر کی اور اس ترکیب کو مسبب گردانا۔
اور دوسرے عام خاص کے دو فریق ہیں ایک اہل فریق بہ سمجھے
ہوے ہیں کہ برسات ہر سال آسمانوں سے سوراخ ہو کر برستا ہے۔
اسکا جواب فلاسفہ یہہ دیتے ہیں بڑے بڑے پہاڑ جیسے ہمالیہ
شملہ نیلگرنی وغیرہ ان کی بلندی پر کھڑے رہو دیکھو ابر نیچے بارش
برساتا ہے اور تم اوس کے اوپر کے پہاڑ پر کھڑے ہو اگر آسمان سے
بارش آتی تو پہلے تپہ برستی اور بعد نیچے برستی۔ علمائے دین اور
صوفیہ محققین برابر اسکا فیصلہ کئے اور فرماتے ہیں کہ آسمان سے مراد بلندی
سے یعنی بارش بلندی سے برستی اور مولانا بھی سماک یعنی بلندی
سے مراد لئے ہیں اور ہر سال جنس پانی ابخر سے ہنکر برستا ہے
اور نجاست طہارت کے ساتھ بدل دیتا ہے۔ اور او سپر بحر حست
کی تائید ہوتی وہ ترکیب جو بیان کی گئی وہ سبب ہی اور حق تعالیٰ
اسکا مسبب ہی حضرت مولانا مثنوی کے پانچویں دفتر میں فرماتے ہیں

تا پیدا نرا کند از خشت پاک
ماہی

ابر بہر آن بیار د از سماک
بلندی

آب چون بیکار گردد و شد نجس
 حق بیروشی باز در بحر صواب
 سال دیگر آمد او دامن کشتن
 من نجس زینجا شدم پاک آدم
 این بیایید اسے پلیدان سوئی
 در پذیرم جمله زشتیت را
 چون شوم آلوده باز آنجا روم
 دلق چهر کین برکنم آنجا ز سر
 کار او نیست و کار من بهین
 گر نبودے این پلید یہاں
 کیسہای زربد و زیدہ است او
 تا بریزد بر گیاه رستہ
 تا بگیرد بر سر او حال دار
 صد ہزاران وار داند روی نہا
 جان ہر درد و دل ہر دانہ

تا چون خند آب باز در درخت
 آب شستش از کرم آن آب آب
 ہین کجا جوستہ بدیاسی خوشا
 بہتیم خلعت سو خاک آدم
 کہ گرفت از غمی زوان خوشی
 چون ملک پاک ہم غصیت را
 سوی اصل وصل پاکیہا شوم
 خلعت پاکم و ہر بار رگر
 عالم آراست رب العالمین
 کی بدے این بار نامہ آب را
 سیر و دجیان مفلس سو بسو
 تا بشوید روی ہر ناسفہ
 کشتی بے دست و پا را و بسو
 زانکہ دارد زو بروید در جہا
 سیر و دور جو چو داور خانہ

تنگانِ خاک را از وی خورش

ہچو نہ اندر زمین خیسہ شود

اچنہ داوی دادم و ماندم گدا

امی شہ سرمایہ دہ ^{اس سے زیادہ} ہل من مزید

ہمتو خورشید آب بالا برکشش

تا رساند سوی بحر بجدش

کو غسل تیر گہیا ہی شاست

زویتیمانِ زمین را پرورش

چو نہ نماند مایہ اشس تیرہ شود

نائلہ از باطن برآرد از خدا

ریختنم سرمایہ بر پاک و پلید

ابر را گوید بہر جامی خوشش

راہ نامی مختلف میراندش

خود غرض زمین آب جان اولیا

حقیقت میں بحر رحمت جو کہ ان انجرات کو تائید دیکر پاک و طاہر

بناتا ہے اگر وہ بلند ہی پر لیجا کر اوسکی بجاست دور کر تا تو اوس بجات

کے رہنے کی گنجائش او پر کھان ہے اس لئے وہ بحر رحمت ہیقت

فرما کر یہ میں سے پاک و صاف کر کے ابر کے وساطت چار سو پہرا

کر جہان حکم رب ہو و مان برساتا ہے اور اوس پانی کی جو بجاست

تھی او سکوزمین اپنے میں لے لیتی ہے کیونکہ زمین اوس کا بھی

ملجا و ماوی ہے پہر مولانا فرماتے ہیں **۵** اسی ز غفلت از سبب تو

بیخبر بہ بندہ اسباب شمس تو خربہ چشم بکشا بسبب را نگرہ تا شوی

فارغ نہ اسباب نظر ۴۔ یہ حق تعالیٰ نے جس قدر اقسام کے مٹیوں
 انسان کی ابتدا کرنے کا ذکر قرآن شریف میں فرمایا ہے اپنے
 اپنے قیاسوں سے سفید، سبز، سیاہ، گھبراہٹیں زمین سے آدم
 علیہ السلام کے قالب کے بنائے گئے۔ لئے خاک لائی گئی تھی اور
 تمام قسم کے مٹیوں موجود تھیں۔ دوسرے دن سے کھا ایسا نہیں بلکہ
 ایک ہی قسم کے خاک پر یہ تمام درجہ سطح کے گئے یعنی وہ خاک
 پہلے خشک تھی بعد اس میں بانی لایا گیا تو کچر بنا اور جس سے بد خمیر
 اور سج کے بعد خشک ہوئی پھر کوئہ کے خاک کے پھر ہو گئی۔ اور جسے
 جو ثبوت کلام انسانوں کی رہا خاک سے واسطہ نبات کے دیا کہ
 اسکی نفیس آسمان سے سب زمینوں پر اور سب قسم کی مٹیوں پر رخت
 ہوتے ہیں بودا کچر میں دھان اور دھیر ہوتے ہیں رگڑ کی
 کالی زمین میں گیہوں اور چھاجوار وغیرہ ہوتے اور ہر قسم کے زمین
 میوہ جات کے جوار ہوتے شریف اور آم کے درخت سخت
 تر ہو کر در کوہ کر وہ بخیر زمین پر ہوتے ہیں اور اینٹوں اور تھیلوں
 کی بندھنا تر نہ بھی درخت ہوتے ہیں پرورش و بلوب ہوا سے ہی

اسی پر مولانا فرماتے ہیں آمدہ اول باقلیم جماد ۶ و از جمادی در نہا
 اوقاد ۶ اور بعض مفسرین جماد سے نطفہ مراد لیتے ہیں اور نبات
 علقہ اور مضغہ مراد لیتے ہیں اس قیاس میں مولانا کی مثنوی کا مطلب
 فرت ہو جاتا ہے کس لئے کہ مولانا فرماتے ہیں جب کسی شے کا ایک
 مرتبہ سے دوسرے مرتبہ میں بدل ہوتا ہے تو اوس کا میلان پھر
 اپنے اصل کی طرف رہتا ہے جیسا کہ نبات کا میلان جماد جو اوس کا
 اصل ہے اوس کے طرف رہتا کہ کب میں اس ہستی موہوم سے رہائی
 پاؤں کہ پھر اپنی اصل جو جماد ہے اوس کے ساتھ واصل ہو جاؤں
 اور اسی دلیل کی تمثیل خارج میں بھی دیکھی جاتی ہے کہ درخت گر کر
 خشک ہو کر خاک ہو جاتے اور اگر نطفے کو جماد سمجھیں علقہ اور مضغہ
 نبات ہے تو کیا علقہ کو آرزو تھی کہ میں فنا ہو کر پھر نطفہ بن جاؤں نہ
 تو یہ نظیر کہیں خارج میں پائی جاتی ہے اور نہ حسب فرمودہ مولانا
 سالہا سال انکو قیام ہے اور نہ انکو اقلیم سے تشبیہ دیا جاسکتی ہے
 اور ایسی مثالوں کے کہنے کی مغز خراشی سے مولانا کو سلوک میں کیا نتیجہ
 نکل سکتا ہے۔ اور وہ مفسرین یہ بھی فرماتے ہیں جنہیں کہ عقل از لہ

عطا ہوئے تک درجہ حیوانات میں سمجھا جاتا ہے پس عقل انسانی
 عطا ہوئی پر اسکی کم بختی ہے کہ یہ حیوان بن جانے کے طرف سیل
 او سکا رہے۔ زمین ہر وقت کشش کرتی ہے کہ انسان کے جسم کے
 اجزاء عنصری متفرق ہو جائیں اور اپنے میں شامل ہو جائیں مگر
 جان اسکی محافظ ہے اور اقسام کے علتیں جسم میں حوادث زمانہ
 پیدا ہوتے اور اسے بھی جان بچاتی ہے اور جان چاہتی ہے کہ
 جان جانان سے جاملے مگر اسکو اجل مقرری تک قید خانہ تن کا
 روک رکھتا ہے اور جب جان چلی جاتی ہے اس وقت جسم مرد کو
 سٹرانے والے اجزا سٹرا دیتے ہیں اور عناصر اپنے اپنے عنصر
 کو کھینچ کر اپنے میں ملا لیتے ہیں۔ و فقر سوم میں مولانا کیا فرماتے ہیں

ترک جان گو سوی ما آہچو درد
 بہ کزان تن و ابری دین ہو پری
 گر چہ ہیچون تو ز سحران خستہ ام
 کاسے تری باز آ ز غربت پیش
 کہ ز ناری راہ اصل خویش گیر

خاک گوید خاک تن را باز گرد
 جنس مائی پیش ما ولی تری
 گوید آری لیکہ من پابستہ ام
 تری تن را بجویسند آب و
 گرمی تن را ہی خواہد اشبیر
 کرہ آتش

هست هفتاد و دو علت در بدن
 علت آید تا به نزا گسلد
 چار مرغ اند این عنایه است
 پای شان از بهار چون باز کرد
 جذب این اسلها این فرعها
 تا که این ترکیب بار بر درو
 حکمت حق مانع آید زین عجب
 گوید ای اجزا اهل شهو نیست
 چونکه هر جزوی بگوید اتفاق
 جان جان جان را بخواند نیز هم
 چونکه جان را این ندا آید بگوش
 گوید ای اجزای پست فرشیم
 میل تن در سبزه آب روان
 میل جان اندر حیات و در حیات
 میل جان در حکمت است و در علوم

از کشتن شش ماهی عنایه است
 تا عنایه هر کس را و احسان
 مرگ در تجویز علت پاکش
 هر جزوی در بهار و بهار کرد
 هر جزوی در بهار و بهار کرد
 مرغ هر جزوی با صل خود پر
 جمع شان دارد بصحت تا اهل
 پر زدن پیش از اهل تان نیست
 چون بود جان عزیز اند فراق
 که با ای بند وزین سو نه قدم
 ز اشتیاق حق رهنیز عقل و دین
 غریبت من تلخ تر من عرشیم
 زان بود که اصل او آمد از ان
 زانکه جان لا مکان اهل است
 میل تن در بهار باغ و در کرم

آدمی حیوان نباتی و جماد | ہر مرادی عاشق ہر بے مراد

از دست پر خیم

ای سبدل کرد خاک کی را بزر	خاک دیگر را نموده بوالبشر
کار تو تبدیل واعیان عطا	کار ما سہو است و نسیان خطا
ایکہ خاک شورہ را تو نان کنی	دیکہ نان مردہ را تو جان کنی
ایکہ خاک تیرہ را تو جان دہی	عقل و حس را روزی ایمان ہی
شکر از نئے میوہ از چوب آوری	از منی مردہ بت خوب آوری
گل ز گل صفوت ز دل پید کنی	پتہ را بخششی ضیا نور دشنی
می کنی جزو زمین را آسمان	می فزائی در زمین از اختران
قلب اعیانست اکسیر محیط	اعمال فخر قہ تن سبب محیط
تو از ان روزیکہ در ہست آدمی	آتش یا خاک یا بادی بدی
گر دوران حالت ترا بوسے بقا	کے رسیدے مر ترا این ارتقا
از سبدل ہستی اول نماند	ہستی دیگر بجائے او نشاند
ہچنین تا صد ہزاران ہست ما	بعد یکہ گیر دوم بہ زابتدا
آن سبدل ہن وسایط را بجان	کز وسایط دور کردی اصل آن

ایرہ بقا انا از قانا یافتی	از قنا پس رو چہ را بر یافتی
زان قنا چہ زیان بود کہ تا	بر بقا جفسیدہ ای بے نوا
چون دوم از اولینست بہتر است	پس قنا جونی و مبدل را پرست
صد ہزاران حشر دیدی ای عنود	تا کنون ہر لحظہ از بدو وجود
از جہادی بے خبر سوسی نما	و از ناسوسی حیات و ابتلا
باز سوسی عقل و تمیزات خوش	باز سوسی خارج این پنج و شش

پروردگار عالم نے ہمیں خاک سے بنایا ہے تو تنگ و عار کیا ہی
خود جدا مجد خاک سے بنے اور تمامی انبیاء اور اولیاء زمین میں تشہیف
لے گئے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا جسم المہر مصلحت
زمین کو سونپا گیا۔ اور زمین جو سبکی مادر اول ہے اسکی قدر جب معلوم
ہوتی ہے کہ اسکے آغوش میں جا کر سوتے ہیں اسکی خوشنودی پر دیگر
کی اطاعت میں ہی پھر اوس شخص کو بڑے آرام سے سلاتی ہے جو
مطیع ہے اور نافرمانوں کو اسمٰئیل ایسا فشار ہوتا ہے کہ ادھر کے
پہیلیاں اُدھر نکل آتی ہیں افسوس ہے کہ ہم اشرف المخلوقات کہلے گئے
تمام اشیاء کو حقارت سے نظر کرنے لگے اوس خالق کی حکمت اور

صفت کے طرف بہت کم لوگ ہیں جو توبہ فرماتے ہوں اس میں
 کے جدا یوں کا حال نباتات سے پوچھنا چاہئے جیسا کہ مولانا ارشاد
 فرماتے ہیں ۛ بشنوا نے چون حکایت می کند ۛ وزیر اینها
 سخايت می کند ہر ترجمہ منظر سے یوں حکایت کرتی ہیں اور جدا
 سخايت کرتی ہے ۛ حضرات صوفیہ یہاں فرسے مراد عارف
 کامل لیتے ہیں کیونکہ یہ حضرات ماسوا اللہ سے اپنے کو پاک رکھتے ہیں
 مگر مجازی معنی سے لغوی اور حقیقی معنی لین تو اس سے بھی وہ مراد نکال
 ہے یعنی فرسے مراد وہی کلمہ نباتات ہیں وہ چراہنی اصل یعنی زمین
 سے جدا ہر سے ہیں اور کن فارقہ کی سخايت کرتے ہیں ۛ

کر نستان تا مرا بیریدہ اند	از نظیرم مردوزن نالیدہ اند
در ترجمہ جب کی ہی کات کر نیچ جدا	جسکے منہ لگتی ہے روتی ہر سدا
حاصل یہ کہ فی کہتی ہے مجھے جنگل سے کات لاکر مجھ سے بجاتے ہیں	میری آواز سے مردوزن روتے ہیں میری آواز سے پروردہ
جو کلکتی ہے یہی ہے جو کہ میں اپنی جدا یوں کی سخايت کرتی ہوں	سینہ خواہم شرمہ شرمہ از فراق
تا بگویم شرح درد اشتیاق	

یعنی اگر میری محرم راز کوئی ملجا تو شرح دروشتیاق اوس سے بیان کرو

ہر کسے کو دور ماند ز اصل خویش | باز جوید روزگار وصل خویش

ترجمہ میری اصل خاک ہی میں اوی اپنی اصل کو تلاش کرتی ہوں جب میرا وقت آجائے گا تو فنا ہو کر اوس خاک سے جو میری اصل ہے جا ملو گی۔ صوفیہ فرماتے ہیں اصل تو ذات باری ہے فی اپنا اصل خاک کو کیسے ٹھہراتی ہے اسکا جواب یہ ہے کہ یہ تو انسان ذوی العقول کا کام ہے یہ فی ذوی العقول سے نہیں ہے فقط انسان جو ذوی العقول کی فرد کامل ہی اوسکو اس تمثیل سے عبرت لینا مدعا ہے

انچہ فی میگوید اندرین دو باب | فاش گر گویم جهان گرد و خراب

مولانا خود عارف کامل ہیں کیون نہیں ارشاد فرماتے کہ میں جو بیان بیان کرتا ہوں اگر کہے کہے بیان کروں تو جہان خراب ہو جائیگی پھر فی کے طرف کیون اشارہ فرماتے ہیں اب معلوم کرنا چاہئے فی دو باب بیان کرتی ہے ایک باب تو یہ ہے کہ وہ کہتی ہے اگر میری اصل کو دیکھو تو جادہ ہے اور جاد کی اصل امثال ارواح سما واحدیت سے لیکر وحدت احدیت آخری ظلمات میں منتہی ہوتا ہے

یہ معلوم ہو جائے تو بہت سے ہمدوست کے دعوہین خنقہ سرا
 نہ رکھینگے۔ اور دوسرا باب یہ ہے کہ انسان مجھ سے دو طور سے
 پیدا کئے گئے ایک طور بواسطہ اور ایک طور بلا واسطہ۔ بلا واسطہ
 اس طرح پیدا کئے جاتے ہیں کہ جہاں کسی نے میرے برگ و ثمر اور
 سیری شیرنی کہا لی وہ ہضم ہوئی اور اس کا خون بن گیا اور اس خون
 سے نطفہ بنا اور اس نطفہ سے بچہ بنتا اور بواسطہ اس طرح بپا کئے جاتے
 ہیں کہ جب مجھے حیوان نے کہا لیا اور ہضم ہو کر اس سے خون کی
 تولید ہوئی تو اس سے گوشت وغیرہ بنتے ہیں اور اس کو انسان
 کہا لیا اور اس کے ہضم کے بعد خون بنتا اور خون سے نطفہ
 بنتا اور اس نطفہ سے بچہ بنتا ہے۔ اس لئے تو کہتی ہے اگر اس کو
 کھلا ہوا بیان کروں تو عوام نا سمجھی کے باعث خراب ہو جائینگے اور
 اس پروردگار کی خالقیت کے قائل نہ رہ کر اسی نبی کو فاعل حقیقی
 سمجھینگے اور ہمارے اس بیان سے وحدۃ الوجود کا سبب بھی ہٹا
 سمجھ میں آسکتا ہے بقول جامی علیہ الرحمہ ہر شے وہی ہے
 بخدا غیر خدا اور وہ جہاں جبریت ہے کہ بجز وہم و گمان نام و نشان چنری

نادر کا یہ غیرتش غیر درجہ نگذاشت و لاجرم عین جملہ شیا شد
 سو نہ اسے بچوئی رہے و تریاقی کہ دید و بچوئی و ساز و ستاقتی کہ دید
 نازنین سے زہرون کو اپنے بین لیتی رہے۔ سن سے ہزار نام
 حلقہ آگے نکلے ہیں اور تریاق زمین سے بھی فی لاتی ہے جس
 کل عالم فیضیاریہ ہے۔ پس معلوم ہوا دنیا میں کوئی شے بیکار نہیں ہے

نباتات کا بیان

یہ انسان کی ماور دوم ہے حضرت انسان اس اقلیم بھی سال با سال
 رہ کر آئے ہیں اور اس اقلیم کا بھی دنیا میں بڑا پہلا واسطہ ہے۔ سو نہ اس
 فرماستے ہیں سالہا اندر نباتی عمر کر دے از جادوی یاد ناورد از
 بنرد و از روی حکمت کے نص قرآن سے ثابت ہے کہ نباتات سے
 زوج زوج ہیں۔ پھول سے نر کا مادہ اوس مقام پر گرتا ہے جو مقام
 بمنزلہ اناث کے ہر دونوں مادے ذکور اور اناث کے ہوتے
 سے شریعتاً اور عہدہ دون مائین ایک ہی درخت میں ہوا کرتے ہیں
 اور انہیں درخت نر مادہ الگ الگ بھی ہیں چنانچہ کجور کا درخت نر
 الگ مادہ الگ کہی ایسا ہوتا ہے، خربے کے من میں ہوا سے نر جھا

کے باریک نطفے مادہ جھاڑ کے اوس مقام پر جو بجاسے رحم کے
 ہی گر جا کر ٹھہر پید ہوتے اور اکثر زنانہ نر کے چول لاکر مادہ درخت
 کے اوس مقام پر ڈالتے اور اس کام کو عربیہ لوگ خوب جانتے ہیں
 اور اگر کوئی مادہ درخت اکیلے سے تو چھوٹے کھجور لگنے کی جگہ سے
 دور اور اقسام نباتات کے بے انتہا ہین نر ہونے کے الگ ہین
 پہلیاں ہونے کے جدا زمین میں گھرے ہوئے ہوتے الگ الگ
 لگانے سے درخت ہونے کے الگ خود جھاڑوں کی پیڑ سے بچے
 ہونے کے الگ پتے زمین میں لگانے سے جھاڑ ہونے کے
 الگ ہر ہر نوع کے درخت کے خاندان الگ پیدا ہونے کے
 الگ اور ہر ہر گھلنے پھولنے کے موسم قمر ہین اور شمسی
 کے درخت کے پتے ہاتھ لگانے سے سمت جاتے اور درخت
 بھی شب کو سوتے ہین چنانچہ پیل کے پتے شب کا وقت ایلے ہو جاتے
 ہین اور سورج کا پھول آفتاب کے رخ پر پلٹتا ہڑے ہڑے جھاڑ
 کے ٹرہین بڑی بڑی دور جا کر اپنی پردریش کا مادہ زمین سے
 جذب کرتے ہین پتے جھاڑوں کے تنفس کے لئے ہین اور

بھاڑ۔ نو اگر صاف کرتے ہیں حیوان اور انسان کے تنفس کی ہوا
 کا سم بھاڑوں کے لئے غذا ہے شبیکہ وقت بھاڑوں کو تنفس
 ہوتا اور اس نئی تنفس کی ہوا تیار سے لئے مسرت بخش ہے
 اسی لئے علما کہتے ہیں شبیکہ وقت بھاڑوں کے نیچے نہ سونا
 اور بھاڑوں سے غلے سے گھانس سے جو جو فائدے حیوان اور
 انسان حاصل کرتے ظاہر ہے اون کے بیان کی چندان حجت
 نہیں۔ اوسے حکیم نے نبات کے انواع کو کس کس حکمت سے زمین
 پر پیدا کیا ہے ان کے تخم ہوا کے وسیلہ سے اور بعض تخم کو ہلکے
 ہلکے پر لگا کر اور بعض تخم پر روئی کی طرح باریک ریشتہ جٹاؤ بڈیان
 کہتے لگا کر ہوا کے ذریعہ سے کوسوں اڑا کر پہنچا دیتا ہے وہ تخم
 وٹان جا کر روئیدگی کرتے ہیں۔ بعض شرمایم کہا کر دوسری جا
 جا کر فسلہ ڈالتے اوس سے نبات کی روئیدگی ہوتی اور بعض پڑھ کر
 ادبچے اوسچے عمارتوں پر اور بلند درختوں پر پھال کرتے و ان وہ
 رخت پیدا ہوتے اونکا میوہ پرنڈ کھاتے وہ پرنڈ انسان کی غذا
 ہو کر اوس سے لطف بنتا۔ پھر اوس لطف سے بچہ بنتا ہے۔

انمٹتی نہ رہتے بعض وقت انسان کی بنیاد بغیر وسیلہ نبات کے
 بھی ہوتی ہے۔ قولہ تعالیٰ اللہُ مُخَلِّقُ مَا يَشَاءُ وہ جیسا چاہتا ہے
 پیدا کرتا ہے اسیر خیال کیا جاسکتا ہے یعنی اقسام کرم کیچڑ سے وغیرہ
 زمین سے بغیر وسیلہ نبات کے اپنی غذا کرتے اور مٹی کے
 عناصر اُمنین آجاتے اور اوس کیچڑ سے کو مچھلی کہاتی اور اوس مچھلی
 کو آبی جانور مرغابی جگلہ وغیرہ کہاتے پھر اوس پرند کا گوشت انسان
 کے کھانے میں آتا پھر اوس کا خون نیکر اوس خون سے نطفہ نباتا سمین نبات
 واسطہ نہیں رہتا علیٰ ہذا تیر ٹیر وغیرہ دیکھتے پرورش پا کر انسان کہان میں آتے ہیں اس
 نطفہ نباتا۔ حیوانات کا بیان

اس اقلیم میں بھی انسان سیر کر کے آتے ہیں بقول مولانا

وز نباتی چون بجوان اوقتا د	نامدش حال نباتی پیچ یا د
----------------------------	--------------------------

حیوانات کے اقسام بہت ہیں حشر الارض سے لیکر پرند بہا ایم
 درند وغیرہ ہزار اقسام ہیں اب تک حکما نے پرندوں کے پانچ ہزار
 قسم ثابت کئے ہیں جو جانور بچے دینے والے ہیں اور نکاتفس ہوا
 کا ہے اور انکی حرارت غریزی گرم ہے اور ان کے دھن

پیار خانے ہیں پوشش ان کے جسم کی بالوں سے اور مسکن ان کا
 زمین ہے۔ اور پرند انڈے دیتے اور کتا تنفس ہوا کا اور حرارت
 غریزی گرم ہے ان کے دل میں بھی ہوا خانے ہیں ان کے
 جسم کی پوشش پروٹینی ہے اور رہنے کا مقام ہوا میں یعنی درختوں پر
 تیسری قسم وہ ہیں جو انڈے دیتے ہیں جیسے مینڈک سانپ وغیرہ
 ان کے دل میں تین خانے ہیں حرارت غریزی سرد ہے تنفس
 ہوا سے پوشش انکی جسم میں کہیلیاں اور بعض میں نہین۔ چوتھے
 پانی میں رہنے والے یعنی مچھلیاں وغیرہ انکا تنفس پانی سے ہے
 ان کے دل میں دو ہونے ہیں انکی حرارت غریزی سرد اور جسم
 کی پوشش کہیلون سے ہے۔ حیوانی اشیاء سے اکثر انسانوں کے
 کھانے میں آتی ہے سو معلوم کیا چاہئے گوشت۔ کلیجی۔ پیٹ۔ دل
 بھیجہ۔ سر۔ پائے۔ گردے۔ کہیری۔ او جڑی۔ اور گھی دودھ بالائی
 مسک۔ انڈے۔ مچھلی جھینگے وغیرہ۔ اور قوم نصرانی کے یہاں مینڈک
 گھونگے۔ سیپیان۔ کوڑیاں وغیرہ کھم جاندار جانور کھانا درست ہے۔
 انہیں شیا کے ہضم سے خون بنکر اس خون سے نطفہ بنتا ہے۔

انسان کا بیان

جب ہم قالب حیوان سے انسان میں اسے بقول اللہ

باز از حیوان سوئے انما نش	می کشد آن خائے که دیش
---------------------------	-----------------------

صفت انسان کی یہ ہے کہ یہ انسان اللہ تعالیٰ کا تہذیب ہے اور

فرشتوں کا سمجھو جب کہ ہر انسان میں حقیقتاً ہے کہ وہ لکھا کر مہتا

بنی آدم فرمایا ترجمہ البتہ بنی آدم کو ہم نے عزت دی۔ ذات میں

جسم میں صورت میں اوصاف میں علم میں کل مخلوقات پر عزت

اور حدیث نبوی میں اسکی نسبت من عرف نفسه فقد عرف

ربه آیا ہے۔ اس حدیث پر صوفیہ کا اتفاق ہے کہ جس نے

اپنے نفس کو پہچانا واقعی اس نے اپنے رب کو پہچانا۔ اس

مضمون کو تفصیل سے بیان کرنے کا موقع اس کتاب میں نہیں

اور انسان اشرف المخلوقات بھی کہلایا اس میں علمائے طواہر

اسکی علمی شرافت اور معرفت بیان فرماتے ہیں۔ اور صوفیہ اسکی

معرفت حقیقی بیان فرماتے ہیں یہاں حکیمانہ طور سے اسکی شرافت

بیان کی جاتی ہے۔ انسان استقامت القامت ہے اور اس تمام

شرفِ حق تعالیٰ ہے۔ سو اسے انسان کہے اور کسی حیوان کو نہیں
 ایک تو یہ کہ بیانیہ درندے شیر و غیرہ انسان کستہ ہوتے ہیں
 سے ڈرتے اور بھاگتے اور اکثر اس پر حملہ نہیں کرتے ہیں۔ دوم
 انسان کے دو ماتھے ہیں دو پاؤں ہیں اور دوسرے حیوانوں کے
 چاروں پاؤں ہیں انسان کا کام دو پاؤں سے چلتا ہے اور
 دو ماتھے سے تمام دنیا وی کاروبار کرتا ہے اور تمام صنعتیں
 بھی دو ماتھے سے ہوتے ہیں۔ تیسرا یہ کہ انسان بیہوش ہوتا ہے
 اور تمام حیوانوں میں کسیکو سینگ ہیں کسیکو ناخن کسیکو دانت
 دوسرے پر ضرب کرنے کے لئے اور اپنی حفاظت و نگرانی کیلئے
 ہیں اور انسان بے ہتھیار ہے لیکن آدمِ عقل کے سبب سے
 حیوانات پر غالب آتا ہے چوتھا انسان کا پوست نرم ہے اس لئے
 اسکو سردی اور گرمی اور بارش اور دھوپ وغیرہ کی برداشت
 نہیں ہوتی اور دوسرے حیوانات کے پوست سخت ہیں اور اکثر کو
 بال ہوتے ہیں اس سبب سے ان کو سب موسموں کی برداشت
 ہے اور سببِ حق تعالیٰ جلّ جلالہ تعقل عنایت کرنے کے انسان قہام

لباس و مخرو سے اپنے جسم کا بچاؤ کر لیتا ہے پانچواں یہ کہ انسان
 کی بصارت دوسرے پر ذروں سے تیز بین گرھینک اور
 دور بین کے درجہ سے اپنی غالب آتا اور اس کے بصارت
 میں جو جو باتیں امتیاز کی رکھی گئی ہیں وہ بجا رہے حیرانوں کو کہاں
 نصیب - چٹا یہ کہ انسان میں چھترے کا حصہ کم ہے از رحیہ آتا
 میں زیادہ ہے جیسا شیر کی آنکھوں کے برستے اور ناک اور
 منہ اور جیڑا وغیرہ بڑے بڑے ہوتے اور سر چھوٹا ہوتا ہے
 اور انسان میں چہرے سے سر بڑا ہوتا جس میں دماغی فوٹین
 رہتیں - ساقوان یہ کہ انسان کا چہرہ کھوپڑی کے نیچے ہے
 اور حیوان میں رو برو رہتا اس لئے کہ اس میں عقل انسانی ہے
 اور وہ انسان کے دماغ سے تعلق رکھتی غرض اس قسم کے تمام
 بیان حکمت سے متعلق ہیں اس کتاب میں اس کے تفصیل کی گنجائش
 نہیں - جو لوگ نجس نطفہ سے اپنی بنیاد ہی سمجھتے او کی تہمید
 خالق ارض و سموات نے عرش و کرسی لوح و قلم عور و غلمان ملا
 وغیرہ نوری خلقت پیدا کی اور - اپنے کلام مقدس میں کہیں اپنی

پیدا کرنے کی شان ان الفاظ سے نہیں فرمائی جیسا کہ اس خاک
 کے پتہ کو بنا کر ارشاد فرمایا فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ
 پس ایسی حسین اور اشرف خلقت اپنے اصل کو جو نطفے سے ہی
 نجس سمجھیں اور اپنی پرورش خون حیض سے تصور کریں جو نجس
 یہم بہت ہی افسوس کا مقام ہے اور یہ بھی ظاہر ہے جسکی مہل
 نجس ہو وہ پھر کسی طرح سے پاک نہیں ہو سکتا اور اگر یہ بات
 کوئی شخص اپنی کسر نفسی کے سبب سے کہتا ہے تو وہ بھی بری
 ہے کس لئے کہ ناکارہ کتر غایز خاکسار عاصی گنہگار جو چاہے
 آدمی اپنے کو کہہ لے مگر باوجود حق تعالیٰ کے پاک پیدا کرنے کے
 اپنے کو نجس کہہ لینا محض کفران نعمت ہے۔ اور اس ربُّ
 العزت نے تمام قرآن شریف میں کہیں نجس ارشاد نہ فرمایا فقط
 ما دہین فرمایا ہی مہین ایک چھوٹی باریک اور حقیر شے کو
 کہتے ہیں کس لئے کہ نطفے کی مقدار بہت ہی چھوٹی ہی نطفے کی
 طہارت اور خون حیض سے بچہ پرورش ہونے کا بیان
 آگے آئیگا۔

نطفہ کا بیان

پہلے تو ارشاد الہی ہوا کہ آدمی کی ابتدا سنی سے ہی جس کا مختصر بیان کیا گیا۔ اس کے بعد فرمایا پھر ابتدا نطفہ سے ہے اس لئے نطفہ کا حال معلوم کیا چاہئے کہ نطفہ کہاں سے آتا ہے غذا سے خون پیدا ہو کر اس خون سے نطفہ بنتا ہے مگر نطفہ کس جگہ بنتا اور اس کے بننے کی رو کیسی اور عورت کے رحم میں کیونکر پہنچتا ہے اس کو فہم میں لانا چاہئے۔ اور اس بیان کے سمجھنے میں غور و تامل چاہئے جب کہین سمجھ میں آئیگا اور یہ بات آیت قرآنی کے مطابق ہے قولہ تعالیٰ مِنْ مَّاءٍ دَافِقٍ يُخْرِجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ۔ اس آیت شریف میں فقہاء سے مباحثے رہے مگر جبکہ شکوک باقی ہیں فقہا انسان کی قیاسی تشریح پر تفاسیر وغیرہ میں لکھتے ہیں مرد کی منی اور اس کے صلب کی ہڈیوں کے سوراخ سے اخیل کی را سے خارج ہوتی ہے اور عورت کی منی ترایب یعنی عورت کے سینے کی ہڈی کے سوراخ سے رحم میں پونچ کر وہاں مرد کے

مٹی سے ملکر جل قرار پاتا ہے۔ نکما۔ سے قیام جنہوں نے قبوس
 تشریح پر ہی تھی وہ تو اس کے قابل تھے اور جنہوں نے تحقیقات
 سے تشریح کو جانچا تھا وہ تب بھی اعتراض کرتے تھے یہاں پہنچ
 قدیم تفاسیر میں اسکا ذکر ہی۔ اور حکماءے حال کہتے ہیں لاکھوں
 مرد سے پیر کر دیئے اور زندوں کو بھی موقع پر پیر کر دیکھا جاتا ہے
 نہ کسی مرد کے صلب کی استخوان میں مٹی گزرنے کا راستہ نظر آیا
 اور نہ کسی عورت کے سینے کی ٹہنی میں کہیں سوراخ نظر آیا۔ ہستے
 آنکھوں سے بھی دیکھا اور خرد بنوں کے ذریعے سے بھی تلاش
 کیا حالانکہ اندون وہ باریک خرد بین جو بعض مشہور ملکوں
 میں ہین جو پانی کے ایک قطرے میں پچاس کروڑ کیرے جن سے
 نظر آتے ہین کیا وہ نالیان اون سے بھی چھوٹی ہین جو نظر نہ آتیں
 اس عاجز نے جو کچھ متغیر ناشی کی ہے وہ ملاحظہ ہو پہلے تو مرد اور
 عورت دونوں کی اس میں شامل رہنے کی تمغہ میں نہیں اگر سلب
 ترائب دونوں کی ضمیر فقط مرد ہی کی طرف راجع ہو تو کیا نہیں ہو
 اور کیا یہ دونوں باتیں عورت پر ہی ہوں تو غیر ممکن ہے۔ اور مرد

کے صلب میں سے اور عورت کے تراپ میں سے ہونے کا معنی
 کہاں سے نکلتا ہے وہ تو بین کا لفظ ارشاد ہوتا ہے بین تو دو کے
 درمیان بی جگہ کو کہتے ہیں یعنی روم شام کے مابین یا دہلی آگرہ کے
 مابین یا بلخ بخارا کے مابین اس لئے بعض علمائے اسکا ترجمہ بھی کیا ہے
 کہ گھنی ہے چھاتی اور پٹیہ کے درمیان سے جیسا کہ حق تعالیٰ دوسری
 جگہ ارشاد فرماتا ہے مِنْ بَيْنِ قَرْيَتَيْنِ وَدَمَّ لَبَنًا خَالِصًا يَافَا
 لِلشَّارِبِينَ۔ یعنی گوبر اور خون کے درمیان میں سے دودھ
 خالص مزیدار پینے والوں کے لئے ہم نکالتے ہیں۔

اور بعض مفسرین مثل صاحب تفسیر جمل اور صاحب تفسیر کبیر قائل ہیں
 صلب اور ترائب دونوں مرد کے واسطے ہیں۔ امام فخر الدین رازی
 صاحب تفسیر کبیر نے بعد رد و قدح کے اسکا فیصلہ یہ کیا ہے کہ ترائب
 تریب کی جمع ہے اور تریب اون باریک شعبہ عصبی کا نام ہے جس سے
 کلکرائٹن کی باریک نالیوں میں آخر ہوتے وہ نالیان انٹین کے
 پیچ در پیچ ایسے ہیں کہ اگر اون کو ایک دوسرے سے لے جوڑیں تو دو میل
 سے زیادہ لمبی درازی ہو جائیگی اور ان نالیوں میں وہ ترائب داخل

ہوستے ہیں اس سے بھی تراشب عورت کے سینے کی ہڈی تہا
 نہین ہوتی۔ اور وہ ہڈیاں بھی جو مفسرین بیان کرتے ہیں بعض تو
 سینے کے دریا کی ہڈی کا نام تراشب بتاتے اور بعض مانس کی
 ہڈی کے نیچے دونوں طرف۔ کے استخوان بتاتے ہیں۔ اور بعض
 مفسرین مثل ابو سعود آدمی کے خود سنی کے نالیوں کو جو انشین
 میں ہیں انہیں کا نام تراشب لکھتے ہیں۔

تفسیر روح المعانی میں مکی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
 روایت کی ہے انسان کی انگلیں صلب دماغ دل جگر قلب ہاتھ
 پاؤں یہ سب تراشب ہیں اور اسی تفسیر میں قتادہ اور خواجہ حسن
 بصری رضی اللہ عنہما سے حدیث ہے کہ تراشب عورت مرد دونوں
 کو ہے۔ ابن جبیر فرماتے ہیں تراشب اعصاب کے باریک
 شاخو کھانام ہے اس مختلف بیان سے وہ بات جو مرد کے صلب
 کے سوراخ سے اور عورت کی تراشب کی ہڈی کے سوراخ سے
 منی کا خارج ہونا بیان کیا جاتا ہے ثابت ہوا آخر اسکی پیدائش کے
 قند و دانشین ہی قرار پائے۔

مرد کی منی کا بیان

مرد کے انتین مین منی خون سے پیدا ہوتی احتلام یا بمبستری کی وقت
 آگے تناسل کے سوراخ سے اخراج پاتی ہے اسکی ترکیب یہ ہے
 کہ مرد کے انتین مین ہزار ٹا پچھدہ نالیان ہین اور وہ نالیان آخر پر
 دو بڑے تقسیم مین منقسم ہو کر عضو تناسل کے دونوں بازو سے
 کوہے کے استخوان پر سے سخت بافت مین سوراخ بنا کر شکم کے
 اندر داخل ہوتے پھر وہی سوراخ مین ہین جن مین سے سن طفلی
 مین تخم فوطہ اندر سے باہر نکلتے اور اگر وہ سوراخ تنگ رہا تو کوئی
 ایک تخم اندر بھی رہ جاتا ہے اور اگر یہ سوراخ کو دینے سے یہی
 اور سبب سے کشادہ ہو جائیو آنتین شکم سے باہر ہو کر تخم فوطہ پر
 آجاتین جب کو فوق کہتے ہین غرض وہ نالیان شانہ کے پیچھے سے
 نیچے اگر ا حلیل یعنی مجاری بول مین دونوں طرف کھلتی اور اون مقام
 پر منی کے ٹھہراؤ کو دو غدود رہتے بطور خزانہ کے اور اون نالیوں
 کے منہ پر دو ڈاکن رہتے ضرورت کی وقت اون سے منی اخراج
 پاتی اور پھر بند ہو جاتی اور ہر وقت کے شوق و ذوق اور عورتوں

کے ساتھ اختلاط رکھنے سے خون کا رجوع اوس جاسے زیادہ
ہوتے ہوتے وہ سرپوش کھلے رہتے ایسوں کو جریان منی کا عارض
ہو جاتا جو ایک شہور مرض ہے۔ مرد کی منی کے ایک قطرہ میں
ہزار ٹا جاذا رنطفے رہتے ہیں اگر انکو آئینہ پر ڈالکر خرد میں سے
دیکھیں تو لاکھوں ذمی روح نطفے دوڑتے نظر آتے اور وہ اسی
حال میں چوبیس گھنٹہ تک زندہ رہ سکتے ہیں اور اگر وہ منی باہر نکلے
اور عورت کے رحم میں جاوے تو اس سے بہت عرصہ زاید تک
زندہ رہتے ہیں۔ مقدار انکی خشخاش کے دانے کا دسواں حصہ ہے
یہ زندہ نطفے مرد کی منی میں بکثرت اس لئے رکھے گئے ہیں کہ
یہ بجائے تخم کے ہیں جس زمین میں چاہے ڈال دئے جائیں
تانس کی ترقی کا موجب ہو اور منی کو جسم سے گدا کرکنا اوس
شخص کے اختیار میں نہیں ہے نالیوں کی عضلاتی بافت کی اینٹاؤ
سے وہ خود بخود اپنے زور سے کود کر نکلتی ہے اگر مرد کو دافق
کہیں تو بھی بجا نہیں کس لئے کہ مرد اوس فعل کا فاعل ہے جب وہ
فعل دافق اپنے تکمیل کو پہنچتا ہے اُس رجل فاعل سے بھی وہ رک

نہیں سکتا۔ پس یہ سب اختیار ہی فعل ہے۔ اور ماننا ہے خواہ میں چاہوں
 شے بلا اوس شخص کے ارادہ کے خارج ہو تو ایسے صورتوں سے
 مرد اسکا وفاق نہیں ہو سکتا۔ تو یہ عصبیہ البتہ ان میں فوت ہے مگر
 بذاتہ یہ بھی اپنی ذات سے اوس منی کو کہاں اخراج کر سکتے اسکا حکم
 عضلات پر ہے پس اس صورت میں اعصاب بھی فاعل نہیں ہو سکتے
 رہے عضلات ان کو ہم نالیوں کے جوابدہ ہے انہوں نے مجازاً
 تک ہیں اونکو اینا تے۔ یں البتہ یہ وفاق ہو سکتے ہیں مگر انکا بھی
 وفاق کہاں تک فقط فرج میں منی پہنچا ہے تک۔ اور فرج سے فم مجام
 مبہل اور رحم عنق رحم اور جوف رحم اور قاذنین ان تمام مقاموں میں
 بلا کسی تاخیر کے خود بخود وہ منی جھین کہ زندہ جانور ہو جو وہ پہنچتی ہے
 اس صورت میں یہ فعل وفاق ذات منی سے متعلق رہا اور اس مقام
 پر اسکو وفاق کہیں تو یہ بھی ہو سکتا ہے اور اسی لئے قرآن شریف
 میں ما وفاق آیا ہے مفسرین وفاق کو مفعول کی معنی میں مدفوق
 کہتے ہیں۔ اس مقام پر تھوڑا بیان عورت کی منی کا کر کے پھر
 مرد کی منی کا حال لکھا جائیگا۔

عورت کی منی کا بیان

بعض مفسرین فرماتے ہیں عورت کو منی ہوتی نہیں۔ مگر بعض مفسرین کہتے ایسا کہنے سے حدیث کے خلاف ہو جائیگا۔ عورت کی منی کے حال میں اگلون نے بہت قیاس لکھے۔ میں اس میں اعتراض کر کے جھگڑے نہیں مول لیتا میں اور انکی تحقیقات لکھتا ہوں جنہوں نے لاکھوں مردوں اور زندے چیرے اور کاٹ کاٹ کر تحقیق کئے۔ سمجھا چاہئے جیسا کہ لکھتے ہیں عِنْدَ شَكْوَى قِلَادَةٍ فَقَدْ وَهَوْنِي النِّسَاءُ الْكَثْرُ۔ یہی حال ہی عورات کی اندام نہانی میں مثل مردوں کے مذی کے غدودن کے غدود ہوتے ہیں اور اس سے بہتری کے وقت بہت یا تھوڑا پانی نکلتا ہے اس میں بھی انکا ایک خط ہے اور انکی منی بھی پانی ہوا انکا انزال بھی یہی مائیت ہے اور مثل مرد کے خواب میں بعض عورات کو احتلام سا ہو کر وہی رطوبت خارج ہوتی یہ تمام مطالب موافق حدیث کے ہیں اور موافق حکمت کے مگر انکی رطوبت جو کچھ خارج ہوتی ہے اس میں نطفہ کچھ بننے کا نہیں رہتا کیونکہ اگر مثل مردوں کے تخم کے عورتوں

کو نطفہ کثیر ہر وقت اوس رطوبت کے ساتھ شامل رہتے تو یہ کہان
 بویا کرتین یہ تخم تمام بیکار جاتا اس لئے کہ یہ فعل جث ہے اور فہرہ
 بعید۔ کیونکہ اناث کے ارحام بمنزلہ زمین کے ہیں اگر انہیں مرد کا خنم
 گرا تو وہ اپنا مادہ اس میں شریک کر کے مولکا لگاتی ہیں۔ ایک اور ظاہر
 دلیل یہ ہے کہ حیض کے آنے کے دو تین دن پہلے اور حیض کے
 غسل کے دو تین دن بعد حل قرار پا سکتا ہے کیونکہ عورت کا بیضہ
 اون دنوں نامی قاذوئین میں تیار رہتا ہے اس وقت بہتری
 ہو تو حل ٹھہرتا اور پھر تمام مہینہ حل ٹھہر نہیں سکتا کیونکہ عورت کے
 انہیں میں بیضہ ناقص رہتے دیکھو اگر عورت کو منی ہوتی تو ہر وقت
 حمل ہو سکتا۔ اور آیات قرآن سے بھی ایسا ہی مفہوم ہوتا ہے۔ قال
 ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ لَوْ ضَاعَ لِي عِقَالُ بَعِيٍّ لَوْ جَدُّهُ
 فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى فَرَمَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ صَاحِبَ
 هُوَ جَاءَ مِرَّةً اَوْنَتْ كِي رَسِي الْبَتَّةِ يَأْوُلُهَا مَيْنُ اسْكُوَ اللّٰهَ كِي كِتَابِ
 مِّنْ۔ وَقَالَ الْمُرْسِيُّ جَمَعَ الْقُرْآنَ عُلُومَ الْاَوَّلِينَ وَالْاٰخِرِينَ
 بِحَيْثُ لَمْ يَحْطُ بِهَا عِلْمًا حَقِيقَةً اِلَّا اَلْمُسْكَمُ بِهِ اور کہی مری نے

جمع کیا قرآن نے علوم اولین اور آخرین کو اسطور سے کہ بتین اٹھا
 کر تا ہے ان علوم پر علم حقیقت مگر مستحکم ہے۔ تفسیر روح المعانی در
 تفسیر آیہ شریفہ مآثر طنائی الکتاب من شیء اور اسی پر ہم نے
 بہت علما سے سوال کیا کہ رطب و یابیں سب کلام الہی میں موجود ہے
 قرآن میں کہیں ایسا بھی ارشاد ہے کہ اولاد ہونے کے لئے فلا
 وقت اپنی زوجہ سے ہمبستری کرو اس پر انہوں نے جواب دیا
 کہ ایسی نالائق باتیں نہ پوچھا جائیں گے پھر ہم نے پوچھے تم نے کچھ معلوم کیا
 پس ہم نے انکو آیت ^{والی} سے سمجھا دیا وہ سنکر قایل ہو گئے یا درکنہا
 چاہئے زمین کے علوم میں زراعت کرنے کا بھی ایک علم ہے
 خلاصہ اسکا یہ ہے۔ زمین سد بارنا۔ بہتر زمین کا معلوم کرنا
 ناکارہ زمین سے واقف ہونا۔ زمین شور کو جاننا۔ کس موسم
 میں اور کون سے وقت تخم بونا چاہئے۔ اور تخمیں کس قسم
 ہیں۔ سید ہے بونے کے الگ ہیں جیسی آم کی گٹھلی۔ کدو
 ترائی کے تخم۔ نابرجل وغیرہ۔ اور پھینک دینے کے الگ ہیں
 جیسے غلہ وغیرہ۔ غور کریں تو ان مختصر آیتوں میں زراعت کے

علم کی سب باتیں معلوم ہوتی ہیں تو کہ تعالیٰ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ
 قُلْ هُوَ اَذَى فَاَعِزُّوْا لِّلنِّسَاءِ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتّٰى
 يَطْهَرْنَ فَاِذَا طَهَّرْنَ فَلَهُنَّ مَا تَوْهَنْنَ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ نِسَاؤُكُمْ
 حَرْثٌ لَّكُمْ فَاَوْحَشْكُمْ اِنَّ شَيْئَكُمْ وَقَدْ مَوْلاَ نَفْسِكُمْ - ترجمہ
 اور پوچھتے ہیں تجھ سے حیض کا حکم کہہ دے وہ نجاست ہی ہیں
 الگ رہو حیض میں عورتوں سے اور اون کے پاس نہ جاؤ
 جب تک کہ وہ پاک نہولیں اون پاس جاؤ جس جگہ سے کہ خدا نے
 تمکو حکم دیا ہے۔ ترجمہ دوسری آیت کا۔ تمہاری بی بی میں تمہاری کھیتی
 ہیں سو باواپنی کھیتی میں جہان سے چاہو اور آگے کی تدبیر کرو اور
 اور عورت کو تو کھیتی کے ساتھ تشبیہ دی جس طرح زمین میں تخم
 ڈالتے ہیں اوس سے کوئی چیز ادا گئی ہے اسی طرح عورت کا حکم
 بنزلہ زمین کے اور منی بنزلہ تخم کے ہے اور اولاد درخت ہے
 اس سے نہایت تہذیب کے ساتھ ارشاد کر دیا کہ پائخانہ کے
 رستے سے جماع نہ کرو اور اس لئے مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ کہا کیونکہ
 تخم بکار جائیگا وہ زمین تخم اگالنے والی نہیں ہے اور اسی آیت

میں ارشاد ہے اپنی بی بیوں سے بیٹھے لیٹے جس طرح چاہو سوتے
 جتے اور نہ سہجے جس آسن سے چاہو بستر کی کر لو گر چھپے کے راستے
 سے تجاوز۔ دیکھو خدا سے کریم نے فرما دیا اول حیض کے جاری
 رہنے کے وقت تخم کے کاشت کاری کا موقع نہیں۔ دوم جب
 زمین پاک اور صاف اور درست ہو کر لائق کاشت کاری کے ہو جائے
 یعنی رحم بعد حیض کے پاک ہو جائے اور وقت تم اوس میں تخم زری
 کرو یعنی وہ وقت ہے اولاد ہونے کے غرض سے ہم صحبت
 ہونے کا اور حقیقی نے بہم دوسری آیت جو کہتی کی مثال دیکر اسی
 آیت کے ساتھ لگا دی یہ امر پورا یقین دلاتا ہے کہ یہی وقت ہے
 اور اس وقت طبعی خواہش عورت کو ہوتی ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ
 آیت پروردگار قرآن میں کسی دوسرے مقام پر فرماتا لوح محفوظ
 پر اسی مقام پر لکھ دیا اس میں کون اعراض کر سکتا ہے۔ عورتیں
 جب حمل کے ایام کا شمار کرتیں اور سیوقت سے لیکر شمار کرتیں یعنی
 اخیر حیض کے غسل کے بعد سے اور حکما بھی جانتے ہیں حیض کے
 وقت نطفہ عورت کا کامل ہو جاتا اس سے مرد کا نطفہ ملا تو وہ

عورت حاملہ ہوتی اور مشائخین بھی نقشِ دنیہ رحل ہوسنے کے لئے
جب دیتے ہیں تو یہی تاکید کرتے کہ بعد حیض کے غسل سکے اسند
باندھنا۔ رطب و یابس کلام پاک میں ہے اس واسطے درست و فربہ
حیض کا وقت زمین خراب ہے اس وقت تخمر بڑی مست کرو اور
جب غسل ہو چکا زمین درست ہو گئی اور بہتری کرو۔ سوم فرمایا
لَسَاءَ لَكُمْ حَرَّتُ لَكُمْ یعنی اپنی زمین میں کھیتی کرو غیر زمین میں نہ کرو
مطلق لسا نفرمایا۔ چہارم یہ فرمایا رو برو سے کرو جو زمین قابل کر
ایسی زمین میں تخم بونا چاہئے۔ پنجم یہ فرمایا پیچھے زمین شور ہے
اوس سے کچھ تخم صنایع مست کرو بقول سعدی۔ زمین شورہ سنبل
بر نیاروہ و رو تخم عمل صنایع گردان۔ ششم فرمایا اس تخم کو کچھ سیدھا
بونا ضرور نہیں کسی طرح بھی آسن سے بھی الٹا سلا بہینک و
مگر وہ سیدھا اُدگے گا چنانچہ اَنْتِ سِثِیْتُمْ اسپر وال ہو اور یہ قاعدہ
حکمت سے ہے۔ یہود کا قیاس تھا کہ اُلٹے ہمبستری کرنے سے
بچے احوال پیدا ہوتے ہیں اسپر آیت موفیما نزل ہوئی۔ اگرچہ حین
سے دو دن قبل اور عین جریان حیض میں بھی حل ہو سکتا مگر حیض کے

حالت میں یا تو تخم صنایع جاتا یا کچھ جو دل الحیض ہوتا ہمیشہ بد مزاج
یا مریض رہتا اور شوہر اس عورت کا بھی کسی نہ استیجے کے شکایت
میں مبتلا ہوتا یہ قاعدہ صلب سے ہی اس لئے حقیقی نے پرہیز کے
لئے فرمایا ہے۔ اسی لئے قاعۃ تزوا النساء کہا اور ایک بات یہ ہے
عورت حاملہ ہونے کو حیض کا آنا شرط ہے مگر بعض مستثنا حاملہ
بغیر حیض آنے کے حاملہ ہونا ممکن اور کیا بیان آگے آئیگا۔ اور وہ
مطلب دوسری آیت سے نکلتا ہے۔ اور پرہیز بیان کر دئے کہ
منی صلب کے نالی میں سے اور تراب یعنی سینے کے استخوان
کے سوراخ میں سے نہیں گذرتی ہے مگر ان دونوں کا تعلق اس
فعل مجامعت کے ساتھ کیا ہے سو معلوم کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس
مباشرت کے خط کو انہیں در نام کے ساتھ متعلق فرماتا ہے۔ سمجھنا چاہئے
منی تو انٹین میں بنتی ہے مگر اسپر حاکم صلب اور دماغ ہے ایک نقطہ
منی کیا ہے تمام ذی روح کی ہر ہر خیز بدن کے حس و حرکت بغیر
صلب کے غیر ممکن۔ مرد کو انٹین موجود رہیں اور صلب فالج کے
مرض کے سبب سے بے حس و حرکت رہا تو وہ شخص نامرد ہو جاتا۔

حالانکہ انٹین موجود۔ اس سے نیا ہرے صحیح صلب ایسی خٹین
کا ہونا دونوں لازم و ملزوم ہیں کیونکہ صلب صحیح ہو اور انٹین ناکارہ
ہوں یا کٹالے جائیں جیسا آختہ کئے جانا ایسی صورتوں میں وہ
شخص نامرد ہو جاتا۔ صلب بانس مثبت کے فقرات کا نام ہنن
اون فقرات میں سے ویاغ سے نکلا ہوا حرام مغز جو گذرنا ہے
اوسکا نام صلب ہے اسی کے سبب سے تمام جسم کے ہر ہر عضو
کی حس و حرکت ہوتی خواہ مرد خواہ عورت دونوں صلب ہے
یہی صلب مرد و ن کے انٹین اور عورتوں کے ارحام دونوں کا
منظم ہے اور اس صلب میں سوراخ ہنن جیسا کہ بعض سمجھتے ہیں
اوس سوراخ سے گذرتی۔ اور کوئی رستہ اس کے اور انٹین کے
اور اھلیل کے درمیان میں ہنن اور ایک نکتہ معلوم کیا چاہئے اطباء
بعض امراض کے نام ایسے رکھتے ہیں کہ اون امراض میں ہمیشہ اوس
نام کی علامت رہنا چاہئے اور باقی دوسری باتیں رہیں یا نہ رہیں مثلاً
پچھش کا مرض اسمین آؤن اور خون کا آنا بخار وغیرہ رہے نہ رہے مگر
پچھش تو ضرور ہر وقت موجود رہیگا اسطرح بخار ایک نام تپ کا ہی اسمین

دوسری علامت یعنی درد۔ بلکہ ہٹا اعتدال شکنی وغیرہ موجود ہے۔
 نہ ربے حرارت تو ضرور ہی رہیگی اور حکیم مطلق نے سلب کا
 نام ایسا ارشاد فرمایا کہ اسکی صحت بغیر حریت غیر ممکن جسم کے تمام
 عضو صحیح رہیں مگر حجبِ انشین مین کی بافت مین جاسنے والے صلبی
 باریک شاعین ناقص رہیں تو وہ شخص نامرد ہے۔ اور یہی صلبی باریک
 شاعین ہر ہر عضو مین موجود ہیں اس لئے آنکھ سے دیکھنے سے ہاتھ
 سے مس کرنے سے مرد اور عورت ہر دو کو موجب قوت
 شہویہ کا ہوتا ہے اسی لئے اسپر حدیث ابن عباسؓ کی دلیل کافی
 ہے کہ یہی تمام جوارح ترایب ہیں۔ یعنی شاخہاے صلب اور
 ایک بات ہر حالت کمی باہ مین کمر پر یعنی صلب پر بجلی کا تار
 لگانے سے باہ زیادہ ہوتی وہ کیا اثر ہے وہی اثر ہے یعنی
 انشین کے اعصاب کے باریک شاعین مین اور عضو تناسل
 کے عضلات کے باریک عصبی شاخون مین قوت پہنچتی ہے
 اور عورت کے سینے کے استخوان مین سے عورت کے رحم تک
 کو ہی راستہ نہیں اور نہ اس ہڈی مین کہیں منی رہنے کا مقام

ہے۔ ایک بات ہے کہ ہڈی سے توہنیں پستان سے البتہ رحم کو تعلق ہے اور یہ تعلق بذریعہ شریعتی اور بہرہ دی اعصاب کے ہے اور اسکا حال مثل تار برقی کے ہی جہاں اوس کے ایک سرے پر کچھ اثر ہوا دوسرے سرے پر حرکت ہو گئی اسواسطے پستان کے سس کے ساتھ رحم کو ترغیب ہوتی اسکے نواید کثیر ہیں اور یہ آپس میں ایسے متفق اور بہرہ دہین کہ رحم میں جب حل قرار پاتا ہے تو پستان دودھ کا انتظام اپنے میں کرتے ہیں۔ جب کبھی تولد کے بعد رحم سے اجرائی خون بکثرت ہو جائے جس سے زچا کے جان کا اندیشہ ہو بچے کا منہ اوسکی پستان سے لگانے سے رحم میں اینٹاوٹ ہو کر خون بند ہو جاتا اور عورت کا حیض بند ہونے کی حالت میں پستان پر خشک سنگی یا رائی کا ضاد لگانے سے حیض جاری ہوتا جس عورت کو رحم یا خصیۃ الرحم ناقص ہے یا معدوم ہو اوس عورت کو پستان نہین ہوتے جسے پیوہ کہتے ہیں اور جب عورت کے خصیۃ الرحم اور خود رحم کو کسی عارضہ کے سبب سے تراش کر نکال دیا لیتے ہیں تو چند عرصہ میں اوسکے پستان غیب ہو جاتے اور سواے پستان

کے لب وغیرہ بھی اس بہرہ رومی کے شریک ہیں۔ پیار و غیرہ سے
 رجم کو ترغیب ہوتی ہے جیسا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
 مسنون حدیث کا ارشاد فرمایا ہے ہر ہر عضو ترائب ہوتی ہی بات عورت
 میں بھی ہے ان کے جوش کے وقت مرد کے ماتھے سے ماتھہ بھی
 ملانا باعث رحم کے ترغیب کا ہوتا ہے۔ اور یہی حال مرد کا ہے۔

مرد کی منی کے حال میں مباحثے اور اس کے جو تبا

اکثر کا قول یہ ہے کہ انزال کے بعد مرد کے تمام جسم میں ضعف ہوتا
 خصوصاً دماغ میں اس سے یہ معلوم ہوتا ہے منی دماغ سے آتی ہے
 بعض مفسرین اسکا رد کئے ہیں آخری پر یہ فیصلہ کئے ہیں منی تو دماغ
 سے نہیں آتی مگر دماغ اور نخاع سے اسکا اہتمام ہے اسی سبب سے
 ناتوانی دماغ میں معلوم ہوتی۔ یہ بہت برابر ہے اور ظاہر ہے
 جو لوگ کثرتِ نیاسی میں مبتلا ہیں وہ ناتوان بھی ہیں اور انکو ضعف
 بہرہ بھی ہو جایا کر ناتوانی اسواسطے ہوتی ہے میں پہلے لکھ چکا ہوں
 خون جو ذک بازار کے مانند ہے اوسمیں سے ہر ہر عضو اپنی پرورش
 اور اپنی تقرری کام کے اشیاء لیتے ہیں اور انہیں خون سے لطیف

اجزا لیکر منی بناتے منی کیا ہے ایک صلیبی رطوبت ہر اہل عرب و الہیات
 جسکا تسمیہ کرتے ہیں اس کے اخراج کے سبب سے کمزوری پیدا ہو
 عجب نہیں مگر اسمین دوسری باتیں بھی ہیں جب آدمی اپنے ہمبستری سے
 فراغت پاتا عرصہ تک نڈال ہو جاتا اسپر حضرات نے خیال کیا دماغ اور
 نخاع سے منی کا اخراج ہونے سے یہ بات ہوتی ہے ہم پوچھتے
 ہیں اگر آدمی ہمبستری سے پورا سیر ہو گیا اور قریب انزال کے علیحدہ
 ہو گیا وہ منی ان حضرات نے جس جس موضع اور مقام سے پیدا ہو کر
 اخراج یا قی سمجھا تا وہاں سے جدا ہو گئی اور ایک خزانے میں جمع ہو گیا
 اور تمام جسم میں اس وقت ضعف ہو جاتا ہے بھی نہیں ہوتا وہ شخص
 جیسے کا ویسا رہتا تا وقتیکہ وہ اس خزانے سے بھی نکل نہ جائے
 پس معلوم ہوا اس منی کے بننے اور اصلی مقام سے منتقل ہونے سے
 ضعف عاید نہیں ہوتا اسکا کوئی اور سبب ہے وہ باعث یہ ہے کہ
 اس کے بیرونی اخراج کے وقت ایک عصبی مدد دماغ اور
 حرام مغز پر ہوتا ہے کس واسطے کہ تمام دنیا کے خطوں سے یہ خط بڑا
 ہوا ہے اس خط کے صدمے میں تمام جسم اور دماغ اور روح حیوانی

شامل ہے اسی حفاظ کے باعث مرد و عورت کو خواہش ازدواج ہے
 جو باعث تکثر آل اولاد کل ہے اور عصبی صدمے کو کم بنائیں، یکہو علم اور
 فکر کی بات دفعتاً سننے سے انسان کا چہرہ زرد ہو جاتا بیہوش ہو جاتا
 دیرانے ہو جاتے مر بھی جاتے حالانکہ ایک قطرہ بھی خون کا جسم سے
 خارج نہیں ہوا ایسے وقت دماغ سے کونسی شے نکل گئی جو دماغ صدمہ
 میں گرفتار ہوا یہ عصبی صدمہ ہے اور ایسا ہی خوشی کا صدمہ ہے جو
 بعض وقت شادی مرگ ہو جاتا۔ اگرچہ انزال کے وقت دماغ کی طرف
 خون زیادہ رجوع کرتا تنفس جلد گردش خون تیز جسم عرق آلود ہوتا مگر
 صدمہ دماغ اور اعصاب پر ہوتا سرخند کہ منی صلب میں سے نکلتی
 نہ دماغ سے نکلتی مگر فاسیت میں صلبی رطوبت سے تمام خلق اس کا
 صلب اور دماغ سے ہے لیکن یہ انٹین میں خون سے بنتی ہے
 دماغ اعضائے رئیسہ سے کہلاتا ہے اگر ملک پر کوئی صدمہ آوے تو
 مردم رئیس کو تمام رہتے ہیں اس طرح انزال کے وقت خون دماغ میں
 جلد دوڑتا آصف سے بچاتا ہے یہ ہمارا موتی ہے ہذا آدھی دنیا
 معلوم رہے عیاشوں کو جو بیشتر خلل صبر ہوتا وہ نزول مانہ نہیں ہے

جسے موتیہ مین کہتے ہیں۔ مگر ایک اور شکایت ہوتی ہے۔ یعنی بیانی جاننا
 جسے ناب البصر کہتے ہلکایا بہاری کسی ایک وجہ کا عاید ہوتا جسے ہونے
 کے اوجھی اسباب مین بجلی کی تیز شعاں دیکھنا بھی اس مرض کا سبب ہے
 اس سے بھارت جاتی رہتی ہے جیسا مولا نا فرماتے ہیں **۱** برق گرنوی
 ٹایدور نظر لیکہ در خاصیت و زرد بصر * ازال کا صدمہ ضرور بصارت
 پر ہوتا کیونکہ اس وقت آنکھوں مین ایک تاریکی سی پیدا ہوتی اور سب لوگ
 واقف ہیں بعض حشرات الارض پر اسکا صدمہ بڑا ہوتا ریشم کے کیرے
 کا تو نر ایک ہی جفتی مین دماغ کے صدمہ سے مر جاتا اسکا دماغ
 اس صدمہ کی تاب ہی نہیں لاسکتا۔ جہانک تفسیر کی کتابوں مین دیکھتا
 بالاتفاق یہی لکھتے ہیں ہر ہر عضو مین خون دورہ کر آنے سے اسکا لطف
 بنکر اسکی خاصیتیں بچے مین آجاتے ہیں اب اسکو سمجھو خون کے
 دوروں کا یہ حال ہے ہر ہر منٹ مین تین بار دورے تمام جسم کے
 کرتا ہے دورے کر آنے سے اونکی خاصیت، خون مین نہیں آتی
 یہ فقط قدرت خالق ہے۔ اگر قدرت سے اسکا اقلو نہ تا تو مرد کے
 دوروں کے خون سے کچھ بچہ مرد بن جاتا عورت کے دوروں کے

خون سے کچھ کچھ عورت بنجاتا یا دوسرے کر آتا سو خون سے دودھ بنتا ہے تو تمام و کمال خاصیتیں آتا کے دودھ کے بچہ میں آجاتے بکری گاسے وغیرہ کا بھی دودھ آدمی کے بچے پیتے اور درندوں کے بچوں کو بھی پلاتے ہیں ایک کی خاصیت دوسرے میں نہیں یہ صفت اوسکے قدرت کی ہے جسکا بیان آگے آئیگا۔

از کتب فتح المبین عن ابن مسعود دیکھا اخرجہ ابی ابن حاتم وغیرہ تفسیر ذلک الجمع بأن النطفة اذا وقعت فی الرحم فاراد الله تعالیٰ ان یخلق منها بشراً طارت فی بئر شربة المراءة تحت کل شعرة وظفر ثم تملک اربعین لیلة ثم تصیر دماً فی الرحم ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہی جیسا کہ تخریج کئے اس حدیث کی ابن ابی حاتم اور سوا سے ان کے تفسیر اس جمع کی بانی طور کہ نطفہ جب وقت واقع ہو رحم میں پس ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ پیدا کرنے کو اُس نطفہ سے آدمی کو سراپت کرتا ہے وہی نطفہ بیچ جلد عورت کے سینچے ہر ہر بال کے اور ہر ہر خن کے پہر ٹھرتا ہے وہی نطفہ چالیس رات پہر ہو جاتا ہے وہی نطفہ

بیچ رحم کے۔ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ نطفہ جو بطور رحم کے ہے
 رحم میں جو تندرلہ زمین کے ہے داخل ہوا اس حدیث سے ہر ہر
 عضو کا خون اس میں اگر تمام تاثیرات لانا نہیں معلوم ہوتا بلکہ یہہ نکلتا ہے
 کہ یہی نطفہ سرایت کرتا ہے پس اس سرایت کرنے کی روح کی ضرورت
 ہے مردہ نطفہ سرایت کیونکر کر سکیگا سبہوں نے اس مردہ قرار
 دیا ہے اسکے زندہ پینے کا حال آئندہ بیان کیا جائیگا۔ بیان معلوم
 ہوا روح حیوانی نطفہ کی اوسکے والدہ کی بال بال تک سرایت کر جاتی ہے
 یہ قدرت ہے۔ ایضاً قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَنْ قَالَ لَهُ
 وَلَدَاتِ امْرَأَتِي غُلَامًا أَسْوَدَ لَعَلَّ تَنْعَاهُ عِرْقًا ترجمہ قول ہے
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطے اور شخص کے کہا وہ شخص
 واسطے اور حضرت نے اللہ علیہ وسلم کے جنی میری عورت نے
 ایک لڑکا سیاہ تو آپ فرمائے شاید کہ وہ لڑکا کچیج ہے اوس لڑکے
 کو اوس کے اصلح نے۔ اس سے مان باپ کے والدین
 کا اثنا بھی ثابت ہوتا ہے اور شاید کا جو ارشاد ہے اس سے
 ستاری اور عیب پوشی بھی ہو سکتی ہے۔ اور یہ نکتہ قابل غور ہے

اور اہل سلوک کا اصول یہی ہے اور جناب مولانا مثنوی عین فرماتے ہیں

در تصور ذات اور انجی کو تا در آید در تصور مثل او

یعنی تصویر میں اوس کے ذات کی تلاش کر کہ آوے تصویر میں مانند اوس کے تصور اور مشاہدات
یہ ایسا خیال ہی کہ منزل مقصود کو پہنچا دیتا ہے عوام الناس گھوڑے گھوڑوں
کے وصال کے اوقات میں دوسرے اچھے ہمجنسوں کا اوج کے
نظروں میں لانا بیان کرتے ہیں اور جب عقلی سے اسکی سچائی کے
پابند ہیں بڑے بڑے حکمانے اس قاعدہ کی پابندی کی اور کامیاب
ہوئے چنانچہ حکیم جالینوس سے ایک شخص کریم نظر بدھیل ملتجی تھا
کہ مجھے خوبصورت اولاد ہو اوس نے ہی تدبیر بتلائی کہ تو اپنے
حاملہ زوجہ کے دوبرو خوش وضع تصاویر بنا رکھ کہ وہ اوسکو دیکھا کر
آخراؤش نے ایسا ہی کیا اور اوسکی حاملہ بی بی نے خوبصورت
لڑکا جنی اور گورے ولایتی کی بی بی حبشی کے ویسا سیاہ بچہ
جنی خاوند اوسکا بدطن ہو گیا بعد حکمانے اوسکی تسلی اس بات پر کر دی
کہ وہ مکان میں محل کے زمانہ میں حبشی کی تصویر جو لگی ہوئی تھی دیکھا کرتی
تھی ولایت کے حکما اس تصورات اور مشاہدات کے قایل ہیں

کہ حالت حمل اور ہجرتی کے وقت اچھے خیال ضرور ہین ورنہ
 جو حالت زوجین کی رہیگی وہی حالت بچہ میں آئیگی اس بیان سے
 معلوم کر سکتے ہین کہاں ہر ہر عضو کے خون کی خاصیت باقی ہی
 تصور نے شکل خیالی جمادیا وہی ظہور میں آگئی ہی قدرت ہے۔
 جامی علیہ الرحمہ فرماتے ہین **۱** گر در دل تو گل گذر گل باشی
 در بلبیل بے قرار بلبل باشی * تو جزی و حق کل اگر روزے چند *
 اندیشہ کل پیشہ کنی کل باشی * محققین حکما نے حاملہ کے اچھے
 بُرے تصورات اور معاینہ اور خیالات اور اندیشوں پر دیکھا ہے
 کہ بچہ اسی روش پر ہوا اور اچھے یا بُرے یا سادہ لوح اور دیوانے
 بچے جیسے جیسے حادثے اوس حاملہ پر گزرے وہی بات مولو
 میں آگئی ہزار حکما نے اسکے قایل ہو کر آنکھوں سے دیکھ کر
 لکھے ہین جنکی تلذیب غیر ممکن۔ ایک حاملہ کسی دیوانچہ کو دیکھ کر گئی اوسکا بچہ دیوانہ
 عورات کی منی کے حال میں بعض حضرات کے قیاس اور اسکے جواب
 بعض نے لکھا ہے اگر عورت پیر ادبچی کر کے لیٹی اور ایسے وقت
 خیال عیش کا آجاوے تو ایک تلذذ اوسکو ہو کر انزال ہو کر پہرہ

منی فم رحم سے رحم میں داخل ہو کر مل ٹمہ جاتا اور اوس سے
 ایک مضغہ بچہ بنتا اسکی مثال جیسا کہ مرغی۔ بے مرغ کے انڈا دیتی ہے
 یہ بیہودہ خیال ہے۔ اور ایک حضرت نے ایک کتاب تصنیف کی ہے
 اوسمیں یہ نقل لکھتے ہیں کہ ایک بادشاہ کی کنواری لڑکی بے شوہر
 حاملہ ہوئی اور مدت معین پر ایک بچہ مضغہ گشت اوس سے پیدا
 ہوا باپ اوس لڑکی سے بدگمان تھا ایک شاہ صاحب مراقبہ سے
 دیکھ کر فرمائے کہ اوس بادشاہ سے کہو کہ وہ لڑکی بیچا لے وہ
 کسی عورت سے مرتکب ہوئی ہے اور مرد سے نہیں ملی سب اور
 عورت عورت کا نطفہ ملکر بچہ بنا ہے اسی واسطے امتحان اوسمیں
 اگر مرد کا نطفہ ہوتا تو بچہ میں امتحان ہونے مضغہ گوشت نہوتا کیونکہ
 بچے میں امتحانی مادہ باپ کے طرف کا ہوتا ہے یہ سنکر بادشاہ
 اوس لڑکی کے خطا سے درگزر۔ معلوم کیا چاہئے مناسیحین بعض
 بعض اپنی تصانیف میں ایسی بہت باتیں لکھ دیتے ہیں کہ لو کہ میں
 ان باتوں پر غور کرنے سے کچھ نتیجہ نہیں۔ موع کیا ہے اس جا
 راقم بھی کچھ نکات لکھ دیتا ہے۔ بعض حضرات انسان کے وجود

کے تقسیم کئے ہیں یعنی اتنے جز باپ کے ہوتے ہیں اور اتنے جز
 مان کے ہوتے ہیں اور اتنے جز خدا کے۔ بہر صورت اسمین ہڈیوں
 کی نسبت باپ کی طرف لگاتے ہیں اسکے جواب سے پہلے ایک دو
 بائین اور بیان کر دیتا ہوں وہ یہ ہے کہ یہ حضرات یہ بھی فرماتے
 ہیں ڈکوری جینیگر وغیرہ ایسے کیڑوں کو ڈکین مار مار کر ایک مٹی کے
 گہر میں بند کر کے اپنے ویسا بنا لیتی ہے خیال کرنے کی بات ہے
 ڈکوری ایک ادنیٰ حشرات الارض سے ہی اوس میں اتنی قدرت ہو
 کہ کیڑے کو مار کر اپنے ویسا کر دے اور یہ پیر و مرشد جو اشرف المخلوقات
 سے ہیں یہ اپنے ویسا کیون نہیں بنا سکتے مان سیرت اخلاق وغیرہ
 مرید میں آتے سمجھنے دیکھا ہے اور بعینہ وہی وہ صورت بنانا یہ
 کوئی خرق عادت سے ہو تو ہو ایسے نظائر کسی کتاب میں دیکھنے میں
 نہیں آئے۔ اصل اوسکی یہ ہے ڈکوری کیڑے کو مار کر ایک مٹی
 کے گہر میں رکھ کر اوس میں انڈے دیتی اوس میں اوس کے
 بچے نکل کر وہ کیڑا دن بچوں کی غذا ہوتا اور بعد بڑے ہونے کے
 اوس گہر سے وہ بچہ باہر نکلتے لیکن اتنا ہوتا ہے کسی ڈکوری کا بچہ

مثل مکڑیوں کے شیر کے ارکب کا چہ یہ جیسا دشمنات الارض کی
 عادت ہے کہیں سے نیز افتاء اور کیسے سے سے کسی ایک بات کی طرف
 دو نکتہ اور خیال رکھنے کے لئے بیان کر دیتا ہوں ایک تو یہ ہے کہ
 بعض مردے کے دل کی حرکت مر گئے پر بھی دو دین اٹھنے جاری
 رہتی یہ تشریح خانوں میں ڈھیر ہمار وغیرہ میں دیکھتے ہیں آیا
 اور یہ بات سب حکماء کے حال کو معلوم ہے اس لئے خیال رکھا جائے
 اگر ایسے لوگوں میں یہ بات یعنی دل کی حرکت مردے میں دیکھو تو
 معلوم رکھو کہ یہ حرکت مردے کے قلب میں ہونا قاعدہ حکمت سے
 ممکن ہے اور اگر یہ بات مسلمانوں میں دیکھو تو نیک گمان کریں یعنی
 یہ شخص فاخر ہوگا جو اس کا قلب جاری ہے۔ اور اس حرکت کو سمجھنا
 آسان ہے قصابوں کے دکانوں پر دیکھتے ہو گوشت پہر کیا ہوا
 نظر آتا آتین بکروں کے حرکت کرتے نظر آتے حالانکہ اس
 بکرے کو ذبح ہو کر کئی گھنٹہ کا عرصہ ہو گیا۔ اور کب ہمارے دین
 و ملت میں یہ عقیدہ رکھنا ہے کہ مر گئے پر بھی قلب جاری رہا تو
 وہ شخص چہاں در نہ برا سمجھا جائیگا۔ اور ایک بات خیال میں رکھا جائے

بعض زمینیں ایسے ہیں کہ انکی خاصیت حکما پہچانتے ہیں مریے ہو
 بیلون وغیرہ بانوروں کو اوس زمین میں گاڑ دیتے ہیں اور جب
 پندرہت کے اوکھا گوشف جربی ہیں مبتدل ہو جاتا اور مٹی نہیں کھاتی
 اور پہاڑوں کو زمین سے لٹکا کر انکی جہی جوار پر پیوں سے سخت
 اور بہتر ہو جاتی ہے اوس سے اقسام کے مرہم بناتے ہیں۔ ۳۔ بطریح
 اگر ایسی زمینوں سے کوئی ہنود وغیرہ کی نشتر ہالہ نخل آٹے تو عجب
 نکرنا ہی حیا ل چاہئے کہ وہ زمین کے ملکیات اور سردی کی تاثیر
 ہے اور اگر مسلمان کی لاش صحیح سالم نکلے اور اکثر ایسی تبرک لاشوں
 کے کفن بھی سالم رہتے ہیں ایسی لاشوں کو نیک گمان کرنا ضروری ہے
 اسمیں اور بھی ایک بات معلوم رکھنا ہمارے عقاید میں یہ کہان
 کہ کسی لاش کو مٹی کھا بھی لے تو وہ اچھے نہیں یہ بات تو انبیا
 شہداء وغیرہ کے لئے خاص ہے اور بعض اولیاء اللہ کی نقشبندی بھی لکھتے
 جو لوگ عورت کے نطفے میں آنحضرتؐ کی مٹی سے مجتہدے انکے جوایا
 پہلے معقولی جواب دیکر پھر بعد قرآنی اشارات بیان کئے جائینگے عقلی
 جواب یہ ہے چاندی اور سونا ہموزن ملا کر گلا دئے اور پھر

اوس سے ایک طرف بنائے اب اوس طرف کو کیونکر کہہ سکتے ہیں
 کہ اسکا پینڈا چاندی کا اور اوپر کا حصہ سویکا سے ہے اسی طرح جب
 دو نون نطفے لگئے اور ایک ہو گئے اور ہر ہر جزین بچے کے مرد
 اور عورت دو نون کے جزیات لگئے اور اوس منے پر آئی
 نَظْفَةُ امَّ شَاجِجِ دال ہے پھر اللہ تعالیٰ ارشاد کرتا ہے منے کے بعد
 ہم اولٹ پلٹ فرماتے ہیں یعنی بَنَتِيْلَہُ کہا۔ پھر اس اولٹ پلٹ
 میں دو نون اوسے ایک دے گئے یا الگ الگ رہے اوپر ہم سنہ
 ذکر کر رہا ہے کہ مرد کا نطفہ خشنی ش سکتی دالے کا سوان حصہ چھوٹا
 اوسمیں ہڈیاں کہاں بتیں نو مہینے تک بچاری عورت کے خون کے
 استخوانی مادوں سے ہڈیاں بنیں اور جب بچہ تولد ہوا جب بھی
 ہڈیاں نرم بتیں دواڑ مائی سال تک اوسکی والدہ کے یا کسی آٹا
 کے دودھ سے جو وہ بھی اون کے خون سے بنا تا وہ ہڈیاں
 سخت ہوئیں بعد اسکے وہ تین ماوان جوان ہو سکے تک ہڈیوں
 کو پروردہ کرتے رہے جماد اور نبات اور حیوان انسے غذا ہو کر
 استخوان کامل ہوتے جاتے۔ ابتدا سے حمل سے عالمہ کو دیکھو خاکی ماؤ

اور ثقیل مادے کی طرف جن سے استخوان بنتے اور انکی طبیعتوں میں
 اللہ تعالیٰ میلان پیدا کر دیتا ہے کہ کھڑی اور سیاہ مٹی جو گھونڈ وغیرہ
 غلہ میں ہوتی اور گوشت کے سالنوں سے ہڈیاں وغیرہ کھانسیکی
 خواہش پیدا کرتا جو حالہ میں ایسی باتیں زیادہ دیکھنے میں آتے ہیں
 ہر حید کہ اس سے نفل مقیم ہو جاتا۔ اب کلام اللہ کی آیت سے اسکا
 ثبوت معلوم کرو حقیقتی نے مریم علیہا السلام کو فقط روح بوسطت
 فرشتے کے پہنکوائی تھی وہاں تو وہ کسی مرد کا لطفہ نہ تھا۔ جب عیسیٰ
 علیہ السلام بے باپ کے تولد ہوئے پہر کیا عیسیٰ کے جسم میں
 استخوان نہ تھے جب آپ فقط ماں سے پیدا ہوئے تو مضغہ گوشت
 ہونا تھا نہ نکتہ سنکر بعض کہیں گے یہ قدرت تھی تو پھر ہم بھی کہتے ہیں
 کہ وہ قدرت تھی تو یہ بھی قدرت ہے اور آدم کو ماں بھی تھی
 فقط خاک سے استخوان بھی بن گئیں اور عیسیٰ علیہ السلام جتنے پرند خاک سے
 بناتے تھے کیا اونہیں استخوان نہ تھے۔

حمل کے قرار پانے کی ترکیب

لوگوں کے خیال میں یہ بات ہے کہ ایک مقدار مرد کی مٹی کا اور ایک

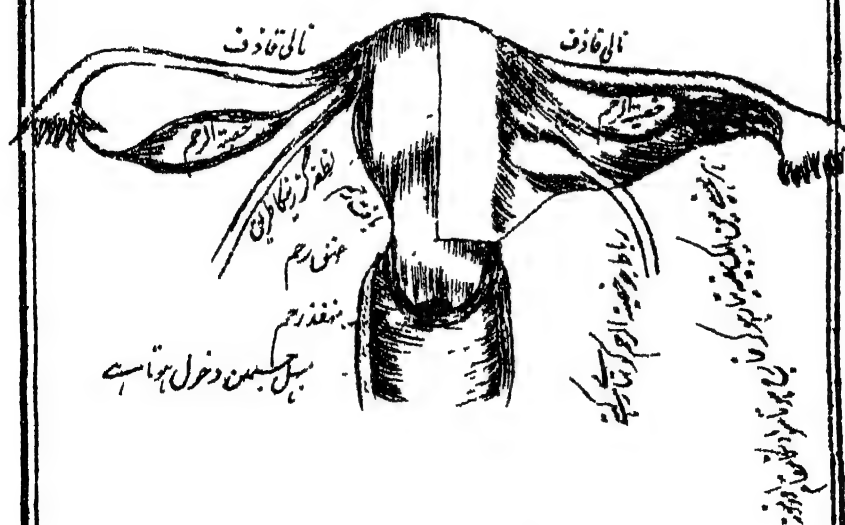
مقدار عورت کی منی کا دو نور حم میں ملجا کر ایک مضغہ بناتا اور پروردہ ہو
 بچہ بنتا۔ یہ سر سر غلط ہے بلکہ اس مقدمہ میں بندے سے ایک بڑے
 حکیم صاحب دہلی میں بحث کئے اور فرمائے کہ بعض وقت بچہ بکر جو مرد کی
 منی کا مادہ بچ جاتا تو ماتھ یا پیر کی انگلیاں زاید بنجاتے ہیں حقیقتی اسے
 بیکار نہیں جانے دیتا جتنے حضرات تھے یہ سنکر قائل ہو گئے میں نے
 خموشی اختیار کی اور خیال کیا جب حکما کا یہ حال ہو تو عوام کا کیا خیال دست
 ہو سکے۔ پہر سب نے کہا کیون جناب آپ جواب نہیں دیتے میں نے
 کہا کہ انگلیاں بڑا دینے کی جاسے ناک کان اضافہ کر دینے میں آتے
 تو اس بیچارے کے کسی کام پر تو بھی آتے وہ حکیم صاحب حاضر جواب تھے
 اوس وقت فرمائے اسفل کی جانب ایسے مادہ رجوع ہوا کرتے ہیں۔
 المختصر حقیقت نطفے کے قرار پانے کی یہ ہے کہ ہمبستری سے مرد
 کی منی مقدار کثیر میں عورت کے فرج میں سے مبہل میں داخل ہوتی
 اور اس منی میں ہزار بار ایک نطفے جنکی مقدار انگلیوں سے نہیں نکلتی
 بغیر وسیلہ خود بین کے اور وہ جانور زندہ حرکت کرتے نظر آتے
 جنکا مقدار شناس کے دانے سے سوان حصہ چھوٹا ہے وہ ایک

سیوان ایک ایک بچے کی بنیاد ہی سنی تو پہر باہر نکل جاتی اور ^{نطفہ} قاذبین کے اندر بلگ جاتے۔ پہلے لکھ چکا ہوں یہ نطفے باہر رہے تو چوبیس گھنٹہ تک زندہ رہ سکتے اور رحم میں داخل ہو جائیں اور عورت کے نطفے سے نہ ملین تو چار پانچ دن جی سکے اور اس کے بعد مر جاتے ہیں۔

عورت کے نطفے کا حال

اوپر بیان ہو چکا عورات کے انزال کی مائیت جو مثل مذہی کے ہے اوسمین نطفے نہیں ہوتے پہر اوسکا نطفہ کیا ہے عورت کو رحم کے دونوں بازو پر مثل مردون کے دو انشین رہتے ہیں جنکو خصیتہ الرحم پر پوشش کی طرح گھیرے رہتے اور ملیون کو قاذبین کہتے اگر مفرد ہو تو قاذف۔ ہر مہینے میں عورت کے خصیتہ الرحم سے اکثر ایک بیضہ مثل پرندون کے بیضے کے ملتا جو وضع اور ترکیب میں مثل پرند کے انڈے کے ہے اور مقدار اوسکا مثل مرد کے نطفے کے بہت ہی چھوٹا ہے جو خرد بین سے دیکھ سکتے اور وہ اکثر پھوٹ جا کر خون جفیض کے ساتھ خارج ہو جاتا ہے۔ مرد کے

کئی نطفے بعد انزال کے عورت کے اندرونی آئہ تناسل فم رحم
 عشق رحم جوف رحم سے نالی قاذف میں داخل ہو کر عورت کے نطفے
 کے منتظر رہتے اگر دو تین دن کے عرصے میں عورت کا نطفہ قریب
 آگیا تو اوس کے ساتھ چو طرف سے لپٹ جاتے اور اگر اوس عرصہ
 میں نہ آیا تو یہ ہر جاتے اور صل قرار نہیں پاتا اور صورت اولیٰ میں بعد
 لپٹ جانے کے ایک نطفہ عورت کے اوس نطفے کے اندر جو پہلو
 اندیکھے رہتا داخل ہو جاتا اور دونوں نطفوں کے ملنے کے وقت
 عجیب راز و نیاز ہوتے ہیں اور وصال اصلی یہی ہے۔



جب دونوں نطفے سے جنکے ملنے سے اک نتیجہ تیرے وجود کا

دنیا میں آنے کا تختہ ہے۔ اسی کو حق تعالیٰ نطفۃ اشباح فرماتا ہے۔
 اور بعد اس کے نبٹکیہ آیا ہے یعنی اولٹ پلٹ اور بظاہر اسکی
 کوئی نظیر نہیں بتائی جاتی ہزار رنگ اور اشکال لختہ عجبہ بدستے بہتے
 کبھی نکلے کبھی خطوط کبھی کچھ اور کبھی کچھ جسکے بیان اور نقوشوں سے
 کتا بین ملوہین اس کے بعد تقسیم کی جاتی ہے دماغ سینہ شکم کو سلسلے
 وغیرہ کے آلات کے اور اس کے بعد جنس علیحدہ کئے جاتے بکورا ناث کا
 امتیاز پیدا ہوتا۔ اور اکثر ایک نطفہ مرد کا اور ایک نطفہ عورت کا ملکر کبھی
 بچہ رحم میں بنتا اور کبھی عورت کے دو نطفے کے خصیتین سے دو
 انڈے اگر اودن سے مرد کے دو نطفے ملکر دو بچے توام یعنی آنولے
 جانولے رحم میں بنتے اور کبھی اس سے زاید یعنی تین چار پانچ بچے
 تک بھی بچے پیدا ہوتے ہیں اور دوسے زاید بچوں کو حکمانے
 بھی بہت دیکھ کر لکھے ہیں اور ائمہ بھی فقہ میں لکھتے ہیں۔ نباتات کے
 شجر بھی توام ہوتے اور جن پر مذون کے انڈوں میں دوزر دیان
 ہوتی ہیں اوس سے دو بچے نکلتے۔ اور توام بچے کبھی علیحدہ اور کبھی
 آپس میں جڑے ہوئے ہوتے ہیں اور یہ دونوں نطفے عورت مرد

کے اکثر نالی قاذف میں ملکر بہت سی شے منہ میں آجاتے
 اور کبھی مرد کا نطفہ عورت کے خبیثہ الرحم میں داخل ہو جا کر عورت کے
 بیضے میں داخل ہو کر وہیں بچہ کی بنا ہوتی اور انکا بیان آئندہ آویگا
 جب مرد عورت دو ذرات کا ملا ہوا نطفہ دیکھتا ہے تو اس کا دل بہت ہلکا ہوتا ہے
 سب نالی قاذف سے رحم میں آتا جب تک ایک جہلی سے رحم میں آتا
 دیکھتا ہے اور اس نطفہ کو آستے تہہ رحم دیتا ہے وہ نطفہ اس
 جہلی کو رہاتا ہوا داخل ہوتا اس سبب سے وہ جہلی کے درتہ ہو جاتا
 اور ان دو ذرات سے کہ در بیان پائی بہر جاتا۔ اسکا بی بی پانچ آئندہ
 کیا جائیگا۔ ظریف خون رحم ماور سے نکلا اور اس نطفے کے انوکھی
 ترقی کرتے ایک بڑا حصہ ان ظریف خون کا جو رحم سے پیچھا
 رہتا اس سے آنول کہتے اور جو شریان و رید پیچھے کے ناف میں سے
 جسم کے اندر داخل ہو کر اس بچے کی پرورش ہوتی اس سے
 کوناں کہتے ہیں اسی نال میں سے ماں کا خون جا کر بچے کی پرورش
 کرتا اس کے سوا سے تمام جسم میں کسی جگہ سے ماں اور بچہ کا ملا
 ہونے اور کچھ تولد ہو سے پراسکو دایہ چاقو سے کاٹ ڈالتی ہے

اوسوقت ماں بچے کا تعلق جاتا رہتا آؤں بجاسے بچے کے شرم
 اور معدہ کے ہوتون بھی بچے کا اسکے ذریعہ سے صاف ہوتا اور
 ہضم بھی اوسیکے وسیلے سے ہوتا اور اتنا اسے انتہا تک بچے
 کے بنائے جانے کی پوری حقیقت کہنے کی اس کتاب میں ضرورت
 نہیں فقط چند اشارے لکھا ضرورتاً معلوم رہے ابتدا میں بچے
 سینہ اور شکم وغیرہ میں مادہ برابر کیے رہتے ہیں بعد ملتے ہیں
 اس ملنے کی جائے کو سیون کہتے ہیں اور یہ سیون اکثر برابر رہتا
 اور کبھی ایک تہ دوسرے تہ میں آجاتی اس سبب سے چہرہ بد نما
 رہتا ایک تنگ غیب یا کچھ ناک میں عیب رہتا اور اور بد شکلیاں بھی ہوا
 کرتی ہیں اور کبھی اسکے خلاف ہوتا یعنی سیون کہیں کہلا رہتا سر میں
 یا تار میں یا ہرنٹ میں یا تارخ میں یا سینے میں یا شکم میں یا انتہین کے
 نیچے ان میں سے کسی ایک جائے ایک سنگھاف رہ جاتا۔ یہ کام بیا
 معقول تھا اب کچھ منقل سے بھی معلوم کیا جائے۔ احادیث اور
 تفاسیر سے ثابت ہر کہ ہر بچے کے بنانے میں ایک ایک فرشتہ
 مقرر ہے مادہ جنین رحم میں قرار پاتے ہی وہ فرشتہ جناب

میں عرض کرتا ہے کہ فلان بچے کو کس طرح بناؤں سمید یا شقی کا فر
 یا مسلم ظالم یا عادل عابد یا زاهد نامیابہر النکر الالبی یا صحیح البدن
 بادشاہ بنایا جائے یا گدا بولی بناؤں یا ثانی شیطان مریض ہو یا
 تندرست ہو تو انانیا بنایا جائے یا ناتوان گورا ہو یا کالا بنے۔ لڑکا بناؤ
 یا لڑکی بناؤں یا خستہ بناؤں مرد بناؤں یا نامرد بناؤں خارج الرحم بناؤ
 یا داخل الرحم بناؤں سفرد بناؤں یا توام بناؤں اور توام کو علیحدہ علیحدہ
 رکھوں یا جوڑ دوں یا دو بچے بنا کر ایک بچے کو ایک بچے کے اندر
 کر دوں اور وہ کچھ جو دوسرے بچے کے اندر ہو گیا ہے اسکی
 تعمیر بگڑ کر ایک کیسے میں استخوان دانت بال وغیرہ محفوظ ہو کر اس
 صحیح بچے کے پیدائش کے بعد بدن میں رسولی نمود ہو کر مواد ہو کر
 پھوٹ کر وہ مریض بچے کے اجزا کس سن میں خارج ہونے کا بناؤ
 معمولی صحیح خلقت بناؤں یا عجیب الخلقت بناؤں۔ عجیب الخلقت
 کا مختصر بیان ہے یعنی کبھی ایک بچے کے بدن سے دوسرے بچے
 کا ماتہ بڑ جاتا ہے جیسا گایون میں دیکھا جاتا ہے اور کبھی ایک سے
 زائد یا پنج چھ بچوں تک بھی پیدا ہوتے اور کبھی تین پستان کی لڑکی

کبھی چارستان کی لڑکی کبھی ایکستان پشت کی جانب اور کبھی
 ایکستان فرج کے پاس لگی ہوئی اور اس سے دودھ پاتے تھے
 مرد نے دیکھا ہے کبھی روفرج کی لڑکی اور کبھی مرد و عورت دونوں
 عاقلین کبھی بچے کے ماتھے پر آپس میں بڑھگئے ہوئے۔ اور بعض وقت
 رحم میں درمیان میں ایک پردہ رکھ دو جسے ہوجاتے اور بہت
 دوسری عورت کے ایسی عورتوں میں حمل علی الحلی بھی بے شبہہ
 قرار پاتا وہ یہ ہے کہ ایک حمل قرار پائے کے بعد ایک مدت کے
 دوسرا حمل اسی رحم میں قرار پاتا ایک بچہ پیدا ہوا سو دو تین مہینے کے
 بعد دوسرا بچہ پیدا ہوتا اور بدکار عورتوں میں ایک بچہ گورا گورے مرد
 کا اور دوسرا بچہ جھنڈی کے نطفے سے کالا ایک کے بعد کچھ مدت کے دوسرا
 پیدا ہوا۔ اور وہ فرشتہ یہ بھی معروضہ کرتا ہے کہ کچھ صحیح البدن تولد
 ہو یا تھڑا کچھ ہڈی بزرگون رحم میں پڑا ہے اگر رحم میں نہ بناؤ
 رحم کے باہر بناؤ تو کوئی حکیم بروقت پونچکر ان کا شکم چیر کر اسکو
 زندہ نکالے یا اسی طرح تولد کا راستہ نہ ملنے سے شکم میں مر جائے
 اور ان بھی اس صدمہ سے ہلاک ہو جائے یا وہ بچہ رفتہ رفتہ تحلیل ہو کر

پہر مان کی غذا بچاؤے۔ اگر اسقاط ہو تو کس زمانے میں ہو تو الاناؤں
 صحیح سالم پر اسبچہ بناؤں یا ناقص تہتر احمیدہ ما تہ پیر کا بناؤں یا رحم
 پیچک گوری وغیرہ اراض ہو کر مرنے والا بناؤں یا پہ بھی صحت
 سے بچنے والا بناؤں والدہ اسکی گر پڑ کر یا ستری سے پہلے یا ریل غور
 کی سواری کے دکھوں سے اسقاط ہو جانے والا بناؤں یا حاملہ کی
 غم و فکر یا دفعتاً حشمتناک خبر سکر یا توپ وغیرہ کی سخت آواز سے دہل کر
 پیٹ گر کر مر جانے والا بچہ بناؤں یا سر سے تولد ہو یا پیر وغیرہ سے
 اعضا سے آکر پنہں جاے مان اور بچہ دونوں ہلاک ہو جائیں یا رحم
 میں بچہ مر کر سڑ کر مان کو بھی اپنا شریک کر لے۔ اگر تولد ہو تو کس عمر میں
 مرنے والا بنایا جاے۔ یا رحم میں زندہ اٹک جاے یا مر کر پنہں جاے
 جسکو دایان کاٹ کر نکالے۔ اعمال اسکے کیا لکھوں روزی سکی حلال
 لکھوں یا حرام اور کونسی زمین پر اسکی قضا ہونا اعمال کا بچے کے ساتھ
 پیدا کرنے میں ارشاد ہی قولہ تعالیٰ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ یہاں
 یہ جمل حالات اس لئے لکھے گئے ہیں اسکا داخلہ آئندہ کی آیتوں میں
 دیا جائیگا۔ الحاصل جب وہ فرشتہ معروضہ کر لیتا ہے اور قوت

جناب یاری سے ارشاد ہوتا ہے دیکھ لو محفوظ پر ہے نبیا گھبرا
 ہے اوسی کے موافق بنایا چاہئے۔ حسب ارشاد الہی وہ فرشتہ
 لوح محفوظ دیکھ کر اسی کے مطابق حکم بجالاتا ہے اور اعمال اسکی جبین
 پر لکھ دیتا ہے اور وہ فرشتہ جو کچھ رحم میں بناتا ہے ہر وقت اسکی
 بنانے پر وہ پروردگار علیم واقف ہی جیسا کہ ارشاد فرمایا وَیَعْلَمُ
 مَا فِی الْاَلْحَامِ حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اگر تمام
 دنیا کا نمونہ ایک جگہ دیکھنا ہو تو انسان کو دیکھو سر آسمان و پھر زمین
 جہان بال ہین وہ مزرعہ زمین ہی جہان بال ہین وہ بخر زمین ہے
 جتنے مجارے ہین وہ بجائے چشمن کے ہین جو فین بجائے غار
 کے ہین اسکی چھ سطح شش جہت ہین اسطرح انسان کے جسم کی تفصیل
 فرمائے ہین راقم کہتا ہے اگر عقل سے سوچکر دیکھو تو مرد اور عورت
 کا ملا ہوا لطفہ جو بہت چھوٹا ہے مثل دانہ رومی کے اسمین کیا کیا ہر
 خیال کر دینے مان اور باپ کی یا ہوا دایا نانا وغیرہ کی صورت سیرت
 رنگ روپ خلعت عادت اخلاق تسپر چہرہ دن کا اختلاف اور اختلاف
 بھی ایسا کہ زمانہ آدم علیہ السلام سے آج تک ایک کی صورت کا ایک بنایا گیا

اگر والدین کو چھ انگلیاں ہیں تو بچوں میں بھی پچھ انگلیاں دیکھنے میں
 آئیں سو اس کے موردی امراض جذام کوڑھنوں آتشک وغیرہ
 بہ بھی موردی والدین کے اسی نطفے میں موجود رہتے حدیث شریف
 میں آیا ہے جیسا کہ ایک فرشتہ جنین کے ہمراہ رہتا ویسا ہی ایک
 ہمراہ شیطاں بھی اس کے ساتھ ہی تولد ہوتا ہے اور مدت چھ مہینے کے
 اندر والد کے شکم میں جو ہے اسکو جنین کہتے ہیں اور اگر وہ گرجائے تو
 اس کا آواز آتا ہے اور وہ دنیا سے اسکا واسطہ کے بعد مر جاتا زندہ نہیں
 اور بعد چھ مہینے کی مدت کے طفل ہے وہ پیدا ہوا تو ولد ہے اور وہ
 زندہ رہ سکتا اور خاص روح بچوں کی ان کے وجود میں پہونے جانے
 سے پیشتر وہ اپنے اپنے والدہ کے ساتھ پرورش اور نمو اور ترقی کا
 تعلق رکھتے ہیں جب اپنے والدہ کی شکم میں رہتا ہے تو وہ اس کا
 اوپر اور باقی جسم نیچے رہتا اور شکم اوکھاڑا کی پشت کی طرف رہتا تو
 کے دو تین دن قبل اولاد ہو جاتا ہے سر نیچے کی طرف اور دھڑا کے طرف
 منی اور نطفے کے ظاہر ہونیکا بیان

اکثر اشخاص اپنی اصل یعنی جس نطفے سے اپنی خلقت ہوئی اسکو جنس

سمجھتے ہیں اس کتاب کے دیکھنے سے اول کے خیالات درست
 ہو جائیں گے لطف کے باریعین ثابث شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں
 رہد لطف را در دست چون بر می آید کہ کرد دست بر آب مشور
 قول حضرت امام الدین گنجوی رحمۃ اللہ علیہ لابی کا نزدیک
 قطرہ آب کہ گہرا می روشن تر از آفتاب و اور ثاب، مولانا و مہ فرماتے
 اصل آب لطف اسید است و خوش و دوسرے شعر میں فرماتے ہیں
 سید ہر رنگ احسن تقویم را پھر فرماتے ہیں احسن التقویم درد البنین
 بخوان کہ کد امی گوہر است از ہر جان و گر گویم میت آن مصلح و
 من بسوزم ہم بسوزد مجمع - اصل میں مٹی ظاہر ہے اور ارشاد الہی ہے
 بھی بچہ بناے جانے کا بنین ہر جسطرح ارشاد فرمایا طین یعنی مٹی
 تمھاری خلقت ہی پھر فرمایا سلانہ طین یعنی مٹی کے تھلا سے اس طرح
 پہلے مٹی سے بچہ بناے جا۔ نئے کا ارشاد ہوا پھر لطف سے بناے جانا
 فرمایا اور مفسرین مٹی اور لطف کا ایک ہی مٹی کرتے ہیں اور بعض
 لطف کا معنی بوند لکھا ہے اور حقیقت میں وہ باریک جانتا جو مٹی میں
 حرکت کرتے نظر آتے لطف ادب کا نام ہے اور وہ نرم رحم سے اذربا

عورت کے لطفے سے ملکر بچ بنتا ہے اور یہ لطفے منی سے بھی پاک
 دماغ برہن کو دیکھا منی کنی اشیاء سے مرکب رہتی اور منی بجاسے بدرقہ
 کے بنے اور اس لطفے کو رحم میں پہنچانے کے لئے ہے اور اس
 جاندار لطفے کو شَمَہ کہا جائے نباتات اور حشرات الارض کے
 باریک باریک جاندار لطفے جو ہوا میں اڑتے رہتے ہیں اندون
 انکو خرد بین آئینوں سے بخوبی دیکھتے ہیں اور انکا حال واقف ہر
 باطن جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ہی سے ارشاد فرما چکے
 ہیں تَسْكَبُوا الْعِبَارَ فَنَهْ تَكُونُ الشَّمَةُ یعنی ایک طرف ہر غبار
 سے پس بعض اوس غبار میں شَمَہ سے یعنی جاندار۔ خرد بین سے
 دیکھنے سے یہ جاندار ذرے ہو امین پانی میں خلا میں ملا میں انسان
 کے ہر ہر عضو اور آلودہ میں خون میں ہر ہر جاسے پہرتے چلتے
 نظر آتے اور منی میں جو زندہ ذرے پہرتے چلتے نظر آتے یہی
 لطفے ہیں اور انہیں میں سے ایک شَمَہ کا بچہ بنتا اور انہیں کو حضور
 اقدس فرماتے ہیں كُلُّ شَمَةٍ هُوَ خَالِقٌ یعنی ہر شَمہ جاندار کا اللہ
 خالق ہے اوس جاندار کا۔ اور بھی ایک بات قرین قیاس ہی جتنے بدن کے

رطوبات پروردگار نے جسم کی تعمیر وغیرہ کے لئے معین فرمائے
 وہ نجس نہیں سمجھی جاتی مثلاً صفرا جس کے فوائد کثیر ہیں اور بلغم کی طوبت
 ہضم کے لئے ہے اور دودھ بچے کی پرورش کے لئے ہے اور تھوک
 جو نواسے کی ترتیب کے لئے ہی اور ہضم کو بھی اس سے تائید ہوتی اور
 عمدہ کے رطوبات ماضیہ کے لئے ہیں ایسے ایسے بکار آمد رطوبات
 نجس نہیں ہیں اور اشک جو دیدن کے اور ناک کے منقرض کے
 ترکہ کے لئے ہے ہر چند کہ ان سے جسم کی کوئی تعمیر نہیں ہوتی
 مگر کام کی شے ہونے سے وہ بھی نجس نہیں اور سنی جو ایک عمدہ رطوبت
 ہے اور انسان کی نسل جاری کرنے کے لئے پیدا ہوتی ہے وہ
 کیونکر نجس ہو سکتی۔ حدیثوں سے ذات منی کی طہارت ثابت اور حقیقتاً
 ظاہر ہے اور علماً ایک بات ہے کہ وہ قابل لحاظ ہے جناب امام ابوحنیفہ
 رحمۃ اللہ علیہ کا قیاس ہے کہ اس کے دھونے کی تاکید جو فرماتے ہیں
 اسکا سبب کیا ہو اسکا سبب یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ تمام حدیثوں
 کے خلاف قیاساً اسکے طہارت کی نفی نہیں فرما سکتے فقط راستہ
 اسکے اخراج کا مجاری یوں ہے اور امام صاحب کا قیاس بہت ٹھیک ہے

کہ اوس راستے سے منی گذرنے میں کیا عجب ہو کوئی ذرات پیشاب کے جو نجس ہے اسکے ساتھ شامل ہو جائیں اسی لئے وہو نے کو تاکید فرمایا ہوں کیا کوئی شکوک پانی کی مچھلی کو نجس بنا سکتے ہیں زندہ نطفہ منی میں ہے اور منی اگر خراب راستے سے گزری تو نطفے کو اس پر سے کیا اٹھاتا اور منی کے اخراج کا راستہ استیجے کی راہ مقرر ہونے کا یہ سبب ہو کہ بعد اخراج منی کے بقیہ حصہ منی کا پیشاب کرنے سے خارج ہو جاتا اسی لئے فقہا تاکید فرماتے ہیں کہ بعد ازال کے غسل سے پیشتر پیشاب کرنا چاہئے تا بقیہ منی اخراج پاوے۔ یہ بھی ایک بات معلوم رکھنے کی ہے کہ پیشاب منی کے زندہ نطفوں کا دشمن ہو اسکا قطرہ اڑتے ہی منی کے جاندار نطفے کو سیدقت مر جاتے ہیں۔ پیشاب کا ذرہ جو نجس ہے منی کے ساتھ رکھ کر حمل قرار پانیکا اگر کسی کو گمان ہو اوس حکیم علیم نے اوس شبہ کو مٹا دیا کہ ہر روز دیکھا جاتا ہے جہاں اوس جاندار نطفے پر پیشاب کا ذرہ گرا کہ وہ مر گیا۔

منی کے ظاہر ہونے کی حدیثیں

عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَاحْمَدَ لِرَوَايَةِ الْفُؤَكِ وَحَمَلُوا

غَسَّاهُ عَلَى الثَّدْيِ روایت ہے حضرت علیؓ سے اور ابن عمرؓ اور عائشہؓ
 سے اور احمد نے واسطے روایت فرمائی اور حمل کئے دھوئے کو اور
 استحب کے اِشْمَا اَمْنِي وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَدَاوُدُ وَهِيَ اَخْرَجَ
 النَّوَائِيبُ عَنْ اَحْمَدَ بِطَهَارَتِهِ وَنَسَبَهُ النَّوَائِيبُ إِلَى اللَّيْثِيَّةِ
 وَاهْلُ الْحَدِيثِ مَنِ ارْكَبَ شَافِعِيًّا وَرَوَاؤُ وَاَوْصَحُّ تَرْوَرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 امام احمد سے ظاہر ہوا اوس سنی کا اور نسبت کی اوس کے ظاہر ہے
 کی امام نووی نے طرف بہت لوگوں کے اور طرف محدثین کے
 اَيْضًا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ بِمِثْلِ اَنْزِلَةِ الْخَاطِوَةِ بَيْنَهُمَا
 وَانَّمَا يَكْفِيكَ اَنْ تَتَوَضَّعَ بَيْنَهُمَا اَوْ يَدْخُلَ فِي الْاُذُنِ اَوْ فِي الْاُذُنِ
 روایت ہے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے کہا ابن عباسؓ نے
 سوال کئے گئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنی کسی کپڑے کو
 لگ جائے تو اسکا کیا حکم ہے فرمایا حضرت نے جنابین نیست کہ
 وہ ہنزلہ رینٹ اور تھوک کے ہی اور تحقیق میں کرتا ہے بچھو پونچھنا
 اوسکا کپڑے سے یا اذخر سے جو گھاس ہے ایک قسم کی روایت کیا

دارقطنی نے ایضاً عن عطائہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
 فی المنيّ یُصیب الثوب قال رأیتها هو بمزکة الخامة والبراق
 امطه عنک باذخرة ۱۲ روایت ہے حضرت عطا سے وہ روایت
 کرتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیچ حکم منی کے
 جو لگ جائے کپڑے کو کہا ابن عباس نے جزا میں نیست کہ وہ ہر تیر
 سلب اور تھوک کے ہر دور کر تو اس کو اپنے سے ساتھ اذخر کے
 ایضاً عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال کنت افرش
 المنيّ من ثوب رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذاکا
 یابساً واغسله اذاکا کان رطباً سنن دارقطنی میں روایت ہے
 حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ فرماتی ہیں تھی میں
 رگڑتی منی کو کپڑے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 جس وقت خشک ہوتی اور دھوئی تھی میں اس کو جس وقت کہ تر رہتی۔
 ایضاً فائدہ صرح الحافظ فی الفتح بانہ لامعاً رطبة
 بین حدیث الغسل والفرك لان الجمع بينهما واضح علی الفور
 بطهارة المنيّ بان یحمل الغسل علی الاستیعاب للنظیف

لَا عَلَى الْوُجُوبِ وَهَذِهِ طَرِيقَةُ الشَّافِعِيِّ وَأَمَّا وَاصِحًا
 الْحَدِيثُ - تَفَرَّقَ كُنَى حَافِظُ ابْنِ حَجْرٍ عَسْكَرَانِي نَسِيَ فَتَحَ الْبَاهِي مِّنْ بَاسِنُطُورِ
 كَمَا تَحْقِيقُ شَانِ بِهَمِ بَعْدَ كَمَا نَسِيَ سَعَارَةُ حَدِيثُ غُلٍّ أَوْ هَدِيثُ فَرْكَ كَمَا
 وَرِثَانِ اسْمُ كَمَا جَمَعَ كَرَامًا وَوَنُزُولِ مَدِثُونِ ظَاهِرِ هَمِ أَوْ بِرَقُولِ پَاكِ هَمِ
 مَنِي كَمَا بِاسِنُطُورِ كَمَا تَحْمُولِ كَمَا تَبَادُوعِ دَبُونِ مَسْتَبِ هَمِ بِرَسَبِ
 پَاكِ كَمَا نَزَاجِبِ هَمِ بِرَاقِ هَمِ طَرِيقَةِ اِمَامِ شَافِعِيِّ أَوْ اِمَامِ وَاصِحِ
 حَدِيثِ كَمَا بِرَاقِ هَمِ اَيْضًا وَمَنِي حَيَوَانِ مَكُولِ طَاهِرِ وَغَيْرُهُ
 نَجَسٌ بِحَارِ اَلَا نَوَارِ - اَوْ مَنِي حَيَوَانِ مَكُولِ كَمَا ظَاهِرِ هَمِ اَوْ غَيْرِ مَكُولِ كَمَا
 نَجَسٌ هَمِ - مَذِي وَهُوَ مَاءٌ اَبْيَضٌ رَقِيقٌ لَزِيْجٌ يَخْرُجُ عِنْدَ
 شَهْوَةِ بِلَادِنَقٍ وَلَا تَقْدِرُ تَعْقِبُهُ وَرُبَّمَا لَا يَحْسُ لَخْرُوجِهِ
 وَهُوَ فِي النِّسَاءِ اَكْثَرُ مَذِي اِيكِ سَفِيْدِ پَانِي هَمِ پَتْلَا هَمِ پَتْلَا وَوَلَا
 كَلْبَا هَمِ وَفَتْ شَهْوَتِ كَمَا بَغِيْرُ كُوْدِنِي كَمَا اَوْ بَغِيْرُ كَالِي اَوْ سَتِي
 كَمَا جُوِيْجِيْ اَوْ اَوْسِ كَمَا اَوْ اَكْثَرُ نَهْنِ مَحْسُوسِ هَمِ اَوْ قِيْتِ
 نَخْلِي كَمَا اَوْ رُوْهُ اَكْثَرُ بِهَمِ بِهَمِ عَوْرَتُوْنِ كَمَا اَيْضًا وَالمَذِي
 اَرَقُّ مِنَ الطُّفَّةِ اَوْ رَمْدِيْ بِهَمِ بِهَمِ - اَلْحَاصِلُ نَحْنُ كَمَا

بارے میں حدیثیں جو آئی ہیں اور اون کے پاک کئے جانے میں اتنے
 الفاظ آئے ہیں۔ غسلاً یعنی دھونا بھی جائز ہے اَوْ مَسْحًا فقط
 پونچھ دینا بھی جائز ہے اَوْ فَرَكًا رگڑ دینا بھی جائز ہے اَوْ حَتًّا
 دور کرنا یعنی جھٹک دینا کسی وضع سے بھی ہو اَوْ سَلْتًا دوا لکھلیوں سے
 پاک کر دینا بھی درست ہے۔ اَوْ حَكًّا ناخن وغیرہ سے چیل ڈالنا
 بھی جائز ہے۔ پس اس قول پر یہ امر ثابت ہو گیا کہ دھونا سنی کا فرض
 و واجب نہیں ہے فقط مستحب ہے۔ مذی کیا شے ہے مذی مرد اور
 عورت کے اندر وئی اَلْ تَنَاسُل کے غدود و ن کی رطوبت ہی جو
 مثل سفید می بیٹھنے کے ہوتی ہے اور اس کے باعث ہمیشہ ستری میں
 مرد اور عورت کو آسانی ہوتی ہے اور بھی عورتوں کو زچگی کے قوت
 سہولیت اسکے چکناہی اور تراوٹ کے بسبب بہت کچھ ہوتی ہے
سوال راقم کا سوال ہے کتاب بحار الانوار سے ثابت ہوا سنی اسکا
 حیوان کی جھکا گوشت حلال ہے پاک ہے اور دوسری بات یہ ہے
 حیوانات کو حیض نہیں آتا پس اونکا نطفہ بھی طاہر اور پرورش جنین
 کی خون حیض سے ہو کرتی ہے حیوان میں وہ بھی نہیں ایسے دو

ووضائل ان کو حاصل ہونے لگا۔ انسان جس کے کچھ نقصان پہنچا۔ پھر
 انسان اشریف اولیٰ تمام حیوانات پر کیا راستہ ہوا اور وہ کریم
 یعنی آدم کا انکو خطاب کیا۔ اور انکو اس میں حجب انجس نہم ہر تو پھر یہ تو
 پاک ہو سکتے ہیں اسمین بہرین سے جواب دیا شرافت کو کوئی ہم
 امور مانع نہیں اسکی شرافت اس کے دماغی قوتوں پر منحصر ہے تاہم یہ
 کہا خاک و دماغی قوتوں پر شرافت ہو سکتی ہے اگر برابر اسکی طاقتوں
 اور انکو زبان آتی اور ان کے رویہ و حجب دماغی قوتوں کی شرافتیں
 بیان کی جاتیں تو وہ یہی کہتے میان سب کچھ ہے تم اپنے اصل پر حیا
 کرو بس آگے نہ بڑھو۔ منصف لوگ منصفانہ قدر کرینگے جو بات ہم نے
 اس بارے میں نکالی ہر اچک کسی نے نہ سوچا مٹی کی گہارت تو
 حدیثوں سے معلوم ہو چکی اب خون حیض سے بچے کی پرورش ہونا
 اسکا معقول ثبوت ہنسنے دیا ہے۔

ن

والدہ کے شکم میں انسان کے بچہ کی خون حیض سے پرورش ہونے کا
 سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں یہودی حایضہ عورت سے
 پرہیز کرتے تھے اور اس کے پاس جانا سخت عیب جانتے تھے۔ اور

نصارا اپنی حایضہ بی بیوں سے جماع کرتے تھے اور مسلمان ابتدا
 میں بعض نصارا کے طریقے پر چلتے تھے اور بعض یہودی کی روشنی
 تھے صحابہ پر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے موضوعہ کئے کہ اس
 بارے میں کوئی ارشاد ہوتا ہم اوس طریقہ کو اختیار کریں اوسوقت یہ
 آیت شریف نازل ہوئی وَیَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِضِ قُلْ هُوَ آذَى
 فَاَعْتَرِزُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهَرْنَ فَإِذَا
 تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ اور پوچھتے ہیں تجھ سے
 حیض کا حکم کہہ دے وہ نجاست ہے پس الگ رہو حیض میں عورتوں
 اور اون کے پاس نہ جاؤ جب تک کہ وہ پاک نہ ہوں پھر وہ جب پاک
 ہو جائیں اون پاس جاؤ جس جگہ سے کہ خدا نے تم کو حکم دیا ہے
 حایضہ زوجہ کے ساتھ فائدہ کو کہا نا پینا سونا بیٹھنا حق تعالیٰ نے
 جائز رکھا اور حکم یہ ہوا وہ حیض آنکی جائے ہر اوس سے بچو اور محبت
 نہ کرو وہ حیض کی مدت کیا ہے ہر مہینے میں اکثر مقرر تاریخوں میں تین
 یا چار یا پانچ یا چھ دن اوس مقام سے خون آتا اور بعد اسکے متوقف
 ہو جاتا۔ اگر وہ خون حیض کسی سبب سے بند ہو جائے اور اوس کا

جسم کے کسی اور مقام سے اوسی مقررہ ریخون میں جن تاریخون میں کہ
معمول آتا تھا جاری ہو کرے اور اوسی مدت میں موقوف بھی ہو جائے
جیسا کہ قے سے تش سے ناک سے منہ سے آنکھوں سے پسہ آنون
انگلیوں سے براسیر سے یا بدن کی دوسری کسی جگہ سے نکلے تو
اوسکو طبی اصطلاح میں مواعضی حیض کہتے ہیں قرآن اور حدیث اور
فقہ نے اسکا کہین پر ہین نہ بتایا کہ اوس عورت کے اوس خون کو
بانتہ مت لگاؤ اور اوس عورت کے احکام حایضہ سے پرہیز کرنے
کے مثل ہیں دیکھا جائے یہ وہی حیض ہے مگر مقام بدل گیا اس لئے
شائع نے کوئی حکم ہین نہ لگایا پس معلوم ہوا حقیقتی کا حکم یہ ہے کہ
حیض کے جریان کے وقت اوس مقام سے بچو جو اوس مقام سے
اگر اوس کا جریان ہو۔ فرج سے خون نکلنے کا نام حیض ہے اب
خیال کیا جائے عالمہ کو بچے کی پرورش میں خون صرف ہو جاتا اس لئے
اوسکو حیض ہین آتا اگر اوس مقام سے ٹپک کر نہ آوے تو کیونکر کہتے
کہ وہ حیض تھا کہ جس سے بچہ پرورش پایا مان اگر وہ خون باہر ٹپک کر
اگر حیض کہلا کر ہر جسم کے اندر جا کر اگر بچے کی پرورش کرتا اور قوت

میسر ہے پرورش پادشاہی آتا مثلاً اگر کوئی شخص ہر پینے میں پرورش
 مال خیال سے کسی حرام کام میں صرف کیا کرتا تھا اگر وہ شخص کسی ماہ میں کسی
 نیک کام کے لئے سو روپیہ سے تو کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس نیک کام
 میں وہ روپیہ نہ لیا جائے کیونکہ وہ حرام روپیہ سے قبل از وقوع
 واقعہ کے کسی مقدمہ میں الزام ہو نہیں سکتا۔ سوائے اس کے اور
 غور کیا جائے ایام رضا عسائین دو دو سال تین تین سال گزر جاتے
 حیض نہیں آتا بسبب دودھ کے پلانے میں خون صرف ہونے کے تو
 کیا جب بھی یہی کہینگے کہ دودھ خون حیض سے ناظرین الصاف چاہئے
 کہ اس راقم نے کیسے سخت مسئلہ کو سہل کر دیا ہے ایک بات اور
 بھی خیال میں آتی ہے ایام حمل میں حیض بند ہو جانے کے سبب
 یہ کہیں کہ وہ بچہ خون حیض سے پرورش پا رہا ہے اک نام زد کرینگے
 کہیں تو مضائقہ نہیں کہ اس خون کو جو جنین کو پرورش کرتا ہے
 بجز حیض کہنے کے اور کیا نام رکھ سکتے ہیں یہ نام رکھ لین مگر اس پر
 باہر نہیں آئے تک نجاست کا اطلاق کیسے کر سکتے ہیں۔ گو ہم نے
 حیض کو ظاہر بنا دئے بقول مولانا **و** ہر چیز گیر و علت علت شود

کفر گرو کا ملی ملت شود ۴ یہ بات اس لئے کہی گئی کہ تفاسیر و ن میں آگے
پیشوا لکھ گئے ہیں کہ نطفے کے ساتھ خون حیض ملنے سے جنین بنتا ہے
اس سے معلوم کر لو وہ پاک خون ہے گو اس سے حیض کا خون کہہ لیں
حق تعالیٰ عورات کے ارحام نکاح کی برکت سے پاک فرما دیتا ہے اور
اصلاب بھی پاک ہو جاتے ہیں اگر سنی اور نطفہ غلیظہ اور نجس ہوتے تو یہ
کیون کہا گیا کہ **لَا تَجْعَلُوا نطفکم الا فی طہارۃ** جب نطفہ کو غلیظ سمجھتے
ہیں تو پاک جاے میں اسے ڈالنے کو فقہا کیون تاکید فرماتے ہیں
اگر نجس شے کو پاک جاے ڈالیں تو کیا پاک ہوتی بلکہ وہ جاے کو بھی
نجس بنا دیتی معتزلہ اور سنت جماعت کے اس آیت شریف پر سنا
ہوا کہ چنانچہ تفاسیر و ن میں مذکور ہے **قوله تعالیٰ وَاِذَا اخَذَ**
رَبُّكَ مِنْ بَنِي اٰدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَسْهَدَهُمْ عَلٰی
اَنْفُسِهِمُ السَّتْ بَنِي اٰدَمَ قَالُوْا بَلٰی اور جبکہ تیسے رب نے بنی آدم
کی پشت سے ان کی اولاد کو باہر نکالا اور انہیں کو ان پر گواہ بنا کر یہ کہا
کیا تمہارا رب نہیں ہوں سبہوں نے کہا کیوں نہیں حسین منظور
فرماتے ہیں **بِسْمِ** تو در میان بیچ نہ ہر جہت است ۴ او خود

الست گوید وہم خود ملی کند بہ معتزلہ کہتے ہیں روز میثاق قواسی
 دیا غیبی عطا نہ ستے اوس وقت اگر تمام نبی آدم کے اصلاک و زیات
 کو ظاہر کر کے عہد لیا گیا اس سے کیا نتیجہ نکلا اس وقت کسی کو وہ یاد
 کھان رہا اس یاد رہنے کا بیان اس کتاب کے صفحہ ۳۶ میں لکھ دیا
 ہوں اور یہ بات کافر مومن ہر شخص کو یاد ہے مگر کیا یاد ہی جیسا
 کوئی خواب دیکھ کر بھول گیا ہے اور کچھ ذرا یاد دلاستے ہی یاد آ جاتا ہے
 اسی لئے ہر شخص اپنے خالق کی تلاش میں رہتا ہے مگر راہ ہر جس میں
 مل گیا اور طرف لیچلا۔ **تکمیل عجبت انما معارم** رہے حالہ کے شکم
 میں جنین مراقبہ کی حالت میں رہتا ہے اور اوس کا تصویر یہ رہتا ہے
 کہ الہی تو اپنے اکرام اور مہربانی سے مجھے بے تردد والدہ کی عروق
 سے غذا پہنچاتا ہے مگر اس کا علم مجھے نہیں ہے کہ یہ جوارح ہاتھ پاؤ
 منہ دانت زبان اور کان کس لئے تو نے بنائے اوس وقت
 اوس کے قلب پر القا ہوتا ہے تجھے قریب اس عالم سے دوسرے
 عالم میں جانا ہے وہاں کسے بکار آمد ہونے کے لئے یہ سامان
 تیرے لئے مہیا کرنا ضرور تھا اور اوس عالم میں اسکے بغیر تو فلاح

نہ پائیگا۔ پس وہاں کے لئے یہی قلبی اشارہ کافی تھا۔ اور اس عالم میں وہ
 موقع قلب پر القاء کرنے کا نہ تھا حواسِ خمسہ ظاہری اور باطنی عطا ہو چکے
 ہیں انبیاء اور مرسل کو ہماری جنسوں سے اپنے اور بندوں کے درمیان
 واسطہ گردانا اور سن بلوغ یعنی دماغی قوتوں کی تکمیل ہوئے تک
 غیر مکلف رکھا جب بلوغ ہوا اور سوقت اپنی توحید اور معرفت کے لئے
 اور اپنے انعامات کے شکر یہ مین عبادات کے لئے مجبور کیا اور انبیاء
 والوالعزم نے فرمایا تم پہلے جیسے ایک عالم سے اس عالم میں آئے
 اوسى طرح آئیدہ اور ایک عالم میں جانا ہے شکم مادر میں ایک زمانہ
 تمہارے اس عالم میں آنے کا معین کیا گیا تھا مگر یہ عالم ایسا ہے کہ
 یہاں سے روانا ہونے کا وقت سراسر اسے واقف اسرار غیب کے
 کسی دوسرے کو خبر نہیں اور تم جب والدہ کے شکم میں تھے اپنے
 ہاتھ پیر وغیرہ کو دیکھ کر لاعلمی سے پوچھتے تھے کہ یہ کس کام کے لئے
 ہیں اس عالم میں اب وہ کام پر آئے اب جو یہاں ہے دوسرے عالم
 میں جاؤ گے وہاں کام پر آنے کے باتین تمہارے پروردگار کے
 حکم سے ہم تم کو سکھاتے ہیں اور ان احکام پر ہم آپ عمل کر کے بتاتے ہیں

اور بعد اوسپر تم عمل کرو وہ کیا ہیں پہلے توحید ہے اور بعد ادا مرو
تو اہی کتاب اللہ کے اور حدیث سرور عالم کے موافق اور عبادت
ہیں اور ان احکام کو بجالانے کی قوتیں مختارے جسم میں سب کچھ
ہیں لذات اور شہوات اور علایق کو ترک کرو مولانا فرماتے ہیں

تا ہوا تازہ است ایمان تازہ نیست	کین ہوا جز قفل این دروازہ نیست
---------------------------------	--------------------------------

اور جو دین کام آنے والا اپنا پروردگار ہے اوس سے یاری کرو
اور اسگٹے نافرمانوں پر جو جو غضب نازل ہوئے تھے اور فرمانبرداروں
پر جو جو مہربانیاں ہوئیں تہیں بیان کئے اور جو جو ظلم و محبت کر کے
یہاں سے گئے اُن کے تکلیفات اور جو جو بہلائی کے ساتھ اوکئی
راحتیں بیان کر دئے یہ سنکر جنہوں نے انکی تکذیب کی وہ کافر
ہوئے اور جو ایمان لائے وہ مسلمان ہوئے۔ جب انبیا کا زمانہ
گذر گیا اوس تبلیغ احکام کے لئے قرآن شریف حدیث کی کتابیں
موجود ہیں اور علمائے دین اور صدوقیہ اُن کے نائب سوقت حاضر ہیں
نکتہ اسم ذات یعنی اللہ جو کلہم اسمائے صفات پر محیط ہے
تمام کلام مجید میں تخفیفاً و تہراراً سات سو چھیالیس ہیں جو باعث برکات

کو نین ہے۔ اور بناے انسان کے مقدمہ میں بھی بہشت آیتیں مکر
 مکر قرآن شریف میں بیان کی گئیں اکثر ان سے راقم نے چنے
 ہیں۔ انکا اصل مطلب تو اللہ تعالیٰ اور اوس کے حبیب کو معلوم اپنی
 رائے ناقص سے معلوم ہوتا ہے کہ انسا کے بنانے کو حق تعالیٰ دست
 رکھتا ہے کہ ہر شخص اپنے طور پر ذیل کرتا ہے **و** کس مذانت کہ منزل
 ان یار کجا بہت **و** اینقدر بہت کہ بانگ جر سے می آید **و** اون میں
 بعض کی تاویل کیجاتی ہے جو حکمت سے متعلق ہے۔ انسان کی
 پیدائش کا پورا پورا حال حق تعالیٰ نے بیان فرمادیا تاکہ مومن اس سے
 معلوم کریں کہ ہم عدم تھے اور بے نام و نشان تھے اور بعد اس کے
 کہاں سے کس کس شے سے وجود میں آئے اور پہر کیا ہوئی تھیں
 اور کہاں جائیں گے اس مرحمت اور انعام پر اوسکا شکر بجا لائیں اور کفایت
 کے مقابلہ میں ارشاد فرماتا ہے پہلے تمہارا ذکر بھی تھا عدم محض تھے
 ہم نے اتنے اطوار سے تمکو وجود میں لائے تسپر اگر ہمارسی ربوبیت
 سے انکار ہی اور قیامت کے روز پہر پیدا کئے جانے کے منکر ہیں
 تو معلوم کرو پہلے دفعہ بنا کر شکل تھا وہ تو ہم آبسانی بنا چکے پہر دوبار

بانا کیا ہم سے نہ ہو سکیگا۔ پس دوسرے عالم میں ہم تکوید کر نیلے اور

اس انکار کے بدلہ میں دوزخ میں ہمیشہ جلا کر رکے پہلی آیت

هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ (اللہ) وہ ہی جو صورتیں

بناتا ہے تمہاری بیج رحمن کے جیسے چاہے۔ نہ مادہ کالا گورا

کامل ناقص اور چہرے مختلف اسکی پوری کیفیت اور پر بیان ہو چکی ہے

اب ایک بات اس میں قابل دریافت تھی کہ حمل خارج الرحم سوائے

رحم کے عورتوں کے پیٹوں میں اور بھی کئی مقام میں ہوا کرتا ہے

اگر رحم میں ہی قرار پانا قرار پایا تو پھر وہ کیونکر ہو سکے اسکے جواب میں

دوسری آیتوں میں ان کے پیٹوں میں حمل ہونے کا بھی ارشاد

مِنْ بَطْنٍ اُفْهَاتِكُمْ کا ہوا آئندہ اوسکا ذکر کیا جاوے گا۔ ہر چند کہ خود

رحم حمل کی حالت میں کولہ سے اوپر ہو کر مقام شکم میں چلا جاتا اور قوت

بچہ شکم میں ہی کہہ سکتے ہیں یعنی بچہ رحم میں اور رحم شکم میں۔

دوسری آیت یہ اوس بارے میں ہے کہ جب بی بی مریم کو حضرت

کا حکم ہوا ہم تم کو لڑکا دیتے ہیں آپنے عرض کی بغیر شوہر کے کیونکر

ہو سکے تب جبریل نے کہا اللہ تعالیٰ ایسا پیدا کرتا ہے جب چاہتا ہے

تیسری آیت عیسیٰ کی پیدائش کی مثال آدم کی پیدائش کے مانند
 ہے آدم کو حقیقی سنے بغیر والدین کے بنایا اور عیسیٰ کو بغیر باپ کے
 بنایا چوتھی آیت اپنے پروردگار سے ڈرو کہ جس نے ایک آدم
 حوا کو اور تمام خلایق کو پیدا کیا۔ پانچویں آیت وَخَلَقَ الْإِنْسَانَ
 ضَعِيفًا اور پیدا کیا ہے آدمی نالوان۔ منسیرین فرماتے ہیں
 اس آیت شریف کے ماقبل اور مابعد کی جو آیات ہیں ان میں تمام
 بیان نسا کا اور نکاح کا ہے اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ شہوات میں
 مرد و عورت سے بچنے میں ضعیف ہیں اور قاعدہ طب سے اطباء
 انسان کی خلقت ضعیف بیان کرتے ہیں اور حضرت خواجہ حسن بھٹائی
 رضی اللہ عنہ کا بھی قول تفسیر میں یہی ہے کہ آدمی کو خلقت ہی ضعیف
 ہی معلوم کیا جائے کہ انسان ضعیف البیان ہی بچپنا اسکا درجہ ہے
 پوست نرم اور کوئی پوشش مثل پرند اور حیوانات کے پرو بال
 کہیلیان وغیرہ کچھ نہیں۔ اور بے ہتھیار ہے نہ بہاؤ کی طرح سنگ
 نہ درندوں کے سے دانت اور ناخن۔ نہ پروندوں کی طرح آڑ،
 سکتا اور نہ دوسرے جانوروں کے مانند دوڑ سکتا اور نہ ٹپتی

شرمندہ کے برابر نور ہے کہوتر۔ مرغ خاکی۔ بربری بکری
 بند۔ کھڑے۔ دخیلہ ایسے ایسے جانور جہاں مادہ کو دیکھے اور سپر
 باپسے۔ اور بچا رہ انسان شرم کے سبب اور مذہبی فالغات کے
 باعث اکثر محاربات میں ایسا بدل لٹا ہو کر مثل حیوانات مذکور کے شہوت
 سے عاجز رہتا ہے۔ حیوانات کے شاذ و نادر چھٹی آیت اس آیت
 میں ہے انسان پیدا کئے جانے کا ذکر ہے اور اسکا بیان پہلے
 دیکھا چکا ہے اہل کاند کر ہے۔ اہل کیا ہے جدائی ہے روح کی جسم
 بعد از تفریق کے جسم کا جو حال ہوتا ہے اسکا بیان لکھے گیا۔ اور روح
 کا بیان آئندہ آئینہ ساتویں آیت اس میں بھی آدم سے تمام
 انسانوں کے پیدا کئے جانے کا ذکر ہے آٹھویں آیت اس میں
 خلافت کے پیدا کئے جانے کا اور صورتیں بنائے جانیکا حقیقہ
 ذکر فرماتا ہے کہ ہم بنائے ہیں مگو۔ اور ملائکہ سے سجدہ دلائیکا ذکر
 نویں آیت اس میں بھی ایک آدم سے پیدا کئے جانے کا اور
 حل ہونے کا ذکر ہے دسویں آیت زمین سے انسان کا
 پیدا کئے جانا اور اس میں انسان کی آبادی ہونا اسکا مفصل بیان ہے

اور وہ پیچھے لکھ چکا ہوں گیزر ہون آیت اللہ یعلم ما شمل
 کل انشی وما تفيض الا زحام وما ترداد وکل شیء عندہ بمقدار
 اللہ جانتا ہے جو کچھ اُٹھاتی ہے عورت اور جو کچھ کم کرتے ہیں رحم
 اور جو کچھ بڑھاتے ہیں اور ہر چیز نزدیک اس کے انداز سپرے۔ رحم کے
 گھٹانے اور بڑھانے کا حال پہلے لکھ لیا اور اگر تمام دنیا کے
 حمل اور تولد کے حالات قسم قسم کے لکھیں تو نہ عمر سیکی کفایت کریگی
 اور نہ وہ بیان مکمل ہو سکیگا ہر وقت کہیں نہ کہیں ایک نئی بات موجود
 ہو جاتی ہے۔ اور یہ تمام اندازوں کا مقدار اور علم خداے کریم کے
 پاس موجود ہے بارہوین آیت میں انسان سخت مٹی سے پیدا کئے جاتا
 ذکر ہے اسکا بیان پہلے ہو چکا تیرہوین آیت میں انسان کا نطفہ سے
 پیدا کئے جانے کا حال ہے چودہوین آیت واللہ خلقکم ثم
 یتوفکم ومنکم من یرد الی اذل العسر لکیلا یعلم بعد علمہ
 شیئاً اور اللہ نے پیدا کیا تمکو پہر قبض کر لیا تمکو اور بعض تم میں سے
 وہ شخص ہے کہ پہر آجاتا ہے طرف ناکارہ عمر کے تو کہ نہ جانے پیچھے جانے
 کے کچھ۔ عالم طفلی میں دماغی قوتیں ناقص رہتے ہیں بیس سال سے چالیس سال

تک تجربہ اور عقل کامل ہو جاتی حیوان اور انسان کے جسم کی ترکیب و طرح
 کے مادوں سے ہر ایک ارضی دوسرا حیوانی ارضی وہ ہے جو مادے
 زمین کے اوس کے جسم میں ہیں یعنی اقسام کے کمیات اور چوڑائی
 کے ترکیبات آہن فاسفورس وغیرہ دوم کئی قسم کے حیوانی مادہ ہیں
 سن بنفولیت میں خاکی مادے کم رہتے اور حیوانی مادے زیادہ رہتے
 اسی باعث بکرون کے ہرن گائے وغیرہ کے بچوں کا گوشت کچا
 پھلکٹ ہوتا ہے اوس میں چربی اور سریش کا مادہ رہتا۔ سن جوانی میں
 تمام مادے برابر اعتدال پر رہتے اور بڑھاپے میں ارضی مادے
 زیادہ ہوتے جاتے حواس اور حس و حرکت گھٹتی جاتی قوی کمزور
 ہو جاتے سماعت اور بصارت ذہن اور حافظہ میں اور اک تیسرے وغیرہ
 میں فرق آجاتا پوست میں جھیریاں منہ پر چھائیاں ہوتے آنکھوں کی
 جلا بے رونق ہو جاتی بال گرتے جاتے مثل ظاہر کے باطن کا
 حال بھی متغیر ہو جاتا اور مزاج بچپن کا سا ہوتے جاتا لوگ کہتے کہ
 بڑے میان بڑے ہو لے ہیں مگر جن پر اسکا فضل شامل حال رہا
 اس سن میں بھی اوس کے ہوش و حواس بجا رہے۔ اسی لئے

حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس ناکارہ عمر سے
 پناہ دیا ہے پس ترستھ برس کا سن شریف تھا جب وصال ہوا اور حضرت
 جناب ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اسی سن میں وصال فرمائے
 ہر چند کہ مفسرین اس ناکارہ عمر کو اپنے اپنے طور پر مقرر کئے ہیں راقم
 کہتا ہے بعد ترستھ کے اسکی ابتدا ہوگی۔ ایک بات اور اس کچھ
 عمر والوں میں دیکھی جاتی ہے یعنی بیٹے پوتے لڑکیاں پوتیاں نواسا
 وغیرہ سدا رقتے اور یہہ ضعیف اون کے غمخوار زندہ رہتے۔ لوگ
 طعن کرتے کہ بڑا کیا کبخت ہے جوان جوان مر گئے خود بھی رہا ہے
 ہر چند کہ قاعدہ طب سے انسان کا جسم ہر وقت نیا ہوتا جاتا ظاہر جسم
 کو دیکھ کر خیال کرو مشرکوں کے لڑکیوں کے چہرے اور ناتواں
 کے سیاہ نقشے جسے گوندا کہتے ہیں اور سیاہ گھٹے چہائیاں وہ
 پہوڑوں کے الیام پائے سو جاے کے نشان برص کے وہ
 وغیرہ عالم طفلی سے عالم ضعیفی تک ویسے ہی نظر آتے مگر ہمیشہ
 ادھکا پوست نیا بدلتا گیا ہے لیکن نیا جسم جس وضع پر پہلے کا رنگ
 دیکھتا ہے اسی رنگ پر بن جاتا ہے اسی پر باطن کا خیال کیا جاتے

باطنی آلات دماغ وغیرہ ادرتی بھی باتت بدلتی ہے اور پہلے کی یافت
 کی طرح بجاتی اور قوتیں دماغی بھی حافظہ وغیرہ سب کچھ تعلیم کر جا۔ تے مگر
 حسن ضعیفی میں بسبب اندرونی بافتوں کے تبدلات کی ترتیب اور
 تعلیم اور اصلیت وغیرہ اکثر حالات میں صحیح طور سے نہونے کے بسبب
 جسم اور دماغ کے افعال میں فتور پڑ جاتا معده جگر و دسے وغیرہ
 جتنے اندرونی آلات ہیں سب ناقص ہوتے شرانین جو دماغ کی
 پرورش کے لئے دماغ میں ہن اوں میں خاکی مادے نسبت حیوانی
 مادوں کے زیادہ ہر جاننے سے آسانی سے توٹ جانے کے
 قابل ہو جاتے تھوڑے سے صدمہ سے گر جانے یا قوی وغیرہ کے جھکے
 سے وہ شریان توٹ کر دماغ میں خون کچر کر فالج یا سکته ہو جاتا
 استخوان بھی آسانی سے توٹ جاسکتے پہر اوکنا التیام مشکل۔ کچھ قدیم
 حافظہ باقی رہ جاتا نئے باتیں دماغ میں ٹھہر نہیں سکتے اس لئے حال
 کی باتیں یا کچھ کتاب مہتممون حافظہ نہیں کر سکتے پچھلے کہانیاں قصے
 یاد رہنے سے اکثر چھوٹے بچے اونکو سمجھ جاتے کہ یہ ہمارے
 مزاج سے ملتے جلتے ہیں کیونکہ خود پروردگار ارشاد فرماتا ہے کہ ہم

پھر اون کو اسی بچپن کی عمر میں لاسے تھے ہن پس اسی لئے بچے اکثر
 بوڑھوں سے نانا نانا کر کے بہت ماتوس ہو جاتے اور ہر ایک
 بات نقل و حکایات دریافت کرتے اور وہ برابر بچنے قصے آواز
 بیان کرتے۔ اور جب اس سے بھی سن تجاوز کر کے بہت ضعیفی
 آجاتی اور سوت مروں کے داڑھی موٹھ کے بال گرتے جاتے
 ہمت اور عرب دلاوری جا کر مثل عورات کے ہوتے جاتے جنکو
 پیر فانی کہتے اور بخلاف اس کے عورتین جب اس سن کو پہنچتیں
 اون کو داڑھی موٹھ آغاز ہو کر مروں کی سی آواز اور دلاوری پیدا
 ہو جاتی ایسا تو ہو گیا بقول شخصے۔ سنگ آئینہ بنا آئینہ تہر گیا
 بعض حضرات تفاسیر میں فرماتے ہیں آدمی جیسا جیسا کبر سن کو پہنچتا
 اسکا تجربہ اور زیادہ ہوتے جاتا ہی یہ بات قرین قیاس نہیں کیونکہ
 خود پروردگار فرماتا ہے وَمِنْكُمْ مَنْ يُدْخِلُ إِلَىٰ آخِرِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا
 يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا۔ یعنی علم ہونے کے بعد لاعلمی پیدا ہو جاتی
 ہی یہی باعث ہے کہ محاکمات کے اہل خدمات کو اور اطباء کو ساٹھ سال
 کے سن کے اندر وظیفہ ہو جاتا ہے۔ بڑا پا اور کہوت ایک بات

ضعیفی ایک بات ہے ضعف تو ہر سن کے آدمی کو کسی سبب سے
 پیدا ہو سکتا ہے مگر زہار ذل عمر کا مصداق نہیں ہو سکتا بیان کیر سنی کا
 بیان ہے۔ اور یہ کیر سنی اور کہوت بھی پروردگار کی ایک نعمت ہر
 کس واسطے کہ قرآن اور حدیثوں سے معلوم ہو چکا انسان ہو اور حص
 اور شہوت سے باز رہنا چاہئے بہت کم ہوٹھکے جو جوانی کے
 سن میں اس حکم پر عمل کرتے ہیں اور یہہ پر سیرگاری جو ایک نعمت
 غلطی ہے اسکو اختیار نہیں کر سکتے اس لئے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے
 اس سن کو پہنچاتا ہے کہ او کھا ذالیقہ تراب ہو جائے جس سے
 مزے اون کی زبان کے بگڑ جائیں اور کھات خراب ہوئے سے
 عینیت و عجز پہلی بڑی ہر وقت سننے سے باز رہیں اگر کسی نے کچھ
 پکار کر کے سنایا تو سن لئے وگرنہ خاموش رہتے بسمارت کا خلل
 ہونے سے واہیات سیر و ماشوں سے دل بستگی نہیں رہتی احسا
 اور حرکات کا کم ہونا شہوات کو گھٹا دیتا ہے تلاش کہنہ و نو کی باقی
 نہیں رہتی پیری و صدیب کی ہالت طاری ہو جاتی اس لئے انزوا
 اختیار کیا جاتا بمصداق اسکے ”در نہ ستانی یہ تم میرے یہ نعمت بھی

پروردگار کی عنایت ہی اور بھی دست و پا کی کمزوری وغیرہ سے چنے
 میں لڑکھڑا کر غموں کو رین پڑتے ہیں بار بار اللہ کہتے ہیں خدا یاد آتا ہے تو یہ
 استغفار کا سامنا ہمیشہ ہوتا ہے اور یہ بھی موجب مغفرت ہی بہت
 باتیں اس سن میں طفلی کے عاید ہوتے ہیں سینچے کے جڑے کے
 استخوان کا ہر اک طرف کا زاویہ طفلی میں منفرج رہتا سبب دانست
 ہونے کے اور جوانی میں وہ زاویہ قائم ہو جاتا اور ضعیفی میں
 پہر دانست گر جا کر منفرج ہو جاتا دانست کا گر جانا بھی بچپن کی مشابہت
 دکھاتا ہے اور بچا رہے اطفال تو دانست نہ رہنے کی حالت میں وہ
 بر قعات کرتے اور بوڑھے ہر طرح کا ذائقہ چکھے ہوئے بن جاتا
 کے جو چاہے کہا لیتے اور غفلت میں گم ہو جاتا ہے پند ہو
 وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُطُونِ اُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَجَعَلَ
 لَكُمْ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ اور اللہ نے
 نکالا تمکو پیٹوں ماؤں تمہاری کے سے بہنیں جانستے تھے تم کچھ اور
 کیا واسطے تمہارے کان اور آنکھیں اور دل شاید کہ تم شکر کرو
 ہمیشہ حل رحم کے اندر ہی بہنیں ٹھیرا کر تا کبھی رحم سے باہر بھی قرار پا جاتا

اگر مقام رحم ہی مخصوص ٹھہرتا تو حکما کو اس میں سوال کرنے کی گنجائش تھی وہ
 مقام محل یہ ہیں یعنی کہ جس خصوصیت الرحم میں لہی نالی قاذف میں اور کبھی نالی
 قاذف سے نہ و ناتہ پر عرض یہ تمام مقامات رحم سے باہر ہیں اس لئے
 اس محل کو محل خارج الرحم کہتے ہیں اور ایسے حملوں میں بچے اپنی والدہ
 کے شکم میں رہتے ایسوں کو تولد کے وقت پیٹ چیر کر نکالنا پڑتا
 ہے اور بعض اوقات وہ بچے راستہ تولد کا نہ ملنے سے پہلے
 ہو کر والدہ کے جسم میں جذب ہو جاتے یعنی رفتہ رفتہ بچے کی حرکت
 ہونا کم ہوتے جاتا اور شکم کی بالیدگی کم ہوتے ہوتے پیٹ چھوٹا ہو جاتا
 محل غیب ہو جاتا اور اس مقام پر ایک گولارہ جاتا بعد موت کے اس کو
 چاک کر کے دیکھیں تو اس میں بچے کے بال استخوان دانست
 وغیرہ رہتے اس واسطے پر درگاہ عالم نے محل قرار پانے کی جگہ
 رحم ہی کی تخصیص نہ فرمایا بطون امہاتکم بھی ارشاد کیا یعنی ماؤں کے
 پیٹوں میں بھی حمل ہوتا ہے اس میں دو نون پہلو ہیں ایک تو رحم میں
 بھی حمل ہونا اور دوسرے مقام میں نہونا یہ بات نہ رہی دوسرا
 یہ کہ ہر ایک حاملہ کا رحم جب بڑھتا ہے شکم میں چلا جاتا ہے ورنہ

زیر ناف شانہ کے نیچے اور سکا مقام ہے۔ ایسے حمل ہو چکا نقشہ
 آگے کے صفحہ میں معاینہ کرایا جائیگا۔ اسکے بعد سماعت اور نبض
 اور دل کا ذکر ہے وہ آئندہ کی آیت کے بیان میں لکھا جائیگا۔
 سو لہوین آیت اس میں انسان خاک سے اور نطفے سے پیدا کئے جاتا
 کا ذکر فرما کر حقیقی فرماتا ہے کیا تو نے ایسے پیدا کرنے والے سے
 منکر ہو گیا۔ اسکا حل پہلے لکھ دیا گیا۔ سترہوین آیت اس میں پہرہ شام
 ہے انسان پہلے کوئی شئی نہ تھا عدم تھا حقیقی نے اسے پیدا کیا۔
 مخلوق کا قیاس یہ ہے کہ جہاں مرد و عورت کا ازدواج ہو گیا عورت
 حاملہ ہونا اور بچہ جنم ایک فطری بات ہے اور اس کے ساتھ انکا حفظ
 نفس پورا ہو جاتا ہے۔ لیکن سوچنا فکر کر کے اس بیان کو دیکھو تو
 معلوم ہوتا ہے کہ کسی شجر کا پتا خاک میں بھی نہیں تھا عدم محض کو کون
 اطوار سے حقیقی وجود میں لاتا ہے کس زبان سے شکر بجالاؤ
 ہمتو ایک حقیر اور ناچیز کس گنتی میں ہیں خود جناب ذکر یا علیہ السلام
 کو حقیقی کا ارشاد ہوا وَقَدْ خَلَقْتَنكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا
 اور نہ تھا تو کوئی چیز یعنی تو محض معدوم تھا میں نے تجھے موجود کیا۔

اور نہ کچھ تاکہ فرمایا ان باپ کا شکر بجالاؤ مالا مال ادھکا حال ہی ہے
 جو میں نے لکھ دیا اور پروردگار کے احسانات کو اس عالم کتاب کے
 نمایاں پر غور کیا جاسکتا ہے کہ ایسا بڑا شہنشاہ سبب سبب ہر فرد بشر کے
 ساتھ کیسے کیسے احسان کیا اور کرنا ہے اس لئے عبادت اور معرفت
 کے لئے اس کا شکر بھی بجالانا واجب ہے۔ اٹھارہویں آیت
 انسان زمین سے پیدا کیا جاتا اور پہر زمین میں جاتا اور دوبارہ زمین
 سے قیامت کے دن نکالا جاتا اسکا حال فرماتا ہے اور وہ ذکر کیا گیا
 اٹیسویں آیت سب سے بلند ہی انسان کی طاقت میں ہونا۔ پیدائش
 تو انسان کی نسبت ان حیوانات کے بدیر ہے جسکا سبب آگے
 ذکر کیا جائیگا مگر خاصیت انسانی ہر کام میں جلدی کرنے کی ہے۔ اٹیسویں
 پہلا ارشاد اس آیت میں یہ ہے کہ تم تیار رہو کہ روز پہرچی
 میں تیون شک کرنے ہو ہم تم کو مٹی سے بنا دیے یہ تو بیان کر دئے گیا
 اسکے بعد فرمایا پھر نطفے سے پیدا کئے گئے اور اسکا حال بھی لکھ گیا اسکے
 بعد علقہ اور مضغہ سالم بنا ہوا یا بگڑا ہو اور رحم میں مقرر وقت تک
 ٹھہرا ہے جاتا اور بعد اسکے اسکو پورا بچہ بنا کر باہر نکالنا اور پہر اسکو

جو ان کرنا پہر یا تو مار ڈالنا یا پوڑا کر کے انتہا ضعیفی کو پہنچا کر سہرا زو
 عمر کو پہنچا کر سچنے کی سی حالت میں پھیرنا انکا کچھ محل حال پہنچے لکھ چکا ہوا
 اور اگر ایک ایک دن اور ایک ایک ہفتے میں ایک ایک مہینے میں
 کیا کیا تخلیق ہوتی ہے سو اسکا مفصل حال لکھا جاسے تو اسکی ایک
 کتاب ہو جائیگی۔ اس بیان کی ضرورت ہنیں اکیسویں آیت
 وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ
 نَضْفَةً فِي قَدْرٍ مَكِينٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النَّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ
 مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنشَأَهُ
 خَلْقًا آخَرَ فَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ ۝ اور تحقیق پیدا کیا
 ہم نے آدمی کو سنی بومی یعنی بجتی مٹی سے پہر پیدا کیا ہم نے سکو
 ایک قطرہ منی کا بیج جگہ مضبوط کے پھر پیدا کیا ہم نے منی کو لہو چھا
 پس پیدا کیا ہم نے بوٹی کو ہڈیاں پھر ہڈیاں دیا ہم نے ہڈیوں کو گوشت
 پھر پیدا کیا ہم نے اسکو پیدائش۔ اور پس بہت برکت والا ہی اللہ
 بہتر پیدا کرنے والوں کا۔ ان آیات میں کئی طرح کے ارشاد ہیں
 پہلا ارشاد سلالہ طین یعنی مٹی کے عناصر سے انسان پیدا ہونا اسکا بیان

پہلے ہو چکا اسکے بعد نطفہ کا ذکر کیا وہ یہی حال بیان کر دیا
 ۱۔ اسکے بعد مضمیر وائجا میں تھوڑا کہے کا ارشاد ہوتا ہے۔ پہلی آیت
 میں اے مومنین فی الارحام فریادو سری جاسے بطون امہات کہا
 اب تیسری بات فی ترار کاین آیا ہے اس بارے میں بہت
 گفتگو رہی علما اور حکما متفق الراے سمجھوں نے یہی کہا کہ بطن کا
 معنی رحم ہے رحم کا معنی بطن ہی یہ بات مجازاً کہی جاسکتی ہے مگر
 حقیقتاً دو نون الگ ہیں۔ اور مکیں لغت میں حصین یعنی قلعہ کو کہتے
 وہ بھی رحم کو قرار دیتے ہیں اب ہماری خوش و فکر کو ملاحظہ کیجئے ہم
 ان تینوں کو علیحدہ علیحدہ کر کے آیت شریف سے مطابقت کر دے
 رحم الگ اور پیٹ الگ یہہ دو نون کا ذکر ہو چکا اب حصین یعنی
 قلعہ کیا شے ہو اور کسی دشمن کے بچانے کے لئے یہ بات کہی گئی
 میں نہیں ہے یہ میرا ہی قیاس ہے غور سے سوچو تو ذہن میں آسکتا
 رحم خود بچہ کا دشمن ہی اس بات کو کون باور کرے گا نطفہ کا رحم میں
 پھنپنا ایک طبعی عادت ہی ورنہ رحم کو کب خوشی ہے کہ ایک بے ترتیب
 اور بوجھل شے اپنے میں رہے اور اس کے دوستوں کو کب گوارا ہے

کہ اپنے دوست کو ایسی گرانی کی حالت میں دیکھیں معدہ جو رحم کا بڑا
 دوست ہے اسکی ہمدردی میں اپنے میں تیار رہنے نہیں دیتا جو جس قسم
 کی شکایت کو اس سے کہتے ہیں اور کبھی فی الدم جاری ہو سکتے ہیں۔ پستان
 اور رحم کا بڑا اتحاد ہے حمل کے وقت انہیں بھی بعض حاملہ کو درد
 پیدا ہوتا شدید دانت کا درد بسبب دانتوں کی ہمدردی کے یا
 تمام جڑے میں درد پیدا ہو کر حاملہ کو تکلیف پہنچاتا کبھی تو تھوک کے
 غدود ہمدردی کر کے تھوک بکثرت بہا کر صحت میں خلل ڈالتے غذا
 کے ذائقوں میں تلون مزاجی پیدا ہوتی قوت ذائقہ بھی اسکا ہمدرد ہے
 کبھی حدہ ہوک کو بہت زیادہ کر دیتا اس کے بسبب بد ہضمی ہوتی
 اور کبھی مطلق اشتہا موقوف ہوتی۔ اکثر ثقیل اشیاء کا سیدان ہو کر اس سے
 بھی بد ہضمی ہوتی فم معدہ کا درد بھی شہر اور پستان اور رحم میں ہمدرد
 اعصاب کی شرکت سے اتحاد ہے اسی سبب است حمل کے زمانہ میں
 ان میں دودہ پیدا ہوتا ہے اور بھی یہ دونوں کے آپس میں دوست
 رہنے کے بہت فوائد ہیں۔ قلب بھی رحم کا دوست ہے حمل کے وقت
 ہول دل دہڑکا خفقان پیدا ہوتے جگہ بھی دوست ہے حالت حمل

مین صفر از یادہ کر کے یرقان وغیرہ پیدا کرتا مشانہ کی دوستی مین
 یا استنجہ بار بار لاتا یا استنجہ کو کم کر کے استسقہ پیدا کر دیتا یا استنجہ
 بند ہو جاتا یا حرقت بول ہوتا یا سلسل بول ہوتا رود و ان کی دوستی سے
 یہ بات پیدا ہوتی دست آنے لگتے یا قبض ہو جاتا یا پچیش کی بیماری
 ہو جاتی و مان رحم کا دست ہے اس لئے دوران سرد و سرد
 غشی بے خوابی وغیرہ عاید ہوتی گا ہے بصارت اور سماعت مین بھی
 فرق ہو جاتا تشنچ اور اوجاع جسم مشہور دونوں شش بھی رحم کے دست
 ہین اینین کہانی نفث الدم ضیق النفس وغیرہ بہت امراض ہیں جو عالم
 کو ہو جایا کرتے ان تمامی دستوں کا مشا دیہی ہے کہ اپنے کو مختلف
 انواع و اقسام کے امراض مین گرفتار کر لیکر تمام جسم کو اس بیماری کا
 شریک کرتے کہ اسقاط ہو کر اپنا دوست رحم جو ایک حالت گرائی مین
 ہے اسکو سبکدوش کر دین بقول سعدی علیہ الرحمہ **چو عضو**
 بدرد آورد روزگار **دگر عضو را نماند قرار** اور ایسی سنگا تین
 حالہ کو مفید بھی ہین انکی حقیقت حقیقت شناس خوب جانتے ہین
 لا علم کیا سمجھے معلوم کر د مریض کو در جو ایک تکلیف ناگ ہی نظر آہ

اک ناگوار امر ہے مگر باطن کے فوائد حکما جانتے ہیں اگر یہ درد نہ ہوتا تو
 کسی اپنے مرض کے علاج کے طرف متوجہ نہوتا اور ہلاکت ہو جاتا
 درودون کی تکلیف علاج کی توجہ دلاتی ہے اور جن جن جنین کے
 دشمنوں کا ذکر کیا گیا اُن میں خود رحم بھی شامل ہے ہر مہینے میں مسمول
 آنے کے ایام میں اینٹیا اور درد معلوم دیتے اگر اسقاط ہوا تو اکثر
 اُنہیں ایام میں ہوتا اس حکمت اور بھید سے وہی حکیم علی الاطلاق ^{قضا}
 ہے کہ ان ہمارے افہام پہنچ سکتے ہیں۔ حکماء قدیم فرماتے ہیں
 ہمیشہ عورت کا رحم اپنی گردن کو بطور تانبیل کے دراز
 کر کے مرد کی منی کے قطرے جنین نطفہ ہے خواہش اپنے مین
 لیتا ہے یہ فقط اس کا قیاس ہے رحم کی گردن میں متحرک کوئی بافت
 نہیں جو اختیار سے کم و بیش ہو کر سے مگر صدمات وغیرہ سے
 رحم سرک جاسکتا ہے جس کا علاج مشکل سے ہوا کرتا ہے۔ یہ اپنے قیاس
 کو زور کیون دیتے ہیں نطفہ پہنچنے رحم کا طریق ایسا رکھا گیا ہے کہ
 نرم رحم بہت ہی قریب ہے۔ لہذا اگر انہیں کے قیاس کے
 موافق وہ نطفے کا خواہش مند ہے اور اپنے مستقر سے آگے بڑھ

پیشوائی کر کے لجاتا بھی ہے، تو لہجہ اوس کے مگر جب اوس کے
 تکالیفات شروع ہوتے اس وقت بقول حافظ علیہ الرحمہ کہ عشق
 آسان نہ، اول وے افتاد شکلا۔ جب تو بیزار ہو کر جنین کا دشمن بن جاتا
 ہے۔ اس کے دشمن ہونے کی دلیل آگے بیان کی جائیگی اور یہ ایسا
 سخت دشمن ہے کہ ہر وقت منتظر رہتا ہے وہ معصوم جنین کو باہر
 پہنک دے رحم تو رحم خود عورات زائیدگی وغیرہ کی تکالیف جب
 اپنی گزرتی تو وہ خود حاملہ ہونے کو مصیبت سمجھتین۔ اگر یہ رحم
 کی دشمنی کا سبب نہوتا تو بچے کا تولد ہونہ سکتا یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت
 اور حکمت ہے اور اس کا سبب ہی جو ضرورت کے وقت اسقاط یا
 تولد ہو سکتا ہے یہ رحم بچے پر بطور استاء و شفقت کے ہے اس کی شفقت
 ایسی ہے جیسا کہ کہتے ہیں جو استاد بہ زہر پدر۔ بعض قدیم حکماء کہتے
 ہیں ایک ناکتھ لڑکی ایک پتھر کی چٹان پر بیٹھ کر غسل کی قضا را اسی
 پتھر پر ایک مرد نہا کر گیا تھا اور اوس شخص کی منی دمان گری ہوئی تھی
 اوس لڑکی کا رحم دراز ہو کر اوس پتھر سے اوس نطفہ کو اپنے من لے لیا
 اور وہ لڑکی حاملہ ہو گئی۔ پس رحم کو ان حضرات کے قیاس سے

وحشی کو تر کہا پاس ہے جہان دانہ دیکھا دمان پہنچا۔ عجب ہنسن و فور
خواہش میں ششکے وقت اپنی خواجگاہ سے نکل کر مردوں کے بستر
تو لا کرے کہ کسا و اختتام ہوا ہے کہ اپنا مطلب نکل آئے۔ کیونکہ
تا نبیل کی عادت ہر ششکے وقت پانی کے کنار و نپڑا کر اپنا چارہ جوتی
کرتی ہے۔ رحم کو جنین سے عداوت کیون ہے اس دلیل پر قیاس
کرو شعرا کہتے ہیں کریم سائل خود را غنی کند بکار ۴ دو بارہ لب بخشد
صدف بار بہار۔ وہ بات یہ ہے منجم سانس کی کا پختہ جس کو کہتے ہیں
اوس میں جو بارش ہوتی اور سکون بیان کہتے ہیں اور اتفاقاً وہ قطرات
سیپیون کے منہ میں ایک یا دو یا اس سے زیادہ گر جاتے اور بیان
کرتے ہیں وہی موجب اوس سیپی کی بیماری کا ہے وہ بیماری کیا ہے
اوس کے جسم میں مبتلا ہوتا وہ بیماری سیپی کا جسم بہت ہی نرم
اور لطیف ہے اور اوس کے حفاظت کے لئے پروردگار عالم نے
اوس کے اوس نازک جسم پر ایک شفاف پوشش بنا دی ہے وہ
اوس کی حفاظت میں اپنی زندگی بسر کرتی جب ایسے نازک بدن میں
وہ موتی جو اوس کا ایک مرض ہے نشوونما پانا شروع کرتا وہ تو روز بروز

نہ رہتا جاتا اور اوس کے بیچ و الم میں یہ درونک علت میں مبتلا ہو کر
گھٹنا شریع کرتی اور یہی بیماری آخر اسکی جان لیتی اور اسی موتی کے
بسبب اوس سیپ کہ دریا سے نکالتے اور اوس بیماری گیناہ کو مار ڈالتے
اور موتی کو اوس میں سے نکال لیتے بحرین وغیرہ دریا کے کنارے و تن
لاکھوں سپیان جو مار مار کر ڈال دے دینا مٹر مٹر کر ایسی بدبو ہوتی ہے
کہ وہاں آدمی سے ٹھہرا نہیں جاتا مولانا فرماتے ہیں

دشمن طاؤس آمد پڑا و	اسے بیباک شامان بکشتہ فرا و
---------------------	-----------------------------

پروین کے لئے مور کی جان جاتی اور بادشاہوں کے کز و فر کے
خوف سے دوسرے بادشاہ اسکی جان کے خواہان رہتے یہ
نتیجہ اوس سیپ کے مشوق اور ذوق کا ہوا جیسا کہیئے کہا ہے

گھر سے گئے نگر سے گئے نام گئے	ہم تم سے دل لگا کے بھول گئے
-------------------------------	-----------------------------

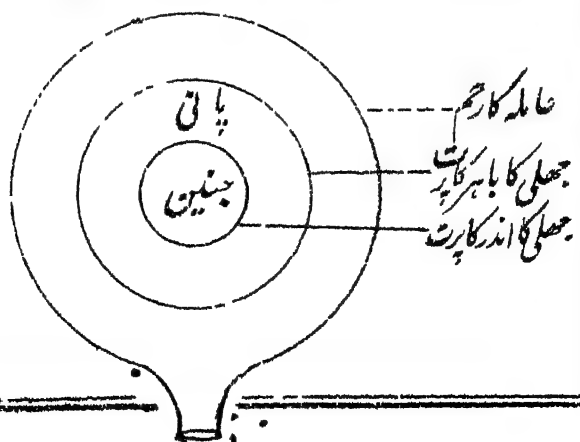
کیا اوس بیماری سیپ کو کان میں کہ انتیان بنا کر ہنسی یا ناک ہے کہ نت
بنا کر ہنسی یا گلے میں اسکا ست لڑہ ڈالتی یہ موتیان تو انسان کی
زیبائش کے واسطے ہے کیا خوب شاعر صاحب کا قیاس پھنچا
کریم سایل خود را غنی کند یکبار۔ ایسی غنی ہو گئی کہ موت کا ذائقہ چکھا

اب خیال کرو رحم بچار سے کا خان بھی قریب قریب اسی سے مشابہ
 ہے صحت میں بیمار پانچ انگل رہتا حمل کے زمانہ میں بیمار رہتا کہ سوت
 کے تمام پیٹ میں پھیل جاتا اور دو دن کو دبا دتا اور بعدہ نہ
 دباتا اور جگر کو دباتا اور دھیر پھیر وں کو اور پراوٹھانا خود وقت میں
 رہتا اور دوسروں کو مصیبت میں ڈالتا اور تولد کے وقت بعض
 رحم کا منہ کھلنے میں دقت ہو اور درو زور زور سے ہو تو خود رحم
 پھٹ جاتے اور کچھ شکم میں چلا جاتا حاملہ اور کچھ دو نومر جاتے اور
 حاملہ ہونے کا شوق رحم کا پہرا ہو جاتا اور جب کبھی دایمان بچوں کو
 کاٹ کر نکالتے ہیں تو خود رحم بھی اس کٹنے میں آ جاتا آنول رحم سے
 جدا ہوے پر کبھی شدید درد گاہے تکلیف کبھی رحم کی سٹراوٹ کبھی
 رحم کا سرک جانا کبھی رحم اڑلٹ کر باہر نکل آنا کبھی پیچھے ٹپ جانا اور کبھی
 بازو کبھی سامنے اور کبھی اوس میں ورم اور سوزش کے امراض ہوتے
 اکثر کتا میں اسی غریب کے امراض کے علامات میں بھرے ہیں
 جو زحلی کے باعث ہوتے ہیں ایسی ایسی صیبتوں کی پیش اندیشی نہ کر کے
 رحم لطفہ کا عاشق رہنا رحم کی بد بختی سمجھا جائے۔ ہم آگے چل کر

بیان کر سکتے ہیں کہ انہیں نصیب ہے۔ تعالیٰ کیہ نکر سچا تا ہے اور کس وقت
 سنی دشمنی پائی گئی ہے۔ یہ یہ یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کہ لطف
 اس میں داخل ہو جاتا ہے اور جب وہ بڑھنے لگتا ہے اس وقت
 رحم کو نذر پیدا ہوتی ہے کہ یہ مجبور میں سے بچ جائے اور اس حاکم حقیقی
 کے کام میں حکما تو کیا ہیں اولیاء اللہ میراں ہیں فقط حکمت ہی حکمت ہے
 والا فرماتے ہیں **و** کا لان کر ستر تحقیق آگاہندہ و بخود و حیران
 سے ڈالندہ نہ چنانچہ ان کی نشانی ستر سے اوست و بل چنانچہ
 رہ و در، یہی اوست و جناب پیران پیر رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں
 میں نے تمام منازل سلوک کے طو کئے اور استغراق خلق کے ساتھ ہوا
 مگر خالق کے ساتھ کبھی نہیں ہوا اس زمانے میں ہم اسکا نمونہ خلایق
 میں اولٹا دیکھتے ہیں اور اور ابواب تو خیر حب حضرات کو حالت ہوتی
 ہے اور اپنے بے ستری ہونے کا لحاظ اور خلایق جو مجلس میں بیٹھتے
 میں انکی رعایت ضرور رہتی مگر قبیلہ کے طرف پیر ہو جاتے کعبہ مقدس
 سے استغراق ہو جاتا غوث اعظم رحم فرماتے ہیں حال وہ ہے اگر
 پرزے پرزے جسم کے کر ڈالیں آہ نکرے۔ آدم بر سر مطلب

سورہ لقمان میں قولہ تعالیٰ وَوَضَعْنَا الْإِنْسَانَ بِلَوَالِدٍ رَّحِمَتِهِ
وَهَذَا عَلَى وَهْنٍ وَفَصَالِدٌ فِي تَمَامِ بَيْنِ أَنْ سَتَلُّنِي وَلِوَالِدَيْكَ
ہم نے انسان کو اسکی ماں باپ کے نسبت نیکی کا حکم دیا اسکی ماں
نے دُکھ پر دُکھ اٹھا کے اسکو پیٹ مین رکھا اور وہ برس میں
اسکا دودھ پڑا یا یہ میرا اور اپنے ماں باپ کا شکر کرے مبریٰ نہ کرے
پھر آنا ہے۔ بچے کی ولادہ کچھ پیٹ مین رہے تاکہ حق الامکان
بظاہر اپنے حمل کی حفاظت کرتی رہے اور بعد تولد کے جاگتی رات کا
لباس پیشاب وغیرہ سے بہرا ہوا بدلتی آپ ترب سسے سوتی اور
ایسے نشست جائے سلاتی مگر شکم مین کچھ ہے تاکہ اسکا کیا خنیا
ہے کہ دشمنوں سے اور سے بچا دے اس لئے حق تعالیٰ فرماتا ہے
ہم اسکو ایک محفوظ قلعہ مین رکھتے ہیں کہ کسی دشمن سے اسے
نقصان نہ پہنچے۔ حمل کے زمانہ مین رحم مین مضطاتی ریشہ پیدا
ہو جاتے اور ایسی طاقت پیدا ہو جاتی ہے کہ اگر تولد کے وقت
دائی یا حکیم ہاتھ رحم مین بھنچا تے ہیں تو ایسا ہوتا ہے جیسا کچھ
مین دیتا ہے یہ طاقت حق تعالیٰ نے کیون عطا فرمائی یہ سب کچھ

کہ باہر خراج کرسنی کے لئے آراور وہ قلعہ جسکا حقتالی نے
 کر لیا ہے۔ اسے یا اسقاط کے وقت زٹ جاتا ہے یا دایا
 اور کھو جاتا ہے۔ چارویں اور دہم کے قابو میں آجاتا ہے
 اور کو باہر ڈھیل رہتا ہے اور اگر نکلنے کو زیادہ عرصہ لگے تو دبا دبا
 مار ڈالتا ہے اور یہ مہربان رحم بچے پر ایسا سایہ فگن ہے جیسا کسی
 کہا ہے ۛ خفقان ہوتا ہے جسد شب تنہائی میں ۛ سرت
 کہتی ہے نہ گہرا تر سے سر پرین ہوں ۛ اب معلوم کیا چاہئے وہ حصین
 یعنی قلعہ کیا ہے وہ ایک جھلی ہے جسکے دو تہ ہیں جسکو شیمہ
 کہتے اور اون دونوں تہ کے درمیان پانی بقدر ایک سہوچہ
 کے بھرا ہوتا ہے رحم کے طرف بھی جھلی ہے بچے کے طرف بھی
 جھلی ہے اور پانی درمیان میں ہے لکیریں یا حصین کا نقشہ



روئے زمین کے پادشاہ و دشمنوں سے اپنے ملک کی حفاظت
 کرنے کے لئے قلعہ بناتے ہیں قلعہ بھی اس طرح ہو رہا ہے بہن
 اور اطراف قندق بنا کر اوس میں پانی بھرتے اور ان کو معلوم ہے
 جو دشمن آئیگا زمین پر سے آئیگا اور یہم جو بچے کے اطراف قلعہ
 ہے اسکا پانی چو طرف محیط ہے یہ اسواسطے کہ اس بچے کا
 دشمن بھی اطراف محیط ہی کسی طرف سے اسکا قابو نہ بنے سوائے
 پھر یہ قلعہ کیونکر توڑتا ہے۔ جواب اس قلعہ کو ہی رحم اوسکا
 دشمن توڑ دیتا ہے جب بچہ رحم میں پرورش پا کر بڑا ہونا شروع کرتا
 اور قلعہ بھی اوسکے ساتھ مضبوط ہوتے جانا رحم جو اوسکے اطراف
 محیط رہتا ہے اسکو اسکی بربادی کی فکر شروع ہو جاتی اور وہ اپنی
 قوت کی ترقی کے لئے عضلاتی بافت کی تقویت بڑھانا شروع کرتا
 اور نون یا دس مہینے کے عرصہ میں جب خوب عضلاتی ریشے
 اینٹھنے کے قابل ہو گئے اور سوقت اپنے ساتر و سامان کے ساتھ
 پہلے تو اکثر اوقات ہلکے ہلکے طور سے دبا کر دیکھتا جسکو نقلی درد کہتے
 بہن یہم قبل تولد کے کئی روز پہلے سے معلوم ہوا کرتے ہیں اور قریب

تولد کے زیادہ زور زور سے دباتا جس سے شدید درد محسوس
 ہوتے آخر انارودہ قلعہ اسکی سختیوں سے ٹوٹ جاتا اور پانی جو بچہ
 کی حفاظت کے لئے تھا بہ جاتا اور پھر تو قابو پا کر رحم اوس بچہ کو
 باہر ڈالتا اگر کسی موقع پر اس جنگ میں رحم تھک گیا اینٹھاوٹ
 کم ہو گئی درد دیشے ہو گئے تو دوائیاں اور قرابتی حاملہ کے اقسام کی
 دوائیاں وغیرہ دیتے کہ اوس دشمن رحم کی تھخاوٹ دفع ہو اور زور
 زور سے اینٹھے جب دہ قلعہ ٹوٹ لیا اور بچہ باہر آ گیا رحم ذرا آرا بکیر
 پھر جو دباتا ہے تو وہ آنول بھی باہر نکل آتی ہے اسکے اپنے دین آپ
 اینٹھ کر زیر ناف ایک گولا بجاتا اس سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ ہزار بار
 کے شریاں ٹوٹ کر آنول جو نکل جاتی اون کے منہ کھلے رہتے اپنے
 زور میں رحم آپ اینٹھنے سے خزانہ بند ہو جاتا یہ حقتعالیٰ کی صفت
 ہے بقول سعدی برآر و غلیل زبت غائے ۴ اس آیت شریف
 کا آخرفتبآرک اللہ احسن الخالقین ہی اسی مضمون کی تمہید
 تھی جو اوپر ہم نے ارمام اور اصلاب اور نطفہ اور حیض ان سبکی
 طہارت ثابت کرتے آئے کہ نجس البشیا سے نجس البائے میں

تجس پتے کا بناؤ نبوت پاسے کہ اس پر انعام فیما سن پروردگار
 آدم علیہ السلام سے یہان تک کیسے کیسے جنون کو قدرت سے مانچون
 میں اوسان حسن الخالقین نے دلا لاہو اسکا منہ ہے کہ اسکی نرکتوں کا
 بیان کرے اور کسکی عقل ایسی ہے کہ اسکی بارہمیوں کا سمجھے اسے کچھ
 جمل بیان آئندہ کر دیا جائیگا۔ بایکسویں آیت اسمین حق تعالیٰ نے کس
 داتہ الارض پانی سے بنائے جانے کا ذکر فرمایا اسمین آدمی بھی شریک
 ہے۔ مراد پانی سے نطفہ ہے تیسویں آیت اسمین انسان نطفے
 سے پیدا ہونے کا اور نب اور صحر کا مذکور ہے چوبیسویں آیت
 اسمین یہ ارشاد ہے تم دیکھ چکے کیسا اللہ تعالیٰ پہلے بار پیدا کرتا ہے
 اور دوبارہ بھی پیدا کرنا اوسکا آسان ہے چھبیسویں آیت فرمانا ہی تمام
 زمین پر پھر کر دیکھ کیونکر حق تعالیٰ انسان کو پیدا کرتا ہے اور پھر بنا اوسکو
 آسان ہے چھبیسویں آیت اسمین بھی وہی ذکر ہے جو اوپر کی آیت
 میں ہوا۔ استائیسویں آیت یُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ
 الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ کھاتا ہے زندے کو مردے سے اور نکالتا ہے
 مردے کو زندے سے۔ اہل تفسیر فرماتے ہیں حق تعالیٰ کھاتا ہے

مفسد سے مصلح کو یا کافر سے مومن کو یا جاہل سے عالم کو یا اسکے غلام
 اچھوں سے برون کو نکالتا ہے۔ مگر لغوی معنی یہ کرتے ہیں انسان
 اور حیوان کا نطفہ مردہ ہے اور اس مردہ نطفہ سے انسان اور حیوان
 کا زندہ بچہ پیدا ہوتا اور پرند کا انڈا مردہ ہے اوس سے زندہ بچہ نکلتا
 اور تخم نبات کا مردہ ہے اوس سے زندہ درخت زمین سے باہر
 نکلتا ہے۔ پھر اسکے برعکف زندہ انسان اور حیوان سے مردہ نطفہ
 اور زندہ پرند سے مردہ انڈا برآمد ہوتا اور زندہ جمادات مردہ تخم
 پیدا ہوتا یہ ہمہ فہائش عام حضرات کے لئے کافی ہے بحقول لوگ
 اس کو مان نہیں سکتے کس لئے کہ تخم میں باقی جان ہے انڈے میں جان
 ہے زردی میں ایک زندہ سحرک نطفہ پرند کا موجود ہے اوس سے
 بچہ بنتا اور تمام زردی میں چربی آہن فارسفورس وغیرہ ہیں اس سے
 پرند کے بچے کے اعضا کی تعمیر ہوتی اور اس کا نمو کامل ہونے کیلئے
 سفیدی اوس کی غذا ہے اور وہ سفیدی شل دودھ کے ہے
 جیسا حیوانات کے بچے اپنے منہ سے گھاس کھانے لگے تک
 مان کے دودھ سے پرورش پاتے پرند کے بچے غذا اپنے منہ سے

کھائے تکت اور کسے لئے اور کتا و دودھ انڈے میں رکھا گیا ہے
 اور حیوانات اور انسان کی مٹی میں لاکھون زندہ نطفے چلتے پھرتے دوڑتے
 نظر آتے عقلاً ان نطفوں کا زندہ ہونا دیکھ کر ان اشیاء کو مردہ نہیں
 کہہ سکتے اور کسی تدبیر سے تخم میں جان ضائع کر دی جائے پھر اس
 تخم کو زمین میں بودین کبھی اس مردہ تخم سے جھاڑ نہ کھلیگا پروردگار
 کا ارشاد مبارک آیات قرآنی میں اس پنج پر نزول فرمایا ہے اوسے
 جس طرف لیجاؤ سیدھا ہے اگر قیامت تک عقلاً چاہیں اوس میں کوئی
 بات خلاف کر سکیں ممکن نہیں۔ پھر کیوں اسپر زور دیتے ہیں کہ ہضہ
 اور تخم اور مٹی مردہ ہے یہ تو زندہ ہے اور زندہ سے زندہ
 پیدا ہوا تو محال کھان رہا۔ اسمیں اک بات اور بھی قیاس کیا چاہئے
 کہ مردہ اوسے کہہ سکتے ہیں کہ پہلے وہ حالت زندگی میں اور بعد
 امر جانا اور سوقت اوسے مردہ کھینکے یہ تخم اور انڈا اور مٹی ابتدا
 ہی سے مردہ ہیں بقول اُن حضرات کے پہراں کومردہ کیوں
 کہہ سکتے ہیں۔ ایک مولوی صاحب نے مجھ سے کہے میت مردہ
 کو نہیں کہتے آئندہ مرے والے کہہ سکتے ہیں اسپر یہ دلیل ہے کہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا اِنَّكَ مَيِّتٌ
 وَاَنْتُمْ مُبْتَلَوْنَ مَا لَا تَأْمَنُ مِنْهُ زنده تھے آئندہ مرینگے کر کے
 ارشاد ہوا اور مر سنے ہوئے کو مَیِّت کہتے ہیں مین نے یہ سنکر
 کہا اس سے اُنھیں عقلاً کا قول ثابت ہو گیا یعنی انڈا اور تخم اور مینی
 آئندہ مرنے والے ہیں تو پس ہم تم سب بھی آئندہ مرنے والے ہیں
 پھر مرنے والوں سے مرنے والے کھالے جائیں تو کمال قدرت
 کا کیونکر ثابت ہوا ہم تو ممکن ہے۔ پھر مین نے کھا اس موقع پر پروردگار
 حقی کے مقابلہ میں مَیِّت کا ارشاد فرما رہا ہے اگر وہ مطلب
 یہاں ہے تو حقی بھی مرنے والا اور مَیِّت بھی مرنے والا ہوا۔
 پھر مین نے اون مولوی صاحب سے کہا ابو بکر شعبہ کی قرأت
 ملاحظہ کیجئے اور یہ تو واضح عام چھاپے کے قرآن شریف کی کتاب
 پر موجود ہے جہاں یُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ آیا ہے واما یُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ
 الْمَيِّتِ لکھا ہوا ہے اس سے تو ہم نے مَیِّت کا ثبوت دیدیا۔ اور
 علیٰ ہذا اسکے خلاف زندگی سے مردہ نکالنا بھی سمجھ لیا جائے۔ اب
 اس میں ہم محققی جواب بیان کرتے ہیں وہ اگلے مفسرین کا بیان بھی

حق ہے مگر ہمارا جواب عقلا کا منہ بند کر نیکے لئے کافی ہے کہ اس سے
 کہ شرق اور غرب کے حکما اگر ایک جاے ہو جائیں اس میں کچھ چون
 و چرا نہیں کر سکتے۔ اسپر غور کرو کروڑوں حشرات الارض کے انڈوں
 سے کیڑے پیدا ہوتے جیسے مہیوں کے انڈوں کے کیڑوں کو
 دیکھو جب وہ مرکز خشک ہو جاتے اونہیں سے مہیاں نکلا اڑ جاتے
 اور کبیل کے کیڑے مرکز سوکھ جاتے اونہیں سے کیسے کیسے خوش
 یا تر نکلا اڑہ جاتے پھر وہ کیڑوں کے خشک قول کو کیا کوئی حکیم
 کہیگا کہ اس میں جان باقی ہے یہی مردے زندہ نکلتا ہے اور اسی
 دلیل پر ہم آپ کے قول کا بھی ثبوت دیتے ہیں یعنی انڈے سے کچھ
 اور تخم سے مول کا نکل گئے پر وہ جو خشک قول باقی رہ جاتا یعنی اونکا
 قشر وہ البتہ مردہ کھا جاتا تو راست ہی۔ بعض وقت حاملہ عورت
 تولد کے وقت کسی سبب سے ہلاک ہو جاتی اور شکم میں کا بچہ زندہ
 خود بخود باہر آ جاتا۔ یہ ہے مردہ سے زندہ نکلتا اسپر ناظرین مدہم
 خیال کریں گے شاید بچہ اپنی طاقت سے باہر تولد پایا ایسا نہیں۔ پہلے
 لکھ چکا ہوں بعض وقت ایک عرصہ تک مردہ کے قلب کی حرکت

باقی رہتی اور کبریاں کئے گوشت اور رودون کے حرکات اور
 اختلاج بہت عرصہ تک باقی رہتا ہے ایسا ہی عورت کے رحم کے
 اعصاب کی حرکت باقی رہتی اس سبب سے وہ بچہ باہر آتا۔ اور اس
 عصبی انتظام کا وہ ان معلوم کرتے بہت سے علوم چاہئے یہ تو بیان
 ہو چکا اب بچہ بیچ المیتہ من الحی یعنی مردہ زندہ سے کھانا۔
 غریب فرما۔ زندہ انسان اور زندہ حیوان سے نئی مردہ
 کھاتی ہے۔ زندہ پرندہ۔ مردہ اور کھانا۔ زندہ درخت سے مردہ
 شجر کھاتا ہے۔ لانا۔ ہن۔ اس نام و تبرک پر ساختی ہے۔
 صید نزدیک رتہ دورانہ انتہی ہے۔ تا اثر سنا جاتا ہے کہ فلان عورت
 نے مردہ بچہ کھا۔ اور اس سے صحیح طلب اس آیت کا برآمد ہوتا کہ
 وہ بچہ زندہ تھا اور مر کر پیدا ہوا مردہ اس کی کھانے کے پہلے اس کا زندہ
 رہنا ثابت ہو۔ موسم خزان درختوں کی پتہ جھڑی کیا ہے یہ سب
 پتے پہلے زندہ تھے بعد مردہ ہو کر گر گئے پرندوں کے پر مردہ
 ہو کر گر جاتے سانپ کا پوست کچلی بن کر کھاتا درختوں کا زندہ پتہ
 نیا بدلتا اور پرانا مردہ ہو کر کھاتا سرد ملکین میں سبب افراط و تفریط

انسان کے ناک کان بعض وقت مردہ ہو کر گر جاتے انسان اور حیوان کے زندہ بافت کی سٹراوٹ ہو کر بافت مردہ ہو کر نخل جاتی شکم میں کیڑے مکر گر جاتے زہاؤن کی آنول پہلے حالت زندگی میں تھی بعد مکر گر جاتی ایسے ہزار نا نظایر مل سکتے کہ جہاں وجود پہلے حالت زندگی میں زندہ تھے متعلق تھا اور بعد مکر اوس سے جدا ہو کر خارج ہوا۔

اٹھائیسویں آیت وَمِنْ آيَاتِهِ اَنْ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَا اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْشِرُوْنَ وَمِنْ آيَاتِهِ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِيَسْكُنُوْا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُوْنَ اور نشانیوں اوسکے سے یہ کہ پیدا کیا تھو مٹی سے پہر ناگہان تم انسان ہو چلے پھر اور نشانیوں اوسکے سے یہ کہ پیدا کیا واسطے تمہارے آپس تمہارے جوڑے تاکہ آرام پکڑو تم طرف اوس کے اور کیا درمیان تمہارے پیار اور مہربانی تحقیق بیچ اوسکے نشانیاں ہیں واسطے اوس قوم کے فکر کرتے ہیں۔ حق تعالیٰ نے اس آیت شریف میں پہلے انسان کو مٹی سے بنانے کا ذکر فرمایا اور بعد ازواج کا بیان کیا

اور بعد اس کے پیار اور محبت اور مہربانی جو آپ کی اور اوس کے نشانیا
 فکر کرنے والوں کو جو جو معلوم ہوتے ہیں اونکا حال بیان کیا امتیسویں
 آیت اسمین پہلے پیدائش کا حال اور رزق دینے کا حال اور مار
 کا بیان کیا اور پھر بعد جی اٹھنے کا ارشاد تبارک و تعالیٰ آیت اسمین
 کے بعد قوت اور قوت کے بعد ضعف اور ضعف کے بعد قوت
 اور قوت کے بعد ضعف اور بڑا پا اور جیسا چاہا ویسا پیدا کر کیا حال بیان
 فرمایا۔ اکتیسویں آیت الَّذِیْ أَحْسَنَ کُلِّ شَیْءٍ خَلَقَهُ وَ
 بَدَأَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ۔ ثُمَّ جَعَلَ لَکُمُ سُلَکَیْنِ
 مِنْ مَّاءٍ مَّهِیْنٍ۔ ثُمَّ سَوَّاهُ وَ نَفَخَ فِیْهِ مِنْ رُوحِیْ وَ جَعَلَ
 لَکُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ۔
 وہ کہ اچھی طرح بنایا ہر چیز کو کہ پیدا کیا ہے اسکو اور شروع کیا پیداکرنا
 انسان کا مٹی سے پھر اولاد اسکی پانی حقیر سے پھر تندرست کیا اسکو
 اور پہونکا بیج اوس کے روح اپنی سے اور کیا واسطے تمہارے سنا
 اور دیکھنا اور دل تہوڑا سا شکر کرتے ہو۔ اگر انسان مجرب و برکاسیر کریں
 اور شرق و غرب شمال اور جنوب تمام دنیا پہر کر ملاحظہ کریں تو معلوم ہوگا۔

کروڑوں چیزیں حق تعالیٰ نے کس کس حسن کے ساتھ پیدا کیئے ہیں اونکی
 تفصیل اس کتاب میں کیا ہو سکے اس میں تو وہی کچھ بیان کی ضرورت ہے
 کہ انسان کے وجود میں کیا کیا ہے کچھ اوسکا نمونہ مختصر بیان کیا جائے
 انسان کا سراپا دیکھا چاہئے کہ سر کے بال کس جس سے موضوع ہیں اگر
 عورت کے سر پر بال نہ ہوں اگر وہ حور ہے تو فارہی اور آنکھیں کیسی ٹھن
 وضع ہوئے ہیں اگر سر سے پاتک کہیں اور جاے اوں کے لئے رہنے
 کی سوچ کر دیکھو کیسی شکل انسان کی بنجائیگی یہ آنکھیں اگرچہ دیکھنے کے کام
 کے واسطے ہیں مگر چہرہ کا حسن انہیں کے رہنے سے پسندیدہ ہے
 اور کان سننے کے واسطے ہیں مگر کیسی خوبصورتی ان کے رہنے سے چہرہ
 کی ہوگئی اور کوئی صنائع یا مصوران کا نون کو کسی اور دوسرے مقام پر لگا کر
 تصویر کو خوبصورت بنا سکے ممکن نہیں۔ ناک سونگھنے کے لئے ہی دیکھا
 چاہئے کیسے موقع پر لگی ہے اور منہ کتنے کام کے لئے بنا ہے کھانا
 پینا بات کرنا پڑھنا گانا وغیرہ سب کچھ اسی سے ہوتا ہے۔ ہاتھ کیسے
 خوبصورتی سے لگائے گئے ہیں اور اتنے اتنے کام نکلتے ہیں کہ جسکا حصر
 نہیں علیٰ ہذا بیرون سے کیا کام ہوتے ہیں سب جانتے ہیں عورت

کا بدن ملائم طبع خوبصورت پیمائش میں اگر ایک متوسط مرد اور ایک متوسط
 عورت کو برہنہ کھڑا کر کے ناپیں تو عورت کے سینے کی چوڑائی مرد
 کے کولہ کے برابر ہوگی اور مرد کے چھاتی کا عرض عورت کے لے کے
 برابر ہوگا عورت کا کولہ چوڑا اولاد کے تولید تناسل کے لئے اور مرد
 کی چھاتی کا عرض شجاعت اور دلیری کے لئے مردوں کو دیا بھی
 موچھ رغب کے لئے عورتوں کو بال نہ رہنا خوبصورتی کے لئے
 عورتوں کے لئے پستان کیسی خوبصورتی تباہی ہین سواے اسکے
 عشوہ ناز انداز ادن کی جلی ہے۔ اور اسکے نعمتوں کی قدر جب ہی
 معلوم ہوتی ہے کہ ادین سے کوئی شئی ناقص یا معدوم رہے اگر
 دانت گر جائیں یا ایک آنکھ پھوٹ جائے یا اندھا ہو جائے یا لنگڑا
 لولہ ہو یا ناک غیب ہو او سوخت شرق سے لیکر غرب تک کوئی چاہے کہ
 ویسی بنا دے ناممکن۔ یہ تو باہر کے بعض عضو کا حال بیان کر دیا
 اور از روی تشریح کے اندرونی جو انتظام ہے وہ بجز تشریح دان
 کے کون سمجھ سکتا ہے البتہ بعض باتیں قرین قیاس جو اسکو کچھ عوام بھی
 معلوم کر سکیں گے یہ ہین یعنی حق تعالیٰ نے مرد اور عورت کے ابدان

قریب قریب پیدا کئے ہر ہر شری بطور نمونے کے جو اس میں ہے وہ اس میں
 بھی ہے عورت کو پستان ہر مرد کو بھی نمونہ ہی اور ایسا بھی نمونہ ہے کہ
 لڑکا پیدا ہوئے پر سفتے دو سفتے کی عمر میں بعض بعض لڑکے اسکے
 چھاتیوں میں دودھ پیدا ہوتا غزوہ پستان کے بالیدہ ہوتے اور عورتیں
 اسکو کچھڑتے اور حکما اس بات کو منع کرتے کہ ایسا نہ کیا چاہئے چند عرس
 میں وہ اپنے سے آپ کم ہو جاتے اور انہیں مرد کو ہین عورت کو بھی
 جنکو خضیۃ الرحم کہتے ہین انکو اس میں زیر و بالا کی شکایت ہوتی اور فتن
 بھی مائی لچی بھی مثل مردوں کے ہوا کرتی۔ اور عفتو مائل مرد کو ہے
 اسکا نمونہ عورت کو بھی ہے جسے بظہر کہتے ہین اور اس میں بافت ایسی ہے کہ
 وہ خواہشات کے وقت اس میں گھٹنے بڑھنے کی قدرت ہی اور بعض کو
 اتنی درازی پیدا ہوتی کہ بظہر مثل مرد کے بڑا ہو جاتا اور عورات اس میں
 اسی کے وسیلے سے مصاحقہ کرتین اور مثل ستمنا بالیدہ کے
 یعنی ماتھے سے منی نکالنا اور استسہا بالیدہ کے بھی مرکب ہو جاتین جناب
 امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اول ممالک میں عورات کو فتنہ کا حکم فرمایا
 ہین اور وہ ان اسکا رواج ہے دوسرے ملکوں میں بہت کم رواج

یعنے بظہر کو تراش دیتے اور انگلیوں کو انسان کے دیکھو تو کیسے قاعدہ ہے
کم و بیش بنائے گئے ہیں جب مٹھی بند کرتے ہیں سب برابر ہو جاتے۔
ناخن انسان کے کسواسطے ہیں ناخن کا بڑا فائدہ یہ ہے انسان کے جسم
میں تمام جسم سے بڑھ کر انگلیوں کے انتہا میں حس رکھی گئی ہے اسی سے تمام
اشیا کو مس کر کے تمیز کرتے اسی سے بناضی کرتے بہت باتیں اس
امتیاز سے معلوم کرتے اوس قوت لامسہ کی حفاظت ناخنوں سے ہر
ایک واسطے بہت دبا کر ناخن نہ کٹوایا کرنا اس سے انگلیوں کے انتہا کی
حس سہند ہو جاتی اور جو لوگ آتش کا کام انگلیوں کے وسیلے سے
کرتے روٹی وغیرہ پکانے والوں کو انگلیوں کی حس سہند ہو جاتی اور
ناخن کھیلانے اور گرہ کھولنے اور کچھ جسم میں چب جاتی تو کالنے ہزار
کام اس سے ہوتے ہیں۔ انسان کے منہ میں دنیا میں جتنے قسم کے
چار یا یہ جانوروں کے دانت ہیں ان سب کے نمونے دئے گئے گوشت
کھانے والے ورنہ جیسے شیر وغیرہ اون کے کوٹھلیاں اور دانت
پینے والے حیوان جیسے گائے بھینس وغیرہ اون کے دارحین ہیں
بکرے ہرن وغیرہ کے روبرو کے دانت غرض ان سب طرح کے

و انت اس لئے دے گئے کہ انسان تمام قسم کی غذا کھا سکے اور ہر ملک میں
 زندہ ہو سکے۔ اس کے بعد تعالیٰ نے انسان کو مٹی سے پیدا کرنا ارشاد
 فرمایا جسبما بیان لکھ چکا ہوں اس کے بعد ارشاد ہوا اسلانیہ ماہمین سے نسل
 بیماری ہوتی ہر سالہ کے بارہین پہلے ذکر ہو چکا لغات میں نطفہ کچھ
 طفل صغیر کہ کھینچی لئی ہوئی شے اور خدا سے کسی شے کا یہ سب ذکر ہے
 مفسرین فرماتے ہیں مادہ مہین نچڑا پانی ہے یہ انسان کا سچڑا ہوا
 زلال ہوا۔ انہن سے ماہمین کو اور مٹی اور نطفہ ان سب کو ایک شے
 اور مختلف نام ہیں ان کے کہتے ہیں اور یہ کہتے ہیں مٹی سے آدم علیہ السلام
 اور مادہ مہین سے اونکی اولاد پیدا ہونا مراد ہے۔ اس آیت شریف میں
 ایک بڑی باریکی اور نزاکت ہی بڑے غور سے سوچو تو معلوم ہو سکتی ہے
 اسی پر خیال کر کے بہت سے قیاس لگانے ہیں پہلے اس میں ارشاد ہوا
 وَبَدَا خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ طِينٍ ۝ یعنی اور شروع کیا پیدا کرنا انسان
 مٹی سے ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ مَاءٍ مَمِينٍ ۝ پھر اولاد اونکی
 پانی حقیر سے مفسرین پہلے سے مٹی سے ہر آدمی کی خلقت ہونے کی
 نفی کرتے تھے تیسرا سبب پرانکو تقویت پوری ہو گئی کہ پہلی آیت سے

مراد آدم علیہ السلام کی خلقت ہی اور دوسری آیت سے اولیٰ کلہم نسل سے مراد ہے اب اس راقم سے اسکی باریکی معلوم کریں ارشاد حق ہوتا ہے مٹی سے اسکی ابتدا ہم نے ڈالی وہ اسطرح کہ اوس سے غلہ ہو کر غذا بن کر جیسا کہ اول بیان ہو چکا ہے وہ ہضم ہو کر خون ہو کر نطفہ بنا اور اوس نطفے سے اسی شخص کی نسل جاری ہوئی یہاں آدم کا کیا ذکر ہے اور حقیقتاً جسکو سلالہ ماہ مہین فرماتا ہے وہ سلالہ ہمارے پاس مہی خلاصہ منی کا ہے جس زندہ شے کو ہم نے نطفہ یا نسمہ کہا ہے اور اوسکا بیان پہلے ہو چکا اور ماہ مہین کی معنی ذلیل حقیر کم مقدار کی ہے ہر اک صاحب لعنت نے یہی لکھا ہے کسی نے نجس نہ لکھا اس کے بعد حقیقتاً بچے کے پورا بنائے جائیگا ذکر فرمایا آیات متذکرہ میں بہت کچھ تشریح کا ذکر ہو چکا اوسکے سوا جو جو عضو باقی رہے پروردگار نے مختلف مقامات میں مختلف احکام میں اولیٰ تصریح فرمادیا۔ یعنی ماتمہ۔ پیر دانت۔ انگہ۔ ناک۔ کان۔ زبان۔ سر۔ جبین۔ پہلو۔ پیٹ۔ پیٹھ۔ مقعد۔ دبر۔ ذکر۔ فرج۔ انتین۔ ساق۔ شکم۔ خون۔ امعاء۔ لب۔ کچھ گوراز سیاہ رنگ وغیرہ بہر طرح تشریح البانی پوری کر دی اور ان

جوارح کے افعال سے تمام قرآن مملو ہے مثلاً سب اوقات بحیثیت
 کسب نمود و لعب افعال کے ایک کھانا پینا اور افعال ستیہ زنا چوری قتل
 انعام و عینہ اور یہ بھی سسر ما دیا ان نعمتوں کے عطیات کو ہماری سبادت
 اور احکام میں صرف کرنا اور اسکے خلاف میں مستحق باز پرس ہونیکے پس
 سَوَّالَتِ رَجُلًا کَا مُطَلَبِ نَوَزَاتِهَا تَامَ رَمَاتُهَا اس لئے ارشاد ہوا وَ
 نَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهِ اس روح خاص ہو گئی جانے سے پیشتر بچے کا گنہ
 کا اپنے والدہ سے متعلق رہتا۔ ارواح کے حقیقت سے خدا رسول
 علیم ہیں اور اولیاء اللہ کو اپنے حسب مراتب معلومات ہو۔ ان کے سوا
 صوفیہ اور علما اور حکما اپنے اپنے کیا سوئیہ بحث کر لیتے ہیں مگر اس پر اکثر
 کا اتفاق ہے کہ ایک مثالی ہے تمام جسم میں سرایت کی ہوئی ہے
 اور یہ بعینہ اوستی شخص کے جسم کے مثل ہی اور جسم سے علیحدہ ہو کر دوسرے
 مقام پر جا سکتی ہے اس کے دورخ ہیں اسفل کا رخ جسم سے متعلق
 اور اعلیٰ کا روح حیوانی سے اور یہم پر تو ہے روح حیوانی کا علی
 روح حیوانی مانند مثل کے تمام جسم میں سرایت کی ہوئی ہے جسکے
 دورخ ہیں اسفل مثالی کے ساتھ اور اعلیٰ روح انسانی کے ساتھ متعلق

اور یہ روح انسانی کا پر تو ہے خوشی اور غم اور خطوط اور قبر کے
 سوال و جواب۔ سب ان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور یہ روح خواب کی حالت
 میں اور میدان میں تصور کے ساتھ ہزار ماکوس چلی جاتی اور خواب میں
 یہم جو بو کرتی وہ بیداری میں یاد بھی رہتا۔ اور اسے شہد کا چہا ہر پانا
 اسی روح کے اچھے برے سینے پر موقوف ہے۔ نفس بھی اس روح کا
 نام ہے اگر بد روشی ہو تو نفس نارہ کہتے کوامہ اور ملحمہ اور ملحمہ
 اسی روح کے درجہ برہمہ برے اور اچھے پنے کہتے نام ہیں۔ میں
 ایک نامہ صاحب سے پوچھا روح کی تجزی میں کیا فرماتے ہیں
 انہوں نے کہا غیر ممکن چہر میں نے کہا سانپ اور وہ سترات الائن
 بسکو عوام بتی کہتے ان کے چند ٹکڑے کر کے دو دو منتشر کریں
 اور ان ٹکڑوں پر سوزن چبھائیں تو حرکت کرتے ہیں۔ یاد ان میں
 روح متحدہ ملحدہ ہے یا نہیں اور یہ بات انسان اور دوسرے
 حیوانات میں کیوں نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے کہا یہ حکمت کا سوال ہے نہ
 معلوم ہوا اولیاء اللہ کی روحیں تمامی مخلوق کی ارواح میں تصرف
 کر سکتی ہیں اور ہر ہر کے حال سے واقفیت ہو سکتی ہے۔ تیسری

روح انسانی ہے اور وہ شعاع ذات مطلق ہے۔ مولانا فرماتے ہیں

تفرقہ در روح حیوانی بود	انفس واحد روح انسانی بود
-------------------------	--------------------------

روح کے بعد سماعت اور بصارت دے جانیکا ذکر فرمایا اس کے بعد
 دایعہ کئے جانے کا مذکور ہے اور دوسری آیات میں بھی اسکا
 ارشاد ہے چنانچہ سورہ یسین میں قل هو اللہ انتاءتم وجعل لکم
 السمع والابصار وانتم لاقایلان ساقطہ شکر دین۔ یعنی تم کو بنا دیا اور
 تمھاری سماعت اور بصارت اور دل اسپر تھوڑا شکر کرتے ہو۔ اب
 معلوم کیا چاہئے کہ دل کیا شے ہے عوام الناس نے جس مضغے کو دل
 سمجھا ہے وہ مجازی دل ہے۔ تشریح انسانی حقیقتی نے بالتفصیل
 بیان فرمادیا نطفہ علقہ مضغہ غلطام لہم احشا مذکور رباط و عیرہ
 اور تمام جسم کی پرورش کے لئے خون جو پہنچا ہین انکو شریان کہتے
 اون کی ابتداء دل سے ہے اور تمام جسم کا پس ماندہ خون جو واپس لانی
 انکو اور داکہتے اون کی انتہا دل میں ہے۔ انسان اور حیوان کا دال شل
 ایک رتبر کی بیکار ہے کہ ہر اور وہ راستہ رن بسم کو خون پہنچاتا ہے
 اور غلیظ خون کو دونوں پیپڑوں میں پہنچا کر صاف کرتا ہے اور واپس

کوئی کارخانہ مثل دماغ کے کارخانوں کے نہیں ہے۔ کلام الہی میں اس مجازی ل کا ذکر نہیں ہے دل حقیقی کا ذکر ہے اسکے کئی نام ہیں دل۔ ضمیر۔ فواد۔ قلب۔ ہناؤ۔ اور نفس روح۔ سوال دل مجازی اور دل حقیقی کے افعال کی تفصیل قرین قیاس کی جائے۔ جواب دماغ اعضائے رئیسہ ہر اوزنیم پر بادشاہ ہی دیکھو بادشاہ کے رہنے کی جائے کیسی محیط استخوان میں محفوظ ہو کہ کسی طرف سے ہوا کا بھی گزر نہیں ہو سکتا۔ دل مجازی کا مقام صدر میں ہے وہ ایک پھیلیون کا غیر محفوظ پیچر ہے وہ مضغہ بچارہ اوس میں رہتا ہے یہ رئیس کہان ہو سکتا اسکو صدر الصدور کہو یا صدر اعلیٰ کہو کیونکہ جو حکم دماغ سے جاری ہوتا ہے ان کو ضرور خبر ہو جاتی ہے بواسطت روح کے۔ سوال خوشی اور غمی صدر میں کیون محسوس ہوتی۔ جواب یہ مضغہ جو صدر میں ہے اسکو داروغہ ارباب نشاط ایسے موقوفین پر فرض کیئے جہاں دماغ میں فرحت ہوئی اس مضغہ پر حکم ہوتا ہے کہ شادیاں بجا دے اسکا کام یہ ہے کہ جلد جلد تمام جسم کی بافتون کو خون معمول سے زیادہ دوڑا کر جسم کو تیز اور گرم کر دے۔ سوال دماغ کا کیا کارخانہ

جواب دل اصلی ہی تو یہی ہی سوچکر دیکھو گفتگو کرتے ہیں تو بعض کہتے میرے دل میں یہ بات آئی بعض کہتے میرے ذہن میں یہ بات آئی بعض کہتے میرے خیال میں یہ بات آئی بعض کہتے میرے عقل میں یہ بات آئی اور شعر ابھی اس طرح اشعار میں لکھتے ہیں۔ جامی علیہ الرحمہ

آرزوی جنت الما و ابرو کن ز دل	جنت میں ایک بکھر چاکِ درت ما و اکھنم
بر کنار زرمزم از دل بر کشم یک نمزم	کز دو چشم خون نشان آن چشمہ ادریکم
یہاں دل کا ذکر ہے ایضاً	خواہم از سودا می یا پوست نہم نہم جھان
یا بپایست نہم یا سر درین بود اکھنم	یہاں سر سے کنایہ ہے۔

معلوم کیا چاہئے دماغ کے دو حصے ہیں روبرو کا بڑا حصہ۔ اسمین عقل
انسانی ہے اور پیچھے کا چھوٹا حصہ اسمین عقل حیوانی ہے انہیں دنون میں
تمام افعال بہرے ہوئے ہیں جس کے بیان سے تمام کلام اللہ مخلوق
مثلاً کفر شرک شکر حق باطل صلاحیت کذب ایمان فسق تقویٰ
طہارت۔ قناعت۔ عبادت۔ توبہ۔ استغفار۔ حیا۔ حافظہ۔ حسن
مناقیق۔ فحش۔ ذنب۔ خیرات۔ سرعت۔ فلاح۔ خشیت۔ جزا
بخشش۔ آذن۔ ضرر۔ محبت۔ غم۔ حزن۔ رعب۔ شہوت

ارادہ - مشورہ - عزم - توکل - پہچانا - ظاہر کرنا - خاطر جمعی - نرمی
 غلیظ القلب - حذر - غل - کسب - احسان - تہکات - گمراہی
 روشنی - خوف - بشارت - فرحت - غیب - پالی - بخل - غرور
 تکبر - ذائقہ - تسیر - دروغ - عدل - صدق - کراہت - وعدہ
 نیک - یابد - بچنا - فرق کرنا - نافرمانی - قوت - نواہی - افترا - حکمت
 طہارت - اطاعت - تسلیم - حرص - خوف - بہتان - ایسے ہزار بادہ
 افعال آیتوں میں، مین جو جسمی افعال سے علامتہ نہیں اسکیو حقائق
 آئندہ فرماتا ہے اور حواس خمسہ ظاہری ذائقہ - باصرہ - شامہ
 لامسہ - سامعہ - اور حواس باطنی - حس مشترک - خیال - متصرفہ - و اہم
 حافظہ ہے۔ وزن جوڑیاں مصیب کے دماغ سے نکلتی ہیں
 حواس ظاہری متعلق ہیں اور چہرے کی حس و حرکت - نگلنا - تھقلنا
 اور قلبیہ معدہ وغیرہ مین انہین کے شاخین آیتن اور بڑا حصہ اسکا
 جسکو نخاع یا صلب کہتے بانس پشت کے فقرات مین سے ریڑ کی
 ہڈی مین آخر ہوتا اس کے بہت سے شاخین تمام جسم کو پہنچتی ہیں
 تمام جسم کی حس و حرکت ہے اور ہر ہر بافت کی پرورش کا تعلق

ہر اور انہیں مین ہمدردی اعصاب بنی ہو ایک عضو کا مریج دوسرے کو
 پہنچاتے ہیں حکما واقف ہیں دل انہیں قواسی بالینہ اور مدرکات بالینہ
 کا نام ہے یہ بیان عوام کی تفہیم کے لئے ہی سب واقف ہیں دماغ پر صد
 لگنے سے یا امراض دماغ سے عقل و ہوش باڑھتے یا وہ شخص مجنون
 ہو جاتا اور ذل کے امراض سے خفقان ہوتا موش صحیح رہتی اور بہت چھوٹے
 سر کا آدمی مجنون ہونا سوال یہ قواسی دماغی ایسے صاحب حکومت
 ہیں کبھی کسی سے مغلوب بھی ہوتے ہیں۔ جواب واہمہ خلاق ہی سوال
 دماغ کے قوی واہمہ سے عاجز ہونے کی کوئی نظائیر بتلائی جائے
 جواب دماغ کے جتنے اعمال ہیں ان سب پر ایک حاکم ہی وہ
 کون ہے یعنی اختیار یہ قوت ایسی ہے کہ سب قوتیں اسکے تابع
 ہیں جو اختیار چاہا وہ کام کئے و گرنہ چپ رکئے۔ اس اختیار پر وہ
 حاکم ہے اسپر بہتری اور خرابی تمام اہل دنیا کی ہے۔ اب اسکی مثالوں کو
 سوچتے جاؤ اور دھیان میں رکھو تو یہ بکار آمد شے ہے۔ مثلاً ایک شخص
 کی کاخون کیا ہے اور اسکو مارتے ہوئے کسی نے نہیں دیکھا اپنی
 جان کے بچانے کو اختیار جو دماغ کا حاکم ہے وہ حکم دے رہا ہے

وہ شخص کہیں بہاگ کر نکل جائے۔ مگر واہمہ کہتا ہے کوئی گرفتار کر لیا جائے گا۔
 جانے نہیں دیا وہ بیچارہ اختیار سے اپنی جان بچانے پہاگا چاہتا ہے۔
 مگر قدم آگے بڑھتے ہیں۔ دوم ایک شخص کوئی شے کی چوری کیا ہے
 اور کسی نے اسکو چانول چبا یا جو لوگ دزد ہی نہیں کئے ہیں وہ تو برابر
 چہاتے ہیں اور چور کا منہ خوف سے خشک ہونے کے بسبب چانول
 خشک بن کر برا ہو جاتے حتیٰ کہ بعض اوقات اتنی یوست ہوتی کہ خون
 نکل آتا ہے وہ کیا ہے وہ یہی بات ہی اختیار سے وہ شخص چاہتا ہے
 کہ بچانے کو بخوبی سبکی طرح چباؤں مگر واہمہ کہتا ہے دیکھ وہ چانول
 پر کچھ بڑھکے پہونے ہیں تو وہ کیسا ہی چباوے ضرور برا ہو جائیگا
 اس واہمہ کے اثر سے تھوک کی رطوبت بھی خشک ہو جاتی ایک بات
 ہلکویاں جتلائی ہے کہ واہمہ ہمیشہ ناتوان اور سوداوسی اور عصبی مزاج
 والوں پر زیادہ اثر کرتا اور قوی امزجہ پر کم اثر کرتا ہے۔ علیٰ ہذا ایک
 ایسے کو انگلی سے ایک دھاگا باندھ کر اس کے دوسرے سر پر
 ایک پیسہ باندھ دین اور ایک کانچ کا گلاس پیچھے رکھ کر کہیں کہ اب
 بار اگھٹے بھینگیں۔ اس بچے کی انگلی حرکت میں آتی اور برابر بار اگھٹتے

اور علم لیکر ماہ محرم میں جو لوگ حالت میں رہتے ہیں وہ بناوٹ نہیں
 بالکل دوسری حالت میں رہتے ہیں اور کفار و ان کے عورتیں بیہوشی میں
 طرح طرح کے حال لاتے وہ سب بناوٹ نہیں۔ کچھ نیر جو حافظات
 لگاتے اور وہ جو جو حالات بیان کرتے یہ بھی وہی بات ہی کہ اختیار
 مغلوبہ اسہ غالب ہی ایک فرقہ کفار و عورتوں کا بھی جسکو بہانستی بولتے ہر روز
 شہروں میں پکارتی پرتی ہیں ہمنے دیکھا ہے اچھے اچھے سپاہیوں پر ہمت
 کئے جان جہانپ میں بند کر کے اوس نے آواز دی کہ اسی مرغ بول
 پس سپاہی صاحب جہانپ کے اندر سے بانگ دئے اور میرزم کا جو عمل
 ہے اسیکا شعبہ ہی ایسے ہزار ہا نظائر ہیں۔ الغرض ایک بہت بڑی
 نعمت و ماعنی افعالی کی دیکر حقیقتاً ہی نے کلام پاک میں کسی جا ارشاد
 فرمایا کہ ہم نے انکو دل عنایت کئے کہ اسیکی بدولت دین و دنیا کے
 کار و بار چلتے ہیں اسکے بعد ارشاد ہوتا ہے ہماری ان عنایات پر
 تم تھوڑا شکر کرتے ہو۔ اوپر جو بیان ہوا جسمی اعمال میں بازیہ
 ہوگی اسی طرح یہ ذہنی حالات سے بھی اچھے برے خیالات و
 تصورات اور معاینہ اور سماعت وغیرہ سبکی جزا ہے بتلیسویں امت

اس آیت شریف میں پہلے انسان کی خلقت مٹی سے ہو سیکر بیان ہے اور بعد
نطفے سے پیدا کرنے کا ذکر کیا اسکا بیان اگلے اوراق میں لکھے گیا
اسکے بعد ازواج کا ذکر ہے اور اس کے بعد عمل کا ذکر فرماتا ہے۔ عمل ہونے
کا مختصر بیان پہلے ہنسنے کر دیا اور بعد ارشاد فرمایا تولد کا حال اور پھر
جینے مرنے کا بیان کیا اور فرمایا یہ سب کرنا اللہ پر آسان ہے۔
تثقیسین آیت اسمین انواع و اقسام کے مخلوق زوج زوجین
سے ان کی ابتدا ہونا اور انہیں بعض ایسے بھی ہیں کہ وہ اب تک پوشیدہ
ہیں اور انہیں کے بہت سے پوشیدہ خرد بینوں کے وسیلے سے
اندون دیکھے بھی جا رہے ہیں۔ چوتھیں آیت اسمین نطفے
سے انسان کے بنائے جانے کا ذکر ہے بعد فرماتا ہے وہ انسان
ہیں سے کہلم کہلا جھگڑنے لگا۔ چوتھیں آیت اور کہتا ہے کہ بعد
مرنے کے ہڈیاں گلکرا خاک ہو جائیں گی ادسکو کون ہی جو زندہ کرے گا تو
حضرت کو ارشاد ہوتا ہے آپ کہدو وہی زندہ کرے گا جو پہلے بنایا۔
اگر کفار اس پہلے بندنے کی مفصل حالات اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے
سبب معلوم کر لیتے تو پھر انکار کیون کرتے چھتیسویں آیت

اسمین مکنی مٹی سے انسان کے بنانے کا ذکر ہے اسکو کلہم انسان کے
نسبت پہلے ہم ثابت کر دے ہیں سینتیسویں آیت اسمین حضرت ام
حضرت حوا اور تمام مخلوق کے پیدا ہونے کا مذکور ہے اور مخلوق کی سواریوں
کے لئے آئٹھ جوڑے جانور پیدا کئے جانے کا حال ہے۔ جناب عیسیٰ
علیہ السلام بن باپ کے پیدا ہوئے اور اگر آپ صاحب اولاد ہو کر انکا
نسبی سلسلہ جاری ہوتا تو پھر خلائق کے دو فریق ہو جاتے آدم کی
اولاد الگ کہلاتی اور حضرت عیسیٰ کی الگ ہو جاتی یا وہ آدم کے پوتے
اور یہ نواسے کہلاتے۔ اٹھتیسویں آیت یہ نکڑا ۳۷ آیت کا تہم
يَخْلَقُكُمْ فِي بُطُونٍ اُمَّهَاتِكُمْ خَلَقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِي ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ
یعنی بنایا تمکو ماؤں کے پیٹ میں طح طرح پر بنانا تین اندھیروں کے بیچ۔
اس آیت شریف میں ایک بڑی معقولی بحث ہے بغور ملاحظہ ہو۔
کلام پاک میں کہی جائے ارشاد ہے يَخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّورِ
یعنی نکالتا ہے اللہ تعالیٰ او کو اندھیرے سے طرف روشنی کے۔ اس
مفسرین ہزار ما تمثیل فرماتے ہیں یعنی کسی شکل سے آسانی کے طرف آنا
یا بُرا تھا اچھا ہونا۔ یا بیمار تھا تندرست ہونا یا عدم سے وجود میں آنا

یا شقی تھا سعید ہوا۔ یا مفلس تھا تو نگر ہونا۔ یا کافر تھا مسلمان ہونا۔ یا بھوک
 پیاس کے بعد آبِ طعام پانا۔ ضعف کے بعد قوت ہونا۔ اندھیری میں تھارو
 میں آنا۔ مگر اس موقع پر جو کلام عجیبِ مدینِ حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے خَلَقًا
 مِنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِي ظِلْمٍ ثَلَاثَ مَفَسْرِينَ فرماتے ہیں پیدا کرنے کے بعد
 پیدا کرنا۔ یعنی لطفہ کو چھکا کرنا ہے اور تھکے کو لو تھرا پھر کھلی ہوئی
 ہڈی اور پیراوس ہڈی پر گوشت پہر جسم درست کرتا ہے اور تین اندھیری
 پہلی جہلی مشیمہ جو رحم میں ہوتی ہے دوسری تاریکی رحم کی ہے تیسری تاریکی
 پیٹ کی ہے۔ تمام اہل تفسیر بھی کہتے ہیں اور کوئی دوسرے طور سے کہتے ہیں
 یعنی صلب اور لطفہ اور رحم یہ تین خلق ہیں اور تاریکیاں تو وہی تین
 تاریکیاں بتاتے ہیں۔ پس خیال کیا جائے اگر کوئی شخص ایک کمرے
 میں بند ہو اور اس کے دروازہ پہ سو پردے ڈال جائیں اور
 اونہیں سے ایک پردہ اٹھ جائے تو کیا کہہ سکتے کہ وہ شخص ایک
 ظلمت سے باہر ہوا اور دوسرا پردہ اٹھ جائے تو کیا اس وقت یہ کہہ
 کہ اب دوسری اندھیری سے باہر نکلا بلکہ تمام پردے اٹھ گئے پر کہہ
 ہیں کہ اب ایک اندھیری سے نجات ہوئی۔ علیٰ ہذا رحم کے اندر جہلی مشیمہ

ہے وہ شق ہو گئی اور سپر کیونکر سمجھنے کے کہ بچہ ایک اندھیر میں سے باہر ہوا
 جس آیت میں رحم میں بچہ بننے کا ارشاد ہوتا ہے مفسرین فرماتے ہیں
 رحم کی معنی پیٹ ہے اب یہاں کیسے رحم کی ایک تاریکی اور پیٹ کی دوسری
 تاریکی لیتے ہیں ان تاریکیوں میں ہماری باریکیوں پر خوب وہاں رکھا جا
 اور شیمہ کو ایک شے قرار دے دیں وہ ایک پردہ ہو نہیں سکتا اسکا
 اندر کا ایک پرت ہے سالم جو کبھی بچے پر برقعے کے طور پر لپٹا ہوا رکھ
 پیدا ہوتا اسکے اوپر ایک بہت بڑی تہ کئی آثار پانی کی رہتی اسکے اوپر
 ایک چھلی گھیری ہوئی رہتی ان سب کو ایک اندھیری فرس کئے یہ تین پردے
 ہیں۔ اب ان اندھیر سے باہر آنے کی حقیقت اصلی راقم سے سنا جائے
 بقول مولانا روم حسبوقت انسان جاد کی خلعت سے نکل کر نبات میں آیا ایک
 خلعت عظیم سے باہر آیا جو نامیہ کا درجہ پاتا ہے اور پہر جب نبات سے
 حیوان میں آیا ایک بڑی بہاری خلعت سے طرف روشنی کے آیا جو درجہ
 حیوانیت میں آیا اور حیوانی خلعت سے نکل کر جب انسان میں آیا پس
 اشرف المخلوقات کی روشنی میں آیا۔ اور پیدا ہونے کے بعد پیدا ہونا
 پہر تین اندھیروں سے باہر آیا یہی مضمون ہر راقم کا قیاس تو اس تاویل

میں بھی ہر۔ اور امہات تو وہی ہیں جو پیچھے بیان کئے گئے۔ بنا اور
 نبات اور حیوان۔ اور مولانا جو اشعار اس بارے میں فرمائے ہیں
 اسی آیت سے اولیٰ ثبوت ہو سکتا ہے واللہ اعلم انما لیسون آیت
 صور تو لگانا بنانا اوسی صانع کو سزاوار ہے جسے اُن صور تو لگانا ہی
 وصف نہیں ہو سکتا اوس صانع کی شان کیونکر ہو سکے اور اُسکے بعد
 فرماتا ہے رزق و روزی پاک تمہارے کہانے کے لئے مقرر فرمایا
 جو کچھ پروردگار نے رزق حلال انسان کو دیتا ہے اوسکو بھی تقسیم
 کر کے کہاتے ہیں۔ دیکھو انکور منقہ اقسام کے شیرین حلال ہیں
 اوسکی شراب، بنا کر پیتے وہ رام بنگلی ایسا ہی حلال روپیہ کیونکر صانع
 لیتے وہی حلال حرام بنگیا اور اسکے بہت مثال ہیں اور عیوث دعا باز یا
 جو رسی رشوت وغیرہ اقسام کے فتوح بد ہیں کہ یہ سب رزق حرام ہے
 اور جو کچھ اشیا مستحالی نے کتاب سے اوسکے کہانیکو حرام فرمایا ہے
 اور ایک مدت سے یہود اور نصارا اوسکی فکر کر رہے ہیں کہ اس میں کیا
 بُرائی ہے اسکی تحقیقات خنزیر وغیرہ کے گوشت کی بُرائی کی ہو چکی
 اور بہت نصارا اوسکا کہنا ترک بھی کر دئے شراب کا پینا اتنا بُرا

سمجھتے ہیں کہ اکثر نے اس سے پرہیز اختیار کیا اور طب کی کتابوں
 میں عام طور پر تمام امراض کے ہوسٹ کے اسباب میں شراب داخل
 ہے اور کڑوڑوں اسکی کثرت شرب سے مرے جاتے ہیں جب
 اس سے مرے مردہ کی نعش کی تشریح کر کے دیکھتے ہیں تو تمام جگر
 پہلنی اور ستورم اور سرخ کہین کہین پھڑے اور سیاہ جگر سیاہ
 اور ہمیشہ سینے کے ہرج سے معدہ سرخ اور رود سے سرخ اور سبھا
 وادار دماغ خراب اور زندگی میں ناتوان میں رعشہ چہرہ بہرہ ہرایا
 ہوا افسوس تو یہ ہے خدا رسول تو شراب خوار سے بنیاد میں مگر انگیزوں
 کو بھی اسنے نفرت کرتے ہم نے دیکھا ہے کہتے ہیں کہ فلاں شخص
 شرابی سے اس سے کوئی خدمت نہ لیا جائے اسکو اہل ولایت بہت
 استعمال کرتے اور اہلین کی کتابوں سے اونکی لاکھوں برائیاں ثابت
 ہیں سوائے حرام کی روزی کے شبعات کے کہا نے ہی اللہ تعالیٰ سے
 ناپسند ہیں پانی حق تعالیٰ نے پاک پیدا کیا اور ہوا سے بھی اسکی صفائی
 بڑھی ہے مگر سب سے زیادہ اسکے چھاننے کا آکہ زمین ہے کسویں کہ
 جلتے اُس پانی میں بڑے عناصر شریک ہو جاتے اور کسے سمجھیں زمین

ہین وہ اپنے مین لے لیتے ہین مگر اوسکو فاصلہ اور فرصت ملنا چاہئے
 دیکھو حضور اقدس جتنے گزر کے فاصلہ سے مہوری سے کنوان بنانے کو اشارہ
 فرماتے ہین خوب غور کرو یا تو اوس مہوری کی جہرہ اوس کنوے مین بچا
 اور اگر پانی اندر اندر چلا بھی جائے تو اتنے فاصلہ مین گزرنے تک
 زمین اوس پانی کے تمام بُرائیاں اپنے مین لیکر پاک و صاف کر دیتی ہے
 کیا کیا اُسکی عنایات ہے غور سے ملاحظہ کیجئے تو معلوم ہوتے ہین
 اور سرد پانی دفعتاً پینے سے نقصان ہوتا اسکا سبب یہ ہے کہ معدہ
 کے پیچھے ایک عصبی جال ہی اور بہت نازک ہی اوس سرد پانی کا صدمہ
 اوس عصبی جال پر ہوتا جس صدمہ سے وہ شخص ہلاک ہوتا اور معدہ پر گھونٹ
 مارنے سے بھی اوس جال پر صدمہ ہو کر ہلاکت ہوتی۔ ہر چند کہ اوس
 رزاق مطلق نے اکل و شرب ولبوس کو حلال مرحمت فرمایا لیکن کلام پاک
 مین تاکید اسراف نہ کرنے کی ہر مال متاع جسکو مقتعالی عطا فرماوے اوسکی
 حکم کے موافق خرچ کیا چاہئے کسواسطیکہ اگلے بیان سے تمہارے حقیقت
 کھل گئی کہ کیا تھی خاک بھی نہ تھی اوس نے اسے عدم سے وجود مین لاکر
 مال متاع سے فراز کیا اوسکو اوس معطی کے خلاف حکم صرف کرنا بڑی نافرمانی

کہ جسکی جوابدہی ناممکن۔ جنگو خوف خدا ہے وہ اوسکے دے ہوئے مال کو
 اوسکے نام پر اور حکم پر خرچ کرتے ہیں اور لباس بھی اوسکے حکم کے موافق
 پہنتے ہیں پانی کے اسراف میں دیکھو پانی کس شوارمی سے پیدا ہوتا ہے
 اچھے اور غلیظ اشیا کی سٹراوٹ کے ابخرے ندیان اور دریا اور بحس
 گرٹھے وغیرہ کے اڑے ہوئے ابخرے اور جتنے غلیظ غلیظ مروط
 چیزیں جنکے نام یہاں لکھنا ناجائز ہے ویسے ویسے چیزوں سے
 قدرت کی ترکیب ہو کر سہارے لئے مہیا کیا جاتا ہے۔ اوس معطی کے
 خلاف حکم اسکو حاجت سے زیادہ صرف کرنا گناہ سے خالی نہیں۔ اور اشیا
 ماکولات اگرچہ حلال اور پاکیزہ ہوں سپر بھی بزرگان دین کیا فرماتے ہیں
 خوردن برائے زیستن و ذکر کردن ست ✽ ہر چند کہ کم کھانا
 کتابت اور اہل سلوک کے ارشاد سے ہی اور حکمانے بھی اسکو
 پسند کیا ہے کم کھانا اور کم سونا درازی عمر کا باعث ہے سرور عالم صلی اللہ علیہ
 وسلم تاکید فرمائے ہیں ایک وقت میں ایک ہی غذا کے کھانے کو او
 حکما بھی یہی کہتے ہیں ایک غذا سے سیری ہو گئی پہر اوس کے بعد دوسر
 بہتر و نفیس غذا میں پیش کرتے جاؤ ایک خواہش پیدا ہوتی جاتی جسکے کھانے

سے سمدہ کو بار بار ہو جاتا۔ ہمارے حضور اور ادن کے دوستوں نے
 کیسی اس دار فانی میں زندگی بسر فرمائی کیسا خوف الہی تھا چند اشعار
 اس موقع پر شریک کئے گئے ملاحظہ ہو۔

مثنوی

عارفون کی ہر ریاضت کا بیان	سن رکھو اید و ستویہ دستا
پشت سے ہی بیٹ حضرت کا لگا	ایک دن کچھین جناب عایشہ
عرض کی یوں سید کو نین سے	رکھ شکم پر ماتھ اوسدم بی بی نے
کچھ تناول کیئے نان جوین	تا بکے فاقہ کشی یا شاہ دین
یان کی نعمت اپنے حصے میں	آپ بولے اب زمانا ہے قرین
جس سے وہ خوش ہو ہی کرتے ہیں	طالب حق کو نہیں دنیا کا غم
کیا ریاضت لکھ سکے اوس شاہ کی	یون ہی اتنی صدیق کی فاقہ کشی
انکی بی بی سے سمر پوچھے یہ بات	حضرت صدیق جب پائے وفات
کیا عبادت رات کو کرتے تھے آپ	کس طرح سے ذکر ہو کرتے تھے آپ
کیجئے چہت کے طرف گہر کے نظر	یون کہا بی بی نے اوسدم ای عمر
سیکڑوں شب کے بلے موجود تھے	چہت کو دیکھا جو عمر فاروق نے
ذکر حق کرتے تھے وہ صاحب نظر	تب کہا بی بی نے اوسدم ای عمر

ہو اور نہیں کے مالو کا بہ بن ہون
 عشق حق میں زاری کرتے تھے جانا
 ماجرا اک اور سنے امی عمر
 کہا نا کچھ ہمراہ لیجاتے تھے آپ
 راوی کہتے ہیں حقیقت کہانے کی
 رات کو ہمراہ لے اپنے طعام
 ایک ویرانے میں اک نابینا تھا
 تنہی تعفن جسم سے اسکے عیاں
 اسکے منہ میں کہانا بچا سنے عمر
 آپ پوچھے کیا خطا مجھ سے ہوئی
 پہلے کرتے تھے نجاست میری دو
 دانتوں سے اپنے باکر کے طعام
 تب کہا فاروق نے اک آہ بھر
 مجھ سے جو کچھ ہو سکا میرج نے کیا
 بس یہ سنکر آہ مارا ضعیف

ساتھ اُن کے ہوتے تھے شعلہ رونا
 اور جگر سے آتی تھی برے کباب
 رات جاتے تھے کہیں پہلی پہر
 میں سجانوں کو روئے آتے تھے
 کچھ عمر کو پہلے سے معلوم تھی
 چلنے کے اک سمت تنہا وہ امام
 سر سے لیکر پاؤں تک برسیدہ تھا
 بہا گئے غلظت سے تھے پیر جو ان
 چیخ مارا آہ بھر کر وہ بشر
 وہ کہا وہ کیا ہوئے تن کے ولی
 ہاتھ سے دہوتے تھے اپنے وہ فضل
 منہ سے منہ میں ڈالتے تھے وہ امام
 مان وہ تھے صدیق اورین ہون
 وہ انہیں کا کام تھا اسے بیتوا
 جسم سے پرواز کی روح لطیف

ابنِ سحر حضرت عمر کا حال بھی
 ہو گیا تھا جسم فاقون سے ٹڈھال
 تھی عبا کبل کی پیوندون بھری
 خوف سے کہتے نہ تھے یار نبیؐ
 رات دن آتے ہین شاہوں کے وکیل
 دوسری پہنیں کوئی اچھی عبا
 بولے تبا صحاب سے وہ شاہِ دین
 تب علیؑ نے معرضہ اصحاب کا
 کیونکہ تہین معشوقہ حضرت نبیؐ
 پھر تو ام المومنین صدیقہؓ نے
 اسی خلیفہ سید کو نین کے
 سرنگون خاموش حضرت بیٹھے تھے
 بولے بی بی عرض ہے اصحاب کی
 عایشہؓ سے جب بنا یہ ماجرا
 بی بی حفصہؓ بھی وہیں موجود تھیں

تھی نہافت میں یہ حالت آپ کی
 اوس خلیفہ کی عبا کا تھا یہ حال
 میل ایسا دوسرے بوا آتی تھی
 مرتضیٰ سے سب نے آخر عرض کی
 یا علیؑ کچھ کیجئے اسکی سبیل
 تا خلیفہ کا ہوا ون پر د بدبا
 میں خلیفہ سے یہ کہہ سکتا ہنیں
 عایشہ صدیقہؓ تک پہنچا دیا
 بات سننے تھے عمر بھی آپ کی
 یوں کہا حضرت عمر فاروقؓ سے
 اسگھڑی کہنا ہی کچھ تم سے مجھے
 ہدیت حق تھی نہایان چھر لیسے
 میلی کچی یہ عبا بد لوا بھی
 سرنخ غصے سے عمر کا منہ ہوا
 زو جہ حضرت ہے ام المومنینؓ

بیٹھی ہے حضرت عمر فاروق کی
 دیکھ بیٹی کے طرف حضرت عمر
 کیا مین تجھ سے بارہا پوچھا تھا
 تو کہی مکلی ہے اک حضرت کے پاس
 باقی ادھی اوڑھتے ہیں بارہا
 حال پوشیدہ تھا کچھ فاقو تھا
 دعوت اور عیدین مین دہو کر او
 مین ہوں اتھی حضرت اور یو بکر کا
 ساتھ اسکے فضل مولا گر رہے
 جو خلاف انکے چلے گمراہ ہوئے
 تہا یہ حال عثمان ذی النورین کا
 عمر ساری آپ ہر شب ہو کھڑے
 ایک قرآن ذکر پڑھتے تھے تمام
 حال مولا کا کہے کیونکر غلام
 اور حسن بھری غلیفہ آپ کے

انکو امی بولتے تھے وہ ولی
 اس طرح فرمائے اشک آنکھوں مین
 حال حضرت سید کونین کا
 سوتے ہیں ادھی بچھا وہ حق شناس
 یہ بچھونا اوڑھنا ہے آپ کا
 ذکر پیراہن کا تھا تو نے کیا
 مین پہنتے وہ محب اللہ کے
 گر طریقے پر وہ دو تو کے چلا
 شاد و خرم جا ملا اون دونوں
 بس یہ کہہ کر روتے باہر جلدے
 روز روزہ رکھتے تھے وہ با خدا
 ختم دو رکعت مین قرآن کرتے تھے
 تھے غنی پر فاقے رہتے صبح و شام
 کہولتے سو سے تھے روزہ ملا
 تیسرے چوتھے تھے روزہ کہولتے

پانچ یا چھ دن کا فاقہ ہوتا تھا
 کیا مجاہد تھے وہ اللہ کے دلی
 ہی بسر فاقون میں کیوں زندگی
 مصطفیٰ سے پہنچے حضرت تفضی
 وہ اثر دونوں کا مجھ میں آیا ہے
 نائب اوتگان میں رہو گاہے خطر
 پر نچھوڑ گیا چیمبر کا چلن
 جو خلاف اوتگان کیا ہی وہ لعین
 سوچئے کیا حال تھا حضرات کا
 ہی خدا تیرا دن درویشوں سے
 لیلۃ الفاقہ ہے معراج فیر

اور کبھی یہ حال تھا اور شاہ کا
 وعظ اور پند و نصیحت جاری تھی
 دیکھ کر یہ حال سب نے عرض کی
 آپ بولے خرقہ کسبل کا جو تھا
 پہر علی نے وہ مجھے پہنا یا ہے
 گروہ دونوں کی چلا میں راہ پر
 مر بھی جاوے یوں ہی فاقہ جہنم
 ہی خلیفہ حق کا اوتگان جاشین
 شایقون نے حال چھوٹا کھانا
 جو شکم پر رہیں حق کو دہنڈتے
 قول فیصل ہی غلام دستگیر

شرع میں حکم تین دم میں پانی پینے کا ہی میں پہلے وقتا سرد پانی
 پینے کے نقصان بیان کر چکا ہوں اب آہستہ پینے میں ایک بات یاد
 رکھنے کی یہ ہے کہ دم پانی میں نچھوڑنا دودھ وغیرہ پر ہونگنا نہیں
 یاد رکھا جائے انسان کا فضلہ تو بڑا ہوتا ہے مگر دوزہر جسم سے بڑے

مہلک رات دن اخراج ہوتے ہیں ایک تو دم چھوڑ نیکی ہوا اسمین نہر
 اسی لئے جہان ایک مکان میں بہت سے مردم جمع رہیں ان سب کے
 تنفس کی ہوا سے سب کے مزاجیں منتشر ہو جاتے۔ دوم بول اسمین بھی برا
 قوی نہر بہتا ہے چالیسویں آیت اسمین پہلے سٹی سے پیدا کرنے کا
 ذکر ہے بعد نطفہ سے بعد اسکے علقہ بعد کچھ پھر جوان ہونے کا حال ہے
 اوس کے بعد بڑا پے کا مذکور ہے اور اجل کا ذکر ہے اکتالیسویں
 آیت اس میں وہ ذکر ہے تمام میوے اپنے شر کے پردہ ہنیں کے
 نکلنے کا حال اور جتنے مادہ جانور اور انسانوں کے بچے تولد ہونے
 کے حال اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ ہنیں ہی یہاں چالیسویں آیت اسمین
 سب انسان اور حیوان کے لئے جوڑے پیدا کرنے کا ذکر ہے یہاں چالیسویں
 آیت **لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ**
اِنَّا نَاثَا وَ هَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذَّكُوْرَ اَوْ الْاُنثٰى وَ جَعَلَ لَكُمَا وَاِنَا نَاثَا وَ يَجْعَلُ
مَنْ يَشَاءُ عَقِيْمًا اِنَّہٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ واسطے اللہ کے ہر امر و شے ہی
 آسمانوں کی اور زمین کی پیدا کرنا جو کچھ چاہتا ہے۔ دیتا ہے جسکو چاہے
 بیٹیاں اور جسکو چاہے بیٹے یا ملا دیتا ہی اور نکو بیٹے اور بُرے بیٹیاں اور

کر دیتا ہے جسکو چاہتا ہے بانج۔ تحقیق وہ جاننے والا قادر ہے۔ وہ
 پروردگار مالک و مختار ہے جسکو چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے
 بیٹیاں دیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے دونوں ہی اسنات فرماتا ہے اور جسکو
 چاہتا ہے بانج کر دیتا ہے۔ اور توام بچے بھی شہ ہو۔ مین شرتو ام بہ
 اندون مین دوزر دیان جسمین ہوتے وہ بھی توام ہے۔ بہت عورات
 افریقہ وغیرہ اوہر کے ملکوں کے دو دو چار پچار چھ بلکہ سات
 بچے تک جنہ مین انکا ذکر کتابوں مین لکھا ہوا ہے اور متقدمین حکما بھی
 لکھے مین اور دیکھے مین ایک عورت کا حال کتاب مین ہر اسکے مرنے
 کے وقت اوسکے آل اولاد احماد سب ملکر ایک ہزار دو سو پچاس
 نفرتھے جو چھوڑ کر انتقال کی عقیق یعنی بانجین عورت اور مرد دونوں
 مین ہوتا ہے طب کی کتابوں مین مردوں کے بانج ہونے کے
 اسباب پیدائشی بیضون اور عضو تناسل اور اون کے رستوں کا
 نقص اور بگاڑ یا عارضی امراض وغیرہ سے اونکا بگڑ جانا اور امراض
 جنایت وغیرہ بہت اسباب مین جو بعض قابل علاج مین اور بعض
 لا علاج مین۔ اور عورتوں مین ان سے زیادہ اسباب بانج پن

ہیں جو اپنے لائق اور بعض لائق - ان دونوں صورتوں میں
 جب مرد کو بائج پن ہو عورت "الحاق" دیکر نکاح ٹانوی کی ہے تو اولاً
 ہوئی ہے اور عورت بائج ہے تو مرد کو دو منزلی بیوان سے اولاً
 ہوئی ہے۔ یعنی جھاڑ بھی بائج ہوتے جنکو ٹمہن ہوتا حیوانات
 بھی بائج ہوتے یعنی بکریاں گائیاں وغیرہ اور مرغ خاکگی اور بکریوں
 گایوں کو زردن کو آختہ کرتے مادہ ہو تو اس کے خصیۃ الرحم کھالتے تو لید
 کا فعل موقوف ہو کر سوٹے فریبہ ہو جاتے چوالیسویں آیت اسمیں ایک
 اور ایک عورت سے بچہ پیدا ہونے کا ذکر ہے اور بعد اسکے کہنے اور
 قبیلے کا بیان فرمایا تا آپس میں ایک سے ایک کو تعرف پہچان رشتہ
 دوستی اُنت ہو پیتا لیسویں آیت اسمیں حقتالی آدمی کو پیدا کر نکاح
 اور اس کے دل میں جو کچھ خیال آتا ہے اس سے حقتالی واقف
 ہونا اور اپنا رنگ جان سے بھی نزدیک رہنے کا بیان فرمایا
 چھیالیسویں آیت اسمیں کل مخلوق جوڑے پیدا کئے جانے کا ذکر
 ہو سیتا لیسویں آیت اسمیں وہ ذکر ہے کہ تم بغیر کسی چیز کے
 پیدا ہوے ہو یا اپنے کو آپ پیدا کر لئے اٹھتالیسویں آیت اسمیں

حق تعالیٰ انسان کو کر زمین سے نکالنے کا اور مان کے پیٹوں میں
 رہنے کا حال فرما کر فرماتا ہے تم اپنے ستہرا بیان کیون بیان کرتے ہو
 مستحالی خوب جانتا ہے جو اس سے ڈر کر چلتا ہے۔ قولہ تعالیٰ اِنَّ
 اَزْمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْفَاكُمُ اِنْجَا سُوْنِ ایت اس میں چکا ہو
 برد سے نرا در مادہ جوڑے پیدا ہونے کا ذکر ہے پچاسوین آیت
 اس میں سب چیزیں اندازہ پر پیدا ہونے کا ذکر ہے۔ اکا و نوین آیت
 اس میں بچنے والی کھنکھاتی مٹی سے انسان پیدا کئے جانے کا ذکر
 ہے اور آدم علیہ السلام کی اس میں تخصیص نہیں یہاں عام انسان مراد ہے
 اور یہ بھی ارشاد ہوتا ہے سخت مٹی سے بنایا گیا اگر آدم کا ذکر ہے
 تو یہ قالب بنائے کے بعد خشک ہو کر فخر ہوئی سخت مٹی سے
 کہاں بنے اور اس میں روح پھونکی گئی بعد انسان کا اطلاق اور
 ہوا تو اس سے وہ جملہ صادق آسکتا ہے اور عام انسان تو سخت مٹی
 برابر بن سکتے ہیں جیسا کہ اول بیان ہو چکا۔ با و نوین آیت اس میں
 فرماتا ہے ہم نے تمکو پیدا کیا پھر کیون انکار رہے اور تم جو رحم میں
 مٹی ڈالتے ہو اس سے بچے کو تم بناتے ہو کیا ہم ہیں بنائو اے

غور سے دیکھو تو اس آیت شریف میں کیا کہل کم کہا ارشاد ہے کہ تم منیٰ و
 اور ہم پہلا بناتے ہیں لوگ اس بیان کو غور سے مطالعہ کریں کہ وہ
 ذات منورہ پاک سبحان کیا کہتا کہ ہم بنانے والے ہیں اور بنا بھی کیا کیا
 فقط انسان کے بنانے پر حصر ہی نہیں چھوٹی تک بنا حضرت سبحان کی
 صنعت ہی اور ہر شے بیکار نہیں اوسکے فوائد اور رعایت کے ساتھ ہے
 کالے جھینگر دن کو بڑے موچھ باریک باریک نظر کرتے ہو کس کام کے لئے
 ہیں اوسکے چلنے کے وقت اوس سے مس کرتے کوئی جائے اپنے نقصان
 کی اوسکو معلوم ہوتی تو وہ موچھ کو ملٹ لیتے اور اوس طرف جانے سے باز
 رہتے پرند کو ایک ہی مقام میں اوسکے فضلہ کی جا اوس میں اوسکا شانہ اور
 پیشاب کا موقع اور وہیں رحم یعنی بچہ وان جسمیں انڈے بھرے رہتے
 ایک ہی رستے سے فضلہ نکلتا اوسی سے پیشاب اوسی سے انڈا دیتا
 اوسی سے جفتی انسانوں میں انٹین بائے وائٹین آپس میں رگڑا کرتے
 سبب سے کم و بیش اوپر نیچے بائے گئے کہ اوس سے غریب بندے
 آسائش سے رہیں۔ پڑجیب کے پیچھے حلق میں ایک ہی مقام پر سات رستے
 ہیں ایک نوالہ نگلنے کا ایک مری جسمیں سے غذا اور پانی گذرتا اور ایک

دم لینے کا جوشش سے تعلق رکھتا اگر اس سے مین ایک انہ چانول کا
 چلا جائے تو ٹہسکا کھانسی پچینی ہو کر نکل جاتا اور اگر سپیاہی وغیرہ کوئی
 اس سے بڑی شہ ہو تو شش مین جا کر انگ جاتی گڈہ بکر پیپ ہو کر زندگی
 محال ہوتی اسی لئے شرعاً تاکید ہے کہانے کے وقت باتین کرنا ہنسنا
 خنین اور وہین دونوں طرف ناک کے پچھلے رستہ ہین وہین سے ورنالیا
 کا نون کو جاتے جس سے کم سُننے والون کو وعظ وغیرہ کے وقت سینہ
 کہو لکر سُننے کا موقع ملتا ہے حاصل یہ ہے عجب عجب رعایت اس
 بنانے مین حق تعالیٰ کی ہے تسبیح اور سکی صفت کے قابل ہونا بڑے
 نادانوں کا کام ہے۔ ترجمہ یون آیت اسہین اچھی تصویر بندون کی
 بنانے کا ذکر کے فرماتا ہو تم سب کی بازگشت ہمارے طرف ہے۔
 چوپون آیت وَاللّٰی یَسِّرُ مِنَ الْیَحِیْضِ مِنْ نِّسَاۤئِکُمْ اِنْ اَرْتَبْتُمْ
 فَعِدَّتْھُنَّ ثَلَاثَ اَشْھَرٍ اِلَیَّ لَتَرْجِعْنَ یَعْنٰی وہ عورتین جو ناامید
 ہو گئیں حیض سے بڑا پے کے سبب سے تمہاری عورتون مین سے
 اگر شک مین پڑے ہو ان کے حکم مین تو انکی عدت کا زمانہ تین مہینے تک
 اور جو عایض نہولین کم سنی کی وجہ سے انکی عدت بھی وہی تین مہینے مقرر

یہ آیت شریفہ اس بنا پر نازل ہوئی جسوقت کہ سورہ بقرہ کے اٹھارویں
 رکوع میں پیرا شاہ ہوا کہ الْمَطْلَفَاتِ بَيِّنَاتٍ لِّنَفْسِمْ ثَلَاثَةٌ قَوْعٍ
 یعنی طلاق دی ہوئی عورتیں جو جوان ہوئے جماع کیا گیا ہو اور حاملہ ہوں انتظار
 کریں ساتھ جانڈن اپنے کے انتظار کو تاکید سے تین قرو دینے تین جنسیت
 صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اسید فکر ہوئی حایضہ اور جوان عورات کیلئے
 تو یہ حکم حاکم مسن لڑکیاں جنکو ابھی بیض نہیں آیا اور وہ من عورات جنکا
 حیض بند ہی ان کے لئے کیا حکم ہے تو وہ آیت جو بیان ہوئی نازل ہوئی
 کہ اوں کے لئے بھی تین مہینے انتظار کرنا۔ اس مسئلہ میں از روی طبابت کے
 کیا بعید ہے ثابت کیا چاہئے چند امور خیال میں آتے ہیں ناظرین کے
 ملاحظہ میں لاتا ہوں سوال جوان عورات جنکو حیض آتا ہی طلاق کے بعد
 کیا ایک حیض کا انتظار پس نہیں تھا پھر تین حیض کا انتظار کیا ضرور حوا
 بعض اوقات حل ٹھہر گئے پھر بھی حیض آتا ہی اس صورت میں طلاق کے بعد
 حیض آیا پس اگر اسی پر اکتفا کیا جاتا تو اگر وہ حاملہ تھی تو پھر اس حل کے
 وضع ہونے پر اس بچہ کا کون ولی ٹھہرتا سوال کیا حل رہے ہر ایک ہی
 حیض آتا ہے یا اس سے بھی زیادہ آسکتا ہے۔ جواب دو تین چار اور

بعض کو تمام ایام حمل میں حیض آتا ہی چنانچہ بقراط بھی اسکو لکھا ہی۔ سوال
ایسے موقع پر تین حیض کے انتظار سے کیا ہو سکے حیض بھی جاری ہوا کرے
اور حمل بھی ہو۔ جواب چوتھے مہینے حمل کے دوسرے آثار شروع ہو جاتے
اگر حیض آوے یا نہ آوے معلوم کر سکتے ہیں کہ حمل ہی۔ سوال وہ عورت جو
خاوند سے کسی سبب سے ایک مدت دراز سالہا سال سے علیحدہ کسی دور
دراز مقام پر رہتین ہو اگر وہ عورت طلاق لے اسکو تین مہینے کی مدت
کس لئے کیا اسکو بھی کوئی حمل کا شبہہ کر سکتے ہیں۔ جواب مان کر سکتے ہیں
کئی حیالات سے اسکو لئے بھی ابراے رحم کی ضرورت ہی۔ سوال کیا
عامہ عورت میں ایسے شبہ ہو سکتے ہیں جواب عامہ کے لئے ایک
حکم اور غیر عامہ کے لئے دوسرا حکم کیونکہ ہو سکے یہہ ستاری ہی پروردگار
کی عام حکم فرمادیا کہ سبکے لئے تین مہینے ابراے رحم وغیرہ کی ضرورت
ہے عدت چاہئے سوال نابالغ لڑکیاں جنکو حیض ہی نہ آیا ہو ادکلئے
اوس مدت تک عدت کے لئے حکم آیا طبابت اسکا کیا بعید ہی۔ جواب
یہ بات اکثر دیکھی گئی ہے کہ لڑکی بالغ ہو گئی اب اسکا بیضہ نطفہ تیار ہو کر
چاہتا تھا کہ خارج ہووے اور اس کے اخراج کے وقت حیض آنے والا تھا

اوسے زیادے میں کہیں اوسکی نسا دی ہوگئی اور وہ اپنے شوہر سے جبرست
 ہوگئی اوسکا نطفہ اور شوہر کا نطفہ ملگیا اور حمل قرار پا گیا اور حرتین بھی ایسے
 حمل سے واقف ہیں اسکو بہت پاک اور بہتر حمل جانتیں مگر یہاں پہلا ایسے
 وقت وہ دواہن اگر طلاق لے لیتی اور وہ حکم عدت کا نابالغ ہونے کی وجہ
 سے نہ اتنا تو بہر بعد تولد کے اوسکے بچہ کا کون وارث قرار پاتا سوال
 وہ سن حورات جنکا سن نا امید ہی کا ہو گیا اور ایام موقوف ہو گئے اس
 زمانے میں اگر اذکو طلاق دیا جائے اون کے لئے تین مہینے کی عدت
 کیا ضرر جواب ایام جاری ہونے اور موقوف ہونے کے ڈنگ
 طرح طرح پر ہیں اسین اقسام کے اختلاف ہیں سر و ملک کے باشندے
 لڑکیاں بین پچیس برس کے سن میں بالغ ہوتی ہیں اور ساٹ برس تک
 ایام آیا کرتے اور گرم ملک کے رہنے والی لڑکیاں نوں دس برس
 کی عمر میں بلوغ کو پہنچتی اور اون کے معمول چالیس سال کے بعد موقوف
 ہوتے اور معتدل ممالک میں چودہ پندرہ سال کے سن میں بلوغ ہوتا
 اکثر پچاس سال تک معمول جاری رہتا۔ اور اسکے بند ہونے کے وقت
 طرح طرح کے حالات پیش آتے کبھی تو استحاغہ ہوتا جاتا اور چند بار

ہو کر ایام موقوف ہو سکتے اور سپر ایچ چند اہل کے بعد چھ لڑکھانی و سکتے
 اور کسی عورت کو ایام قبل ہمسہ موقوفی کے موقوف ہوتے اور علاج وغیرہ
 سے پھر جاری ہوتے اور پھر موقوف ہوتے اور علاج وغیرہ سے پھر
 جاری ہوتے اس قسم کے اقسام کے علتین بین ایام مطلق موقوف ہو جاتا
 حال پورا معلوم کرنا دشوار تھا اور اگر ایسا ہوتا ہے جس عورت کو
 حیض موقوف ہوئے پر رسم کے منہ کا سوراخ بند ہو جاتا اس لئے
 نطفہ مرد کا اوس کے رسم میں جا نہیں سکتا مگر بعض ابتدائی موقوفی کے
 حال میں چند سے وہ سوراخ باقی رہتا اور خصیۃ الرحم کا کچھ فعل بسبب
 عیش کے ہر انگیز ہو کر کوئی بیضہ باہر آئے مرد کے نطفے سے ملکر
 حمل قرار پانے لگتا اور بسبب حیض کے موقوفی کے تیز نہیں ہو سکتا
 ایسے موقع پر یہ تین مہینے کی عدت بکار آ رہے۔ اور حقیقتاً جو
 حکیم مطلق ہے اوس کے احکام خالی از حکمت نہیں اس واسطے عام حکم
 فرمایا گیا کہ پھر حال اون عورات کا یہاں لکھنا ضرور ہوا جو جان ہوں اور
 حیض آتا ہو اور ان کے طلاق میں عدت کی ضرورت نہ ہو وہ کون
 ہیں یعنی جنکی خلوت صحیحہ نہ ہو ہو اگر مرد مرد ہو یہ بات عورت کے

ظرف سے ملبور میں اُن سے مثلاً عورت فرض روزہ تھی شہر سے ہٹ کر آ
 تھی یا کوئی اور دوسرا سبب ہو گیا تھا جیسا کہ روایت میں آیا ہے قبل شہرت
 حضرت ام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے دو بھائیوں کا نکاح کوی دو بہنوں
 سے ہوا شبکو عورتوں نے چوک کر ایک کی دلہن دوسرے کے
 ساتھ روو بدل کر دین غلوت صحیحہ ہو چکی صحیح کو معلوم ہوا علما نے فتویٰ
 دیا دونوں کے غلاق کا اور و طی پشید کا مہر شل ہر ایک ادا کرین اور
 عدت تین مہینے کی چاہئے اسکے بعد پھر اپنے اپنے زوج پاس جائیں
 حضرت ام اعظم نے فرمایا ایسا نہیں ہے سخت حکم ہے میں آسان حکم
 کرتا ہوں۔ آپ نے دونوں بھائیوں سے پوچھا تم کو اپنے اپنے
 زوج جسکے ساتھ رات غلوت تھی پسند ہے دونوں نے کہا ہم بدل
 راضی ہیں اپنے کاتم پہلے جس سے نکاح کئے تھے اسکو طلاق دواؤ
 جس سے ہمبستری ہوئی اس سے نکاح کر لو اسمین عدت نہیں آتی
 طلاق قبل دخول میں عدت لازم نہیں آتی اور مہر سے بھی بچے تیسرا
 سبب غلوت صحیحہ نہیں لگا رہتا ہے رتقاو سے کہتے ہیں کہ جسکے
 فرج کا سوراخ بند ہو اس بند پنہ کی کئی وجہیں ہیں یا پیدائشی

ہے یا کو لہ تیرھا خلقت ہو کر استخوان رو برو دب جاتی ہے یا کسی
 ممالک میں عورات کا قدیم سے دستور تھا اور اب تک بھی بعض جا جا رہی ہے
 کہ پیشاب کے لئے سوراخ رکھ کر فرج کے لبوں کو کچا کر کے تان
 دیکر انعام کراتے تھے شوہر شب زفاف چاقو سے اسے چیرتا ہے
 اور بعض تو حفاظت برکے لئے فرج کے لبوں میں فلزی حلقہ ڈال کر مقفل
 کرتے ہیں انکا بیان طویل ہے غرض رتقا پر بھی عدت نہیں آتی تا وقتیکہ
 وہ سوراخ نہ کھلے بہت لڑکیاں مختلف خلقت ہوتی ہیں بعض وقت
 رحم دو ہوتے اور بعض وقت مبہل یعنی آکھ تاسل غیب رہتا اور
 بعض وقت خصیۃ الرحم بالکل چھوٹے رہتے اور بعض وقت بالکل غیب
 رہتے اور ایسی عورات بالکل مردوں سے مشابہ ہوتیں یعنی پستان
 بالیدہ نہیں ہوتے آواز مردوں کی سی ہوتی پنڈیوں پر بال ہوتے
 تو والد و تاسل ایسوں سے غیر ممکن اور یہ معیوب عورات ہیں ان کے
 کسی قسم میں اور جو کہ انہیں پرے ناقص ہیں جنکو مبہل نہیں وہ رتقا
 ہیں یہی شبہ بلقیس کے باریہ میں جناب سلیمان علیہ السلام کو واقع ہوا
 جسکی خبر حق تعالیٰ فرماتا ہے وَكَشَفَتْ عَنْ سَائِقِهَا۔ اور کھینچا اپنے

کپڑے کا دامن اپنی پٹیلیوں پر سے اور آپ کو بقیس پری کی رکی
 ہونے کے بسبب پیروں پر پر ہونیکا گمان کس طرح ہو سکتا نا ان پنکھ
 جس مقام پر ہوتے وہ مقام ملاحظہ فرمانا تھا کیا پیروں کے پٹیلیوں
 پر پر ہوتے ہین اگر اس ہوتا تو وہ سینوں میں نہ گئی جاتین۔ فرشتے
 حور پری ان کو فقط پنکھ ہوا کرتے نہ کہ سار جسم پر ہوتے ہین جیسا کہ بعض مغیر
 حضور اقدس جبکا ارشاد خود اس کی مطلق کا ارشاد ہی حدیث شریف
 میں چند قسم کی عورات جو محبوب ہین اور عین یہہ داخل ہین چھپنویں آیت
 اسمین آدمی کے بیصبر پیدا کئے جائیکا حال سے اور یہ بات ظاہر ہے
 چھپنویں آیت آدمی جس شے سے پیدا ہوتا ہے اس شے کو
 وہ خوب جانتا ہے کہ میں کس چیز سے پیدا ہوا ہوں ستا و نویں آیت
 اسمین انسان کا طرح طرح سے پیدا کئے جانے کا حال ہے یہ تمام اطوار سمیٹے
 پہلے بیان کر چکے اٹھا و نویں آیت اسمین انسان کے زمین سے
 اوگنے کا بیان ہے اور پھر زمین میں جانا اور بعد حشر کے دن زمین
 سے پیدا کئے جانے کا حال ہے۔ انسٹھ وین آیت اس آیت میں
 یہہ اشارہ ہے کہ انسان بیکار چھوڑا جائیکا احکام الہی اسکو ماننا پڑیگا

اور حتمی یہ بھی فرماتا ہے کیا یہ ایک بوند مٹی کا تھا پھر اسکو ہم نے
 علقہ کر کے تدرست بنائے اور کئے اوسمین سے دو جوڑے اور آگے
 کی آیت میں بھی زوجین فرمایا اسی سے ایک ہی بوند میں دو نطفے
 چار نطفے رکھ دو بچے چار بچے وقت واحد میں پیدا ہونا بھی ثابت
 ہو سکتا ہے جیسا کہ ہم نے نسمن کا حال بیان کیا۔ بعد فرماتا ہے کیا
 ایسا قادر پر مردے کو زندہ نہ کر سکیگا۔ ساٹھویں آیت اسمین فرماتا ہے
 انسان پہلے نابود محض تھا۔ (خاک سے نبات اور حیوان سے انسان ہو کر)
 روح پہنکی جانے تک سیالوار طمی ہوئے پر انسان کہلائے اس کے (۱)
 یہ کوئی شے نہ تھا۔ سپر یہ خیال کر نیگے کہ ہم صلب پدرین تھے
 یہ غلط ہے کیونکہ پدر کو ہی صلب کا ٹھکانہ تھا پس کہاں ہو سکتے
 یا یہ کہین گے حیوانوں کے گوشت میں یا نباتات غلہ وغیرہ میں ہمارا
 مادہ وجود تھا یہ بھی غلط ہے پھر کہیں گے جادو یعنی مٹی میں ہمارا نشان
 تھا یہ بھی غلط ہے نشان تو کجا ذکر بھی تھا۔ جیسا کہ فرمایا اولا ذکر
 الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ وَلَكُمۡ يَکَ شَیْءٌ کیا نہیں یاد کرتا وہ
 آدمی یہ بات کہ پیدا کیا ہمنے اوسے پہلے اوس سے اور نہادہ کچھ شے

اور اس واسطے کہی جائے فرمایا ہی قولہ وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ لَكُمُ
السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَلَا تَعْلَمُونَ مَا تَشْكُرُونَ۔ یہی ارشاد
کہ ہمارے اتنے احسانات پر تھوڑا شکر کرتے ہو قیامت تک جو جو
عجائبات ایجاد ہوتے ہیں یہی افتدہ یعنی دل عطا کئے جانیکا
سبب ہے اور اسی عقل کے بسبب تمام حیوانات پر غالب ہو کر اشرف
کہلائے حالانکہ ناتوان خلقت ہیں۔ اس احسان کے بدلہ میں بندوں
نے کیا کیا لاذہب اور دہریہ تو ادسکومانٹے ہی نہیں کفار غیر خدا کو
پوجتے ہیں مسلمانوں میں عورات تو جو کچھ مراد آئی درگاہوں کو چلے
اور حسینی علم نال صاحب وغیرہ نے دیا سمجھے اور مرد مہذب ہیں میرے
پیر نے دیا فراتے ہیں اور جب اون سے کہا جاتا ہے میان کجی
تو ادسکا بھی حسان مانو وہ بھی کچھ قدرت رکھتا ہے تو جواب دیتے ہیں
سب اختیار کیا رہنے لے لئے ہیں مان وہ بھی کچھ کرتا ہوا ترسون
والد کو سخت بیمار ہو گئی تھی پر سون والدہ سدائرنے پر تھے کل کے
دن بچے قریب المرگ ہو گئے تھے جاگیر مقطعہ برآفت آگئی تھی تنخواہ
قرق ہو گئی تھی ہزار نا طرح کے بلائیں آسانی نازل تھے پیر کا صدقہ

سب نجات ملی۔ بہت کم لوگ ہیں جو کہتے ہیں اولیا ہمارے وسیلہ اور
 واسطہ ہیں جناب بارعین عجز و انکسار آہ و زاری کر کے ہمارے لئے دعا
 فرماتے ہیں چونکہ مقبول بارگاہ ہیں انکی عرض قبول فرماتا ہے اور انکو
 جو وسیلہ بنایا ہے اویسی رحمت ہی۔ اولیاء اللہ تو خیر جنک بدر و غیرہ میں
 خود رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر سجدہ میں سر رکھ کر دو رو کر
 عرض کئے ہیں اور خاصان حق عجز و انکسار میں زندگی بسر کئے حرق
 عادت کو چھپاتے رہے اور کسی نے اپنے معتقدین سے یہ نہ فرمایا
 کہ ہم نے تمہارے لئے ایسا کیا جناب عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
 فرماتی ہیں کاش میں مٹی کا ڈھیلا ہوتی جناب عمر رضی اللہ عنہ
 فرماتے ہیں کاش میری والدہ مجھے نہ جنمی ہوتی ہندوستان میں
 نفرت خواہی صا جب قدس سرہ کا فرار لب جو ہے جتنے سلسلہ
 میں نہرنا اولیاء اللہ ہو گئے انکی مزار پر یہ رباعی کندہ ہے۔ رباعی

برائے خدا سے غریبان میں	نوسید بر قبر میں این سخن
کہ چون خواہی در تہ خاک شد	نکوشد کہ خس کم جہان پاک شد
قوله تعالى فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِينَ آمَنُوا سَلًا عَلَيْهِمْ وَلَنَسْأَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ	

حشر کے دن پہلے انبیاء سے سوال ہوگا بعد امت سے پہلے خلیفہ حقیقی
 کے انبیاء ہیں اور بعد اولیاء اللہ ہیں ان کے بعد بادشاہ ہیں ہر ہر سے
 حسب مراتب سوال ہوگا انبیاء سے تبلیغ احکام میں اور اولیاء سے ہدایت
 میں اور بادشاہوں سے عدل ہیں۔ جسوقت خلیفہ مارون رشید کا تخت
 پر جلوس ہوا حضرت بہلول تشریف لاکر فرمائے اے خلیفہ آتش دوزخ
 تیز بڑھ کر آئی تیار ہے اس سے بچنا ہی تو اچھے مصاحبوں کو پاس رکھ کہ
 وقتاً فوقتاً غریب اور مظلوموں کے حالات سے اطلاع دیا کریں آپ نے
 اتنے نصایح کئے کہ مارون روتے روتے بیہوش ہو گیا مصاحبوں
 نے کہا اے بہلول اپنی تہنیت دینے کیلئے کیا آئے خلیفہ کو رو لادو
 مارون نے کہا خاموش رہو جو جو کہتے ہیں فرمانے دو۔ روایت
 ہے جناب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایک روز دوپہر کی وہو پین
 سر برہنہ صحرا میں اونٹ دوڑاتے ہیں غلام نے معروضہ کیا یا
 امیر المؤمنین کیا حالت ہے فرمائے کیا اونٹ گم گیا ہے دھونڈتا ہوں
 عرض کی غلام کو اجازت ہو آپ نے فرمایا کل کے روز پوچھنے والا
 مجھ سے پوچھ گیا یا تجھ سے نہ ہر چند کہ جتنے سنا ہی عہدہ دار ہیں

اپنی اپنی خدمات کے خدا کے پاس جوابدار ہیں مگر رئیس اپنا اور ان
 سب کا جوابدار ہے اسی لئے حق تعالیٰ رتبہ بھی بادشاہ کو کنا ایسا ہی
 کیا ہے چنانچہ کہتے ہیں اقسام کا کچھ اور غیرہ سے جناب ام عظم رضی اللہ عنہ
 کے مزار کو دشمنوں نے پوشیدہ بے نشان کر دیا تھا مارون رشید
 آلاش کیا اور بعد صفائی کے مزار کا نشان ملا شیخ الاسلام ہمراہ تھے
 پائین سے کڑی نکلواے پیر حضرت کے نمایان ہوئے شیخ الاسلام بوسہ
 دئے جب خلیفہ بوسہ دینا چاہا آپ نے پیر کھینچ لئے منعم ہو کر اوسطیح
 مزار بند کرادیا۔ افسوس کیا کہ میرا ستمہ اس قابل نتھارات خواب میں حضرت کو
 دیکھا فرمائے اے خلیفہ تو آزر وہ مست ہو شیخ الاسلام میرے در
 کالڑکا ہے وہ بوسہ دیا مضائقہ نہیں اور تو خلیفہ ہے تیرا ادب منور ہے
 اور تولد سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نوشیروان کے عہد میں ہوا حالاً
 وہ آتش پرست تھا مگر آپ شکر کرتے تھے کہ میں بادشاہ عادل کے
 زمانہ میں پیدا ہوا۔ اکسٹھ وین آیت اس آیت میں مرد و عورت دونوں
 کے نطفے مل گئے کے بعد اولٹ پلٹ کئے جانیکا حال فرماتا ہے اوسکے
 بعد ہم نے دیکھنے والا اور سننے والا بنا دئے فرمایا اور سب کیا پہلے لکھا گیا

سماعت بصارت وغیرہ دماغی قوتوں میں انسان کے ساتھ حیوان بھی یکساں ہیں یہ غیر مطلق کتب ہیں ہمارے اپنا سے جنس ایک ملک کی زبان کو دوسرے ملک کا نہیں سمجھتے ہیں حیوان تو غیر جنس ہیں اور ان کی زبان بھی کیونکر معلوم ہو سکیگی۔ وہ آپس میں بات چیت اور اشارات سے کام لیتے ہیں۔ ذکر اور تسبیح کرتے ہیں ہر جانور کو اس کی ضرورت کے موافق حقائق ماننے دماغی قویٰ عنایت کی ہے۔ اور پرندے اشیاء نے وغیرہ کی کسی نہ رست تیار کر لیتے ہیں اور اپنی منافی اور مہلک چیزوں سے بھاگتے اور مضر اشیاء کی بوسونگ کر کھاتے ہیں۔ ان کے لاکھوں دشمن جانی ہیں تسبیحی زندگی پسند بچاؤ سے کرتے ہیں لگاؤ اور فریب میں آہی جاتے ہیں۔ ان میں سے اکثر انسان کے بگاڑا جانور ہیں حقیقتاً ان کے دماغ چھوٹے اور قیافہ نادانوں کے بنائے ہیں کہ انسان کے قابو میں آجائیں اور خدا نے بڑے بڑے جانوروں میں اتفاق نہ رکھا کہ سب ملکر حملہ نہ کریں مافی اونیٹ کو ڈر پوک بایا المختصر ان جمیع خصایل کا جامع انسان ہے۔ اور قواسے دماغی اسکے کامل ہیں سپر داؤ اور فریب میں آجاتا ہے جناب مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں دنیا داروں کے داؤ فریب میں کچھ کام نہیں یہ تو ارشاد ہو چکا الدنیا زور

لا یصلہا الا بارؤ۔ مگر طریقہ دینا رسی مین جو کمر و فریبہ کیستہ ہین وہ
فریبہ انتہا ہین۔

مستثنوی

زاتکہ صیا و آورد بنگ صغیر	تا فرید مرغ را آن مرغ گیر
بشنود آن مرغ با نگ بفسخیش	از ہوا آید بہا بہ دام و نیش
حرف درویشان بزد و مردون	تا بخواند بر سلیے زان فسون
شیر شپے از براے گد گسند	بوسلیم رالقب احمد گسند
ہر کہ گستاخی کند اندر طریق	گرد اندر وادی حسرت غریق
ہر کہ گستاخی کند در راہ دوست	رہزن مردان شد و نامرداوت
سد نہران نام و دانہ است ایخدا	ما چو مرغان حریص بے نوا
و مہدم پابستہ دام تو ایم	گر کیے گر باز و سیر غے شویم
میرانی ہر دے مار او باز	سوے دامی می رویم ای بیہیا

ان کے داموں سے خدا ہی بچا دے تو بچے۔ کروڑوں مکر
انکو یاد ہین جو مولانا مجزا کر خدا سے پناہ مانگے ہین۔ رحم اور
بچون کے نقشے جیسا کہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ رحم گہٹا تا ہے
اور بڑھاتا ہے پس اس نمونے سے معلوم کر سکتے ہین۔



مبعل

بچہ رحمین یکہ کی حالت





باسٹھویں آیت اس آیت میں ارشاد ہے ہم پیدا کئے
 ان کو اور بندہ ان کے مضبوط کئے ہیں پس انسان کا جسم باندہ ہے
 گیا ہے رباط یعنی پیسے سے یہ وہ مضبوط پٹھے ہیں جو تمام جسم کے
 بڈیان جوڑ بند جگر رحم مثانہ وغیرہ بغیر ان کے بند ہے نہیں جاتے
 تمام جسم میں تھرا تا پیسے موجود ہیں اور حیوانات کے پیسے سے تانت
 بناتے ہیں وہ خشک ہو گئے پر بھی ایسی ہی مضبوط رہتی اور کلاں پرانی
 تیرکمان دو وزن بغیر پے کے نہیں بن سکتے **ترسٹھویں آیت**
 اس آیت میں جنتی مائہ میں سے انسان کے پیدا ہونیکا ارشاد
 فرما کر فرماتا ہے ہم نے اوسکو اوس حصین میں یعنی جس قلعہ کا ذکر ہو چکا
 محفوظ رکھے اور ایک وقت معلوم تک ہم وہاں ٹھہرا رکھے اور رکھنے
 اور کھانے کا بہتر اندازہ ہم کو معلوم ہے اور اس پر ہم قادر ہیں چوتھویں
آیت اسمین جوڑے نر مادہ پیدا ہونے کا حال ہے **پنچویں آیت**
 اسمین ارشاد ہے آدمی کس چیز سے بکھا ہے اپنے
 پروردگار کے سات اور وہ جس طرح چاہتا تیری صورت کی ترکیب یا
چھٹھویں آیت فَلْيَنْذِرِ الْإِنْسَانَ مِمَّا خُلِقَ مِنْ

مَاءٍ دَافِقٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ پس ہا ہے کہ
 دیکھے آدمی کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ پیدا کیا گیا ہے پانی اچھلنے
 والے سے نکلتا ہے ہڈیوں پیٹھ باپ کے سے اور چھاتوں
 مان کے سے۔ اس آیت کی تاویل میں بحث پہلے ہم کر چکے ہیں
 اور یہ ترجمہ چار ترجمہ کے قرآن سے لکھا گیا ہے اور یہ اس کا
 ترجمہ ثانی ہے۔ اس ترجمہ سے مرد اور عورت کے استخوان
 سے منی نکلتا ثابت ہی یہاں معاینہ کے لئے لکھا گیا ہے۔
 سٹھویں آیت اس میں پیدا کرنے کا اور تندرست اور
 اندازہ کرنے کا اور راہ دکھانے کا حال بیان فرمایا۔
 اٹھسٹھویں آیت لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ
 البتہ تحقیق پیدا کیا ہے آدمی کو بچ محنت کے۔ اب اسکی
 سختی اور مصیبت کا حال ابتدا سے معلوم کیا جائے انسان کی
 پیدائش بہ نسبت تمام حیوانات کے سخت ہے اسکا سبب یہ ہے
 کہ تمام حیوانات آڑے ہیں اس لئے ان کے کوہنے کے جوف
 میں بیچ پانچ ہین ہر خلاف ان کے انسان کا قد اسنادہ ہے

اگر اکا کو اہ مثل حیوانات کے سیدھا رہتا تو بچہ شکم میں ٹھہرنے
 نہ پاتا مگر جاتا اس لئے انسانین پر نسبت حیوانات کے کوئی دوسرا
 بندوبست کی ضرورت ہوئی یعنی ملسوتی دیرھ پیچ کی گردش کو پہلے
 کی بنا کر بچے کو اوس کے بھی اوپر رکھنا پڑا کہ عورت کے چلنے پھرنے
 دوڑنے کودنے میں حمل ساقط نہ ہو جائے پس ایسے پیچ پانچ میں رہا
 بچہ مثل حیوانات کے سہل کیونکر تولد ہو سکتا اوس دیرھ پیچ میں سے
 گردش کھاتا ہوا آتا پڑتا ہے یہ تو تولد کی سختی ہوئی۔ حیوانات کے
 بچے ہوتے ہی ماں کی پستان تلاش کر کے دودھ پی لیتے ہیں آدمی
 کا بچہ بیچارہ مجبور ہزاروں آفتیں دو سال کے عرصہ میں اٹھاتا ہے۔
 اور بیچارے انسان کی معیشت سختی میں نہ کٹے تو کیا ہو پروردگار
 عالم نے بجز انسان کے تمام ذمی روح کی اوقات بسر ہی پیدائش
 سے موت تک ظاہر باطن اپنے ذمے رکھا اور انسان کو عقل
 عطا فرما کر باطن سے کفیل سب امور کا ہو گیا اور بظاہر اوسکی عقل اور
 سمجھ اور تدبیر پر چھوڑ دیا۔ ملاحظہ کیجئے حیوانی تیار غذا پاتی ہے مگر
 ساضعیف جانور غذا پاتا ہے۔ پرند کی غذا مہیا چرند دن کو سبز مہیا

درندوں کو گوشت موجود بعض پرند جو میوے کھاتے اونکے لئے
 پکے پکائے میوے تیار موجود انکا فقط یہی کام ہے کہ جاوین تلاش
 کر کے کھا لیں حیوانات کے افعال پر بھی اسی کا اختیار ہے دیکھا جائے
 پرند اور بہائم کی مادہ عامہ ہوتے ہی نر اس سے ہم صحبت ہونے
 سے اجتناب کرتا حالانکہ نر و مادہ ایک ہی جاسے رہتے مگر بعض
 امنین مخصوص ہین مرغ خانگی بکرے وغیرہ یہ انسانوں کے لئے آند
 گوشت وغیرہ جلد تیار ہو کر ہمدست ہونے کے لئے یہ موت دی گئی
 اور ایک نر سے کئی مادہ کا کام نکلتا اور حضرات انسان کو اونکی عقل پر
 چھوڑ دیا گیا ہے اور کچھ کتابی مملعت بھی ہو مگر بعض حضرات شب
 وضع حمل تک عیش سے باز نہیں آتے۔ ایسا ہی لباس کا حال نر
 حیوانات کے لئے موسم کے موافق قدرت سے کم و بیش ہوتا رہتا ہے
 مین بالدار پوست کے جانوروں کے بال کم ہو جاتے اور جسم مین
 چربی کم ہو جاتی پرند کے بال و پر چھڑتے اور سرمایہ مین چربی حیوانات
 مین زیادہ کر دیتے تاکہ سردی کا اثر اون کے بدن مین سرایت نہ کرے
 چربی حامل ہو جائے اور بال ایسے زیادہ کر دے چنانچہ گھوڑوں

اور بعض آسائشی حرکات پر بہت لوگ حقیقت کو نہیں سوچتے قدرت کو
 نہیں دیکھتے۔ حقیقتاً خود اُن سسکے دلون میں خور و پوش وغیرہ میں
 اُنکے فائدوں کی باتیں پیدا کر دیتا ہے مثلاً ولایت کا ملک سرحد
 و مان کے باشندے دوڑتے جلد چلتے گولے کھیلنے اقسام کی مشی کرتے
 ادنیٰ اعلیٰ ناچتے وہ بیچارے کیا کریں گے اگر کوئی مضمون سوچنے
 و خاموش بیٹھیں تو سردی کے اثر سے اکڑ جاتے اور آتش کے
 کارخانہ بندوق و خانی جہاز اور اوزار وغیرہ بناتے بہر صورت
 اپنے کو سردی سے بچاتے ہیں۔ بخلاف ان کے گرم ملک کے لوگ
 بیٹھے کاروبار زیادہ کرتے ہیں اس لئے ان ملکوں میں عالم فاضل
 حکما شاعری و ادب کا سب گوسائیں جو کئی منجم شعرا کمبخت ہوتے اور
 معتدل قطعہ جیسا حیدر آبادیہاں سب امور اعتدال پر ہیں اور حسب اہل ولایت
 اس طرف آتے اپنی دمان کی چال دوڑا اور جلد چلنے کی گم کر دیتے کیونکہ وہیں
 سردی نہیں اور ضرورت نہیں مگر یہاں کے روسا اور امر کو انکے
 آئین کی پابندی کی اس لئے ضرورت پڑتی کہ دعوتوں میں ان کے
 برابر اوداسی کرنا پڑتا اس میں اور خلافت کی آبائش مقصود ہے۔ اور عام

حضرات اہل ولایت کی تقلید کر کے بنی ضرورت جلد چلتے اور بچتے اور ہر دین
 سردی کے بسبب زمین پر فرش کر کے بیٹھتے ہیں۔ اس لئے کوچ و
 کر لینی میز کی ضرورت ہوتی یہاں کی زمین ویسی سرد نہیں حضرات قلم
 بغیر میز کرسی کے کوئی کاروبار کر ہی نہیں سکتے۔ دوسری بات یہ ہے
 جب ولایتی لوگ کرسیوں پر بیٹھتے ہیں اور ان کے زمین پر سرد جاے
 رکھتے ہیں اس لئے ہمیشہ پائتا بے اور بوٹ کی ضرورت ہوتی
 حضرات قلم یہاں بغیر پائتا بوٹ کے رہ نہیں سکتے۔ سرد ملک
 کے باشندے گرم کوٹ پہنتے اور لمبا دامن نہیں رکھتے ولایت میں
 ہر موسم میں تمام دن ترشح بارش کی رہتی ہمیشہ کہیں گئے تو چھتری
 لیکر جاتے اگر دامن کوٹ کا لمبا رہتا تو بھیگ جاتا اور ان لوگوں کی
 بہا گئے اور دوڑنے کی عادت ہی تو لمبا دامن ہرج دیتا یہاں کے
 حضرات قلم اختصار کرتے کرتے کرسی پر تو غیر جب کسی محفل میں
 فرش پر بیٹھتے کا اتفاق ہوتا ہے تو رانین تو کجا شرم گاہ پر بھی دامن
 ڈالنا نصیب نہیں ہوتا۔ ٹیکون ایسا تنگ پایا جامہ ہے ولایت کے
 لوگ استنجہ وغیرہ گڈیان نکال کر کھڑے ہو کر کرتے ہیں حضرات قلم

بے ضرورت یہ لباس خستہ یا رکے اور پٹلون کے پانچے ٹخنے سے
 لمبے رہتے سے، مشاب کرنے میں چھینٹوں سے کبھی محفوظ نہیں رہ
 اس لئے غار سے دست بردار ہونا پڑا۔ گلوبند سرد ملک میں بڑے
 فائدے کی شے تھی کیونکہ وہاں سرد ہوا حلق کو لگنے سے خناق
 وغیرہ پیدا ہو جاتے اور سرد ہوا شش میں جا کر ذات الصدیرہ
 ہو جاتے اور اس سے حفاظت کرنے تنگ گلوبند باندھتے کہ جس
 گلا گرم رہتا اور ہوا شش میں تنگی سے گزرتی جب اہل ولایت
 یہاں آتے اور سکو بیکار جان کر یا تو کالڈا لیتے یا ڈھیلا آویزاں کرتے
 ہیں ہمارے حضرات مقلد بغیر گلوبند (نکلی) کے رہ نہیں سکتے اور
 جب کہا جاتا ہے میان یہ کس فائدے کے لئے تو فرماتے ہیں اہل
 ولایت کا فعل خالی از حکمت نہیں گلے کا زیب ہی سہی۔ کسی نے کہا۔

ماجن سے بواہوس کا گلا یوں چھلکیا	وہ بھی لہو لگا کے شہیدوں میں
----------------------------------	------------------------------

اہل ولایت کہانا جب کھاتے اگر ہاتھ سے کھائیں تو دو وقت یعنی کہا
 سے پہلے اور بعد کھانیکے دھونا پڑتا اس لئے سردی کے سچا وسیلہ
 چھچھ کا نٹے سے کھانا کھاتے اور ہمارے حضرات مقلد بغیر اس کے کھاتے ہیں

اہل ولایت سردی کے سبب پانی سے آبدست بنیں کرتے کا غد
صاف کر لیتے یہاں کی مسافرت میں ہم نے دیکھا ہے ریل پر جانے و
بیچارے نمازی احتیاطاً ڈھیلے رکھ لیتے اور حضرات مقلد تھوڑے کا غد
رکھ لیتے خواہ کسی زبان میں لکھے ہوئے کیوں نہ ہوں۔ شرابخوری اہل ولایت
سردی سے بچنے کے تھوڑی شراب پیتے ہیں اور اس کے نقصانات
دیکھ رہے ہیں کہ طبابت میں کوئی مرض ایسا نہیں ہے جس کا سبب شراب
نخوگا۔ اس لئے وہ ان اس سے پرہیز کرنے کے باریعین مجلسین ہوتی ہیں
ہمارے حضرات مقلد اسپر جان نثار کرتے ہیں حالانکہ شرعاً اور طباً
سخت منع ہے۔ اور اہل ولایت ان حضرات مقلدون کو حقارت سے
دیکھتے اور بعض کہتے ہیں ہمارے مقلد ہیں ہکوا چھے نہیں معلوم ہوتے۔
انہتر وین آیت اس آیت میں لڑکے اور لڑکیوں کے پیدا کرنا
ذکر ہے ستروین آیت اس آیت میں انسان کو اچھی ترکیب
میں پیدا کرنے کا ذکر ہے اس کا بیان پہلے ہو چکا کہ تروین آیت
اس میں انسان کے جسمے ہوئے خون سے پیدا ہونے کا ذکر ہے حضرت
سرد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہلی سورۃ ابراہیم کی نازل ہوئی

اپنی ربوبیت کو بیان فرما کر ساتھ ہی اس کے خلق اور خلق کا ذکر فرمایا اسکی بیان
 مکمل ہوا اور پھر اسے شرف انسان پر خیر الزماں اللہ علیہ وسلم
 سنبھلے ان گلزارِ معانی سا اکان میں ایک نکتہ دانی مردانِ جاوہِ تفریدِ نور و دان
 وادیِ توحید پر دلالت حال و اشارت مقال سے یہ رمزِ لطیف و نکتہ شریف
 مخفی نہیں کہ ماسوی اللہ تعالیٰ سب مخلوق ہے اور مخلوق میں سے حضرت
 انسان بوجہ اپنی ذاتی رفعت مکانِ عظمت شان کے یقیناً افضل و متمم
 اکمل ہے علاوہ مزدہ کرامت لَقَدْ کَرَّمْنَا وَتَشْرِیفُ شَرِیفٌ وَکَفَّحْتُ
 فِیْهِ مِنْ رُفْحِی - وَخَلَقَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ وَتَحَقُّقِ مَصْدَاقِ عَالَمِ
 صغیر کے گر سچ فرمایا ہے ۛ کارِ پاکانِ راقیاس از خود گلیے ۛ
 گرچہ باشد درِ بشتن شیر و شیر ۛ قطبِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم
 کا وجود مبارک اگرچہ اسی ملکِ انسانی میں منسلک ہوا اگر ہم کہتے ہیں
 چہ نسبت خاک را با عالم پاک - اور کیا خوب کہا ہے کسی کہنے والے نے
 اوہر ائمہ سے واصل ادھر مخلوق کے شامل ۛ خواص اوں بزرگ کبریٰ
 میں ہر حرفِ مشدک ۛ آنکھ ناک کاں ماتھ پاؤں وغیرہ کا ہونا
 ہی انسان کے آئینہ خیال میں صورتِ انسان انعکاسِ ڈال رہا ہے

اور بس یہ ہنسنے مانا کہ احادیث سے پیرینیت کو چھپا کر اس نور سے
 اولاجین نور آگین حضرت ابوالشیر علیہ السلام میں دو بیت رکھا گیا تھا
 سلسلہ اسماعیلی میں گذرنا ہوا تو سیلہ وحیلہ فلور دانات بار بظاہر
 اصحاب ظاہرہ و ارحام طیبہ میں ہو کر یہاں عبداللہ میں آفتاب امتیاز
 کے طرح جلوہ نما ہو کر رحم آمنہ زہرہ بین رونق افزائی کی اس نے ابوالشیر
 کی بستریت سے ہوا وقع ہوا اسے معاف کرایا اس نے خلیل خلعت
 دلائی مژدہ ناری کی نار سے بچایا اسی نے فوج کی ناخدائی کی۔ فیج
 کو سکین پدر سے بتسکین رہائی دی دوسرا شعبہ انبیا بھی اس دستگیری
 سے محروم نہ آیا آخر حضرت یونس بندہ ہی سے چھوٹے حضرت کلیم
 نار میں نور کے فرے لوٹے واہ جہان دیکھو یہی جلوہ ہے
 ہر جا ترمی قدرت کے ہین لاکھوں جلو حیران ہوں و آنکھوں سے کیا کیا دیکھوں
 سننے کی بات ہے کہ میلاد کے احوال میں سابقین و لاحقین لکھتے
 چلے جاتے ہین اور حضرت عبداللہ تری رحمت اللہ علیہ فرماتے ہین
 حضرت آمنہ کو جب یہ نور ملا تو رجب المرجب کا مہینا اور جمعہ کی رات
 تھی انتہی۔ اور وہ سال جس میں یہ مولود مسعود جلوہ بخش ہوا سنۃ الابطہا

کے نام سے مشہور عرب ہی اور موہب لدنیہ وغیرہ میں احادیث سے ثابت کیا ہے کہ حضرت آمنہ کو اس قیام مبدہ مولود مسعود سے کوئی گرائی و ثقل محسوس نہ ہوا جو حاملہ عورتوں کو عموماً ہوا کرتا ہے معذرا شمایل محمدیہ میں لکھا ہے کہ آمنہ آثار ثقل کی شاکی ہوئیں تو خواب میں دیکھا کہ جو میرے شکم میں ہے وہ نور ہے ارباب ذوق ہماری اصلی غرض اور اس مضمون حدیث کو یاد رکھیں حافظ الحدیث ابو نعیم محدث رحمۃ اللہ علیہ ان دونوں کی تطبیق کی ہے کہ ابتدا کچھ ثقل محسوس و مدرک ہوا اور بعد استقرار حمل جاتا رہا و نیز منقول ہے کہ آمنہ قسم کھا کر فرماتی ہیں میں اس سے اخف حمل نہیں دیکھا پہر جب مولود تولد ہوا کوئی رطوبت کسی قسم کا پرک جسم اظہر نہ ہونا کسی آیت و حدیث سے ثابت نہیں بلکہ بالکلیں لازم بشریہ سے جلد ہونا اور عادت معاد سے خلاف ہونا مصرح ہے چنانچہ شامل میں مروی ہے **وَلَدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْتُونًا مَسْرُومًا نَظِيفًا لَطِيفًا مَطْمَرًا مَعْطَرًا** کہ ختنہ شدہ ناف بریدہ پاک صاف مطہر معطر پیدا ہوئے دیکھو مولود اور والدہ میں جو باہمی علاقہ ہے وہ ناف سے جیسا کہ راقم الحروف اس سے پہلے گزارش کر چکا ہر گاہ دایہ او سے

کاٹ دالتی ہے اُس وقت ان دونوں کا تعلق قطع ہو جاتا ہے اصل حقیقت
یہ ہے کہ جیسا انسان کو خیالات ہیں اُنہیں سے کوئی بات نہیں تھی پھر ولادت
کے وقت جو شہادت ملائکہ نے ادا کی وہ ہمارے دعوے کے گواہ
ہیں اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل میں پیش کر سکتا قَالَتْ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ
بِأَسْرِهَا وَلَدَ الْحَبِيبِ وَمِثْلَهُ لَا يُولَدُ تَام آسمانوں کے فرشتے
گواہی دے رہے تھے اللہ کا پیارا پیدا ہو گیا اور اس کی مثل کوئی پیدا نہ ہو
آخر بتا دے ایسی بے مثل ولادت اور ایسی عجیب اور انوکھی پیدائش
میں کیا اسرار تھے بجز اسکے نہیں کہ سلسلہ ولادت صوری انسانی طور پر
تھا اور باطنی کچھ کہ سب سے نرالا تھا الحق کہ اللہ کا حبیب کہنا بی نشان
محبت کو بہت کچھ بتا رہا ہے اور عنوان محبوب کو بتا رہا ہے رہے
نصیب ہم امتیون کے کہ اسکے کہلائے اور امید ہے کہ آخرت میں
بھی اسکے ساتھ ہو دینگے آمین احسن الخالقین یا ارحم الراحمین صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

شرح مِثْلَهُ لَا يُولَدُ اس پر سب علما کا اتفاق ہے کہ حضور کی والدہ
کو حمل کے زمانہ میں شکم میں ثقل نہیں تھا نور کے لئے ثقل نہیں ہوتا

اور تو اس کے تحت جیسا کہ ہوام الناس ہو لوو کے جسم پر چرک اور چکڑ
 ہوتا ہے اور بائیں رلیوسٹ بکثرت ہوتی ہوا رلفاس جاری ہونا تاہی
 امیر ہست کوئی بات متخی کہو کہ یہم باتین والدہ کے طب کی ہن اور
 سے وارائد ہو کہ والدہ سے بے تعلق رہنا ثابت تمام بچوں کی حفاظت
 کے لئے حصین رحم میں ہو کر تاسرے اور اوسمین پانی بھرا ہوا ہوتا ہے
 نور کے حفاظت کیلئے اسکی ضرورت نہیں تھی۔ اور تین بڑے شریان
 ریات کے راستے سے مان کا خون بچہ میں مراعطہ لاتے لیجاتے
 اور برش کرتے ہن اور وہ ایک غلاف میں محفوظ رہتے اس
 مجموع کا نام سرہ بانال ہے حضور اقدس کی تخلیق میں یہی سرہ ناموجود تھا
 ویکو حدیث کی انت اور حوضہ کرام تو حضور کے سر اسر نور ہونے کے
 ہمیشہ مقرر ہن مگر علمائے طواہر اور عظاما اور فلاسفہ انکار کرتے
 حالانکہ یہ دلیل روشن آجکی ہن ہے تیرہ سو چاس برس تولد مبارک
 کو بوجہ ہند سے لیکر تمام ولایتوں تک کوئی مجھے قایل کر دے
 کہ جسکو سرہ یعنی نال ہو پھر اس مولود کو کوئی اور دلیل سے والدہ
 کا تعلق لگا سکتے ہن اور اس نال کی عادت یہ ہے کہ بعد تولد کے

دایہ چند گشت ناف کی طرف چھوڑ کر درمیان میں رشتہ لگا کر آنکھوں سے ٹکڑے
 علیحدہ کر دیتی ہے اور وہ بقیہ ٹکڑا نال کا چار پانچ دن میں خشک ہو کر ناف سے
 جدا ہو کر گر جاتا اور اگر یہ رشتہ نہ لگائیں تو خون بہہ کر بچہ اوسیدہ ہو جاتا
 ہو جاتا اور بعد وہ نال گر جانے کے مولود کی ناف شکم سے برابر رہتی ہے
 صفو زقدس کو تولد کے وقت یہی حالت تھی جیسا کہ وہ خشک نال گر گئے
 پر جب حالت ہوتی ہے اور اگر تولد کے وقت فرشتے قطع کئے ہوتے
 بی بی آمنہ کو اس وقت شرقاً غرباً کشف ہو گیا تھا بیان فرما دیتیں اور
 دوسرا یہ کہ وہ بقیہ ٹکڑا خشک ہو کر گر گیا ہوتا۔ یہ ذکر بھی کسی کتاب
 میں نہیں آیا۔ ہر چند کہ تولد آنحضرت کے دوسری خصوصیات بھی ہیں
 مگر سر اسر نور ہونے پر معتبر نہیں چنانچہ پاک و صاف تولد ہونا بالون
 میں تیل ہونا آنکھوں میں سرمہ ہونا۔ کس لئے کہ آنکھیں اچکی ہمیشہ سرگین
 ہتھین اور بہت پیغمبر ختمہ کئے ہوئے پیدا ہوئے ہیں اور اسی نور ہونے
 کا باعث تھا جو آپ کا سائبہ تھا اور حضور پاک کا ارشاد ہے جو مولانا نے
 فرمایا **س** گرچہ در ظاہر ز آدم زادہ ام **✽** من معنی جد جفا دادہ ام **✽**
 اس را تم کا مقصود اصلی اس کتاب کے لکھنے سے یہی تھا اور جو کچھ معقولی تحریر کی گئی ہے

اوسکی تصدیق بین مولو بھی سمجھو سی کیا ارشاد فرماتے ہیں

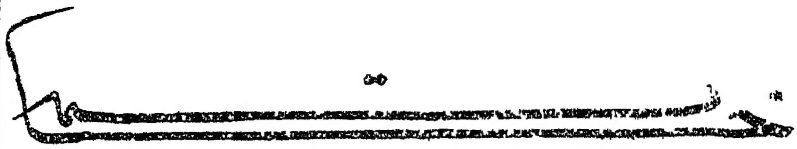
اسے ظہورِ تو بکلی نور نور
گنجِ مخفی بود زیر خاک کرد
حق مراد را برگزید از انس و جان
مدحت و تسبیح او تسبیح حق
تا به پشت آدم اسلافش ہمہ
این نسب خود فشراد را بود است
مغز او خود از نسب و رشت پاک
نور حق را کس بخوید زاد و بود
صد ہزاران عاشق و معشوق ازو
بس عجب فرزند کور ایدہ است
سد زمین و آسمان خندان و شا
شاہ دین را منکر اسے نادانین
کے توان اند و داین خورشید را
گر بریزی خاک صد خاکشش

گنجِ مخفی از تو آمد در ظہور
خاک را تابان تر از افلاک کرد
رحمتہ للعالمینش خواند از ان
میوہ می روید ز عین آن طبق
مہتران رزم و بزم و طعمہ
کز شہنشاہان مہ پالودہ است
نیست جنسش از سمک کس تا سمک
خلعت حق را چہ حاجت تا رو پو
در فغان و در نفیر و جستجو
لیکہ احد بر ہمہ افزودہ است
کین چنین شاہی ز مادر رحمت را
کین نظر کردہ است ابلیس لعین
با کف گل تو بگو آخر مرا
بر سر نور او براید بر سرش

کے جمادیٰ محوشے در نبات	نکے فدا ہی روح گشتے نامیات
ہست ترکیب محمد لحم و پوست	اگرچہ در ترکیب ہر تن جنس است
کا نذران ترکیب باشد معجزات	بر ہمہ ترکیب پانچ شند مات
بھرا این خاتم شد است او کی بچہ	مثل او نہ بود و نہ خواہند بود
مصطفیٰ راحق بدان و حق بین	مصطفیٰ بد نور رب العالمین
از ہمہ او نام و تصویرات دور	نور نور و نور نور و نور نور
و دو گوی دودان و دو و مخوان	بندہ را در خواہ خود محمودان
گر خدا بینی ز حق این خواہ را	گم کنی ہم تن بہم و بیابا
عقل قربان کن پیش مصطفیٰ	جسی اللہ گو کہ اللہ کفہ
گر گویم تا قیامت نعت او	ہیچ اورا مقطع و غایت مجبو

اربابِ ظواہر معراج شریف کے بار میں مباحثے کرتے ہیں آسمان
 کے خرق و التیام میں بحث ہوتی ہے اتنا خیال نہیں کرتے آسمان
 پہنچنا ہی انسان کا محال ہے آسمان تو دور ہے چند فرسخ بلندی پر انسان
 جاتے ہی سردی سے زہریر کے جسم پیٹ کر مر جاتا ہمارے حیا
 پر ایک انگل بہر جسم کو پانچ سیر ہوا بائی ہوئی ہے او پر جاسکتے

وہ دباؤ جاتا رہتا اور جسم پہ لکڑاؤ می ہلاک ہو جاتا انبیاء علیہم السلام
رحمت حق سے صفات نگیہ میں آسمانوں سے گزرے ہیں اور ترش
آدم ابو الاجساد ہیں اور ہمارے حضرت ابوالارواح ہیں انکا آسمان
گذرنا فرشتوں سے برتر تھا کیونکہ جسم آپکا نورانی تھا اور علمائی
معراج مبارک کے بیان میں حضور کے بعض اشارات کو بیان کرتے ہیں
مگر تشنہ رکھتے صاف بیان نہیں فرماتے بعض سامعین کو ان کے
بیان پر حیرانی رہ جاتی وہ ہی نظائر پر اسکو ختم کرتا ہوں علماء فرماتے ہیں
جب حضور اقدس شب اسری بیت المقدس پہنچے براق کو اوسی کڑی
سے باندھے جہاں انبیا اپنی سواریوں کو باندھتے تھے اس میں سو بچنے
کا مقام ہے جناب موسیٰ اور جناب عیسیٰ علیہما السلام ان کے سواریوں
کے گدھے وہاں باندھے جاتے تھے اس غرض سے کہ وہ بیت المقدس
کا سبزہ دیکھ کر پرنے چلے جاتے تھے اور یہ براق جنتی نور کا بنا ہوا
جنت کا سبزہ چرا ہوا چالیس ہزار سال سے اسی سواری کے آرزو میں
نالان پہلا یہ اوس گھانٹ کی خواہش میں کدھر نکل جاتا اوس کے باندھنے کا
کیا ارشاد ہے اک رسم ادا کرنا ہے نور کو رسی کیا باندھتی اور ستر ہزار



فقہاء فرماتے ہیں شراب کا استعمال اندرونی اور بیرونی کثیر اور قلیل
 حرمت میں سب ایک ہی حکم رکھتا ہے اسپر بہت لوگ ولایتی ادویہ
 سے انکار کرتے اس لئے ہم بتا دیتے ہیں ولایتی کھلم دواؤں میں
 اسکی شرکت نہیں ہے فقط ٹنگر اور اسپرٹ اور دین جن جن دواؤں
 کے نام پر آوے اوسمیں شراب ہی اور شربتین جنکو سرپ بولتے ہیں
 اونہیں قوت باقی رکھنے اور بگڑنے جانے کے واسطے شریک کرتے
 ہیں اور ایکسپریٹ یعنی رب میں بھی درست رہنے کے لئے شریک
 کرتے ہیں۔ اور مالش کرنے کے روغن بھی اسی سے تیار ہوتے
 اور لمینٹ کے بنانے میں خوش بو کے لئے پوست لیمون کا روغن
 شریک کرنا پڑتا ہے اور وہ تیل پانی میں نہیں مل سکتا اس لئے
 اسے شراب سے حل کرتے ہیں گرمیوں میں روزہ والیمینٹ
 بہت استعمال کرتے ہیں اس سے مسکن عمل ہوتا پھر دوا ہی وغیرہ
 رومال سے پاک کر کے مغرب پڑھے تک دوا رین اگر وہ اثر نہ لے

شراب کا جزاڑنے والا ہوتا ہے دیر پا نہیں ہے اور قسم قسم کے
 عطریات لاؤنڈر کے جو مہذب لوگ درینو لایا س پرستے ہیں انہیں
 اور کہتے ہیں کہ ایکٹ کے ساچون پر غیر زچہ و خنزیر وغیرہ جانور دیکھی
 چربی لگتی ہے اور بھی چربی دلائی تھی سالیون مین شریک ہوتی ہے
 اور وہ دوا جسکو پیپین کہتے ہیں اور اس کے تیاران یہ بھی کل
 جانور دن کے معدون سے بناتے اور عین خنزیر بھی شریک ہے
 اور پیا کر مایک المشن اور لیا کٹو پیپین وغیرہ مین بھی خنزیر کا جز ہے
 اور گلیسرین بھی کل جانور دن کی چربی سے بناتے اور خطون
 و لغافہ پر جو گوند لگا رہتا ہے اس گوند کے بنانے کے وقت
 شراب سے حل کرتے ہیں اگرچہ شراب اڑے جاتی مگر شرع جواز پر
 حکم نہیں دیتی اور کئی مرہمون مین وہی چربی مذکور ملائی جاتی اور
 سونٹ پودینہ الاچی ان کے عرق جملو اسنس کہتے اس مین بھی شراب
 سونٹ وغیرہ کے لٹ مین شراب ہے۔ شراب کا اہل ولایت مین
 پر پیر نہیں عموماً برتاوا ہوتا ہے مگر اہل اسلام کو تو سخت ممانعت تھی
 اللہ تعالیٰ کا وعدہ جھوٹ نہیں قرآن اور حدیث جھوٹے نہیں اندو

اس کا سامان میں اس کثرت سے رواج ہو گیا ہے کہ ان کے گھروں
 کے ظروف میں پانی پیئے شک گزرتا ہے۔ نو شادر سے بہت دوائیاں
 دینی قدیم سے عرب لوگ نو ساگراونٹ کے پیشاب اور لینڈیوں سے
 بنائے تھے مگر اب تو انسانوں کے فضلے سے بناتے ہیں فی آدمی
 کے فضلہ سے سال کو دس روپیہ کا نو ساگر نکلتا ہے۔ سب قسم کے
 سیرانات کی ہڈیوں سے فاسفورس بناتا ہے فقط

تاریخ تصنیف از جناب مصنف صاحب کتاب

بدو انسان کی یہ حکمت دیکھو اوسکی تاریخ مصنف نے کہی	بالبیقین معجزہ قرآن ہر جان حکمت شرف الا انسان ہر ۱۳۱۰ ہجری
---	--

اطلاع

اس کتاب کے کل حقوق محفوظ ہیں کوئی صاحب اسکے
 طبع کا کٹلا یا جز قصد نفراوین اور اجراض نفع کے نقصان
 نہ اٹھائیں اور حسب قدر جلدین مطلوب ہوں مصنف سے یا
 مطبع محبوب شاہی سے طلب کر لیں۔